سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(بدھ 7، جمعرات 8۔اکتوبر، جمعرات 12۔نومبر 2015)

(یوم الاربعاء 22، یوم الخمیس 23۔ذی الحج 1436ھ، یوم الخمیس 29۔محرم الحرام 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: سترہواں، اٹھارہوں اجلاس

جلد 17: شمارہ جات : 1تا2

جلد 18

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سترہواں اجلاس

بدھ، 7۔اکتوبر 2015

جلد 17: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7۔	نو منتخب ممبر کا حلف ------------	16
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	لاہور میں پی ٹی آئی کے کارکنان کی شہادت، تشدد اور پولیس گردی پر احتجاج ------------	16
	تحاریک التوائے کار	
9۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری) ------------	19
10۔	پی پی۔170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	21
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے طریق کار پر غیر مسلموں کا احتجاج ------------	21
12۔	کورم کی نشاندہی ------------	22
	پوائنٹ آف آرڈر	
13۔	پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہ و الاؤنسز بڑھانے کا مطالبہ ------------	24
	سرکاری کارروائی	
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
14۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	26
	قرارداد	
15۔	صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع ------------	27

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قاعدہ127 کے تحت تحریک		
16۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک	-----------	28
	قرارداد		
17۔	صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع	-----------	28
	قاعدہ127 کے تحت تحریک		
18۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک	-----------	29
	قرارداد		
19۔	صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 کی میعاد میں توسیع	-----------	30
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
20۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015	-----------	31
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)		
21۔	آرڈیننس (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015	-----------	63
22۔	آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015	-----------	63
23۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015	-----------	64
24۔	آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015	-----------	64
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
25۔	مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015	-----------	65

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
26۔	مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	65
	جمعرات، 8۔اکتوبر 2015	
	جلد 17: شمارہ 2	
27۔	ایجنڈا ----------	69
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	73
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	74
	سوالات (محکمہ خوراک)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	75
31۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	111
32۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	123
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ----------	131
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	132
	تحاریک استحقاق	
35۔	ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2001 تا 2004 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ----------	133

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	سعودی عرب منیٰ میں حاجیوں کے ساتھ پیش آنے والے سانحہ کے بارے میں قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کا مطالبہ ------------	133
	تحاریک التوائے کار	
37۔	نارنگ منڈی میں آلودہ پانی پینے سے لوگ ہیپاٹائٹس، جگر و کینسر جیسے موذی امراض کا شکار (۔۔۔جاری) ------------	136
38۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	137
	جمعرات، 12۔نومبر 2015	
	جلد 18: شمارہ 1	
39۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ------------	141
40۔	ایجنڈا ------------	143
41۔	ایوان کے عہدے دار ------------	147
42۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	153
43۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	154
44۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	155
	حلف	
45۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف ------------	155
	تعزیت	
46۔	معزز ممبر مخدوم علی رضا شاہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	156
	سوالات (محکمہ صحت)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	159
48۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	195

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
49۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	211
	توجہ دلاؤ نوٹس	
50۔	ڈیرہ غازی خان: سردار امجد فاروق خان کھوسہ، ایم این اے کے ڈیرہ پر خود کش بم دھماکہ سے متعلقہ تفصیلات ------------	228
51۔	تحصیل فورٹ عباس: ہوائی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ------------	229
	تحاریک استحقاق	
52۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	230
	تحاریک التوائے کار	
53۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	232
	سرکاری کارروائی	
54۔	کورم کی نشاندہی ------------	233
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)	
55۔	آرڈیننس (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015 ------------	234
56۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول 2015 ------------	234
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
57۔	مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج 2015 ------------	235
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
58۔	آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	235
	قرارداد	
59۔	آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع ------------	236

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
60۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ----------	237
	قرارداد	
61۔	آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع ----------	238
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
62۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ----------	240
	قرارداد	
63۔	آرڈیننس (ترمیم) (ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع ----------	240
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
64۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ----------	241
	قرارداد	
65۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 کی میعاد میں توسیع ----------	242
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
66۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ----------	243
	قرارداد	
67۔	آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 کی میعاد میں توسیع ----------	244

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
68۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	245
69۔	مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	245
70۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	246
71۔	مسودہ قانون سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 اور مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	246
72۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	247
73۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(65)/2015/1278. Dated: 2nd October, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 7 October 2015 at 02:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**
2nd October, 2015 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔اکتوبر 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قراردادیں

1۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 (21 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 12۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 10۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

4

2۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015 (23 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 12۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 10۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

3۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 (24 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 24۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

4۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

5

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015(25 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 24۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

5۔ **قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015(26 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 24۔اگست 2015 کی توثیق کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

(بی) آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ **آرڈیننس (ترمیم)(ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015**

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)(ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ **آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015**

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ **آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015**

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6

4۔ آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش جانا

مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ڈی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 36 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جینڈر اینڈ مین سٹریمنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	سید عبدالعلیم، ایم پی اے	پی پی۔244
3۔	مخدوم ہاشم جواں بخت، ایم پی اے	پی پی۔291
4۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی*
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، مواصلات وتعمیرات*
4۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (26۔اگست تا 8۔ستمبر 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔ میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
12۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
15۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
19۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 29۔ مئی 2015 رانا ثناء اللہ خان کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب نوید رسول مرزا

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

بدھ، 7۔اکتوبر 2015

(یوم الاربعاء، 22۔ذی الحج 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5:00 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَا خَلَقۡنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا
بَيۡنَهُمَآ إِلَّا بِٱلۡحَقِّۗ وَإِنَّ ٱلسَّاعَةَ لَأٓتِيَةٞۖ فَٱصۡفَحِ ٱلصَّفۡحَ
ٱلۡجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلۡخَلَّٰقُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَٰكَ سَبۡعٗا
مِّنَ ٱلۡمَثَانِي وَٱلۡقُرۡءَانَ ٱلۡعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعۡنَا بِهِۦٓ
أَزۡوَٰجٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَٱخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٨٨﴾
وَقُلۡ إِنِّيٓ أَنَا ٱلنَّذِيرُ ٱلۡمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ أَنزَلۡنَا عَلَى ٱلۡمُقۡتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾
ٱلَّذِينَ جَعَلُواْ ٱلۡقُرۡءَانَ عِضِينَ ﴿٩١﴾

سورۃ الحِجر آیات تا

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے اس کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور قیامت تو ضرور آکر رہے گی تو تم (ان لوگوں سے) اچھی طرح سے درگزر کرو (85) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب کچھ) پیدا کرنے والا (اور) جاننے والا ہے (86) اور ہم نے تم کو سات (آیتیں) جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے (87) اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو (فوائد دنیاوی سے) متمتع کیا ہے تم ان کی طرف (رغبت سے) آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا اور نہ ان کے حال پر تاسف کرنا اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آنا (88) اور کہہ دو کہ میں تو اعلانیہ ڈر سنانے والا ہوں (89) (اور ہم ان کفار پر اسی طرح عذاب نازل کریں گے) جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے تقسیم کر دیا (90) یعنی قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (91)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام
جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تاقیامت ان فقیروں راہگیروں کو سلام
مسجد نبوی کی صبح شاموں کو سلام
یا نبی تیرے غلاموں کے غلاموں کو سلام
والہانہ جو طواف روضہ اقدس کرے
مست و بے خود وجد کرتی ان ہواؤں کو سلام

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

No point of order. Let me speak now. Please have your seat.

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پہلے پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! معزز ممبران کی تنخواہوں میں اضافے کا مسئلہ کافی عرصہ سے pending چلا آرہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پہلے مجھے بات کرنے دیں۔ سیکرٹری صاحب! پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	سید عبدالعلیم، ایم پی اے	پی پی۔244
3۔	مخدوم ہاشم جواں بخت، ایم پی اے	پی پی۔291
4۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر محترمہ فاطمہ فریحہ حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ وہ اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں، حلف اٹھالیں اور اس کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ فاطمہ فریحہ نے حلف اٹھایا
اور اس کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لاہور میں پی ٹی آئی کے کارکنان کی شہادت، تشدد اور پولیس گردی پر احتجاج

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے چند دنوں سے لاہور میں پی ٹی آئی کے دو کارکنان کو شہید کیا گیا ہے۔ آج سے دس بارہ روز پہلے عفار گجر کو گڑھی شاہو میں گولیاں ماری گئیں لیکن ابھی تک لوگ گرفتار نہیں ہوئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جھوٹ۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ No interruption please. ان کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پرسوں رات شاہدرہ سے ہمارے ایک کارکن میاں محمد اختر کو اغواء کیا گیا جو کہ پچھلی دفعہ ہمارے کونسلر کے امیدوار تھے اور بدترین تشدد کرنے کے بعد ان کی لاش رحمٰن پورہ میں پھینک دی گئی۔ دو دن پہلے اس سے ملحقہ شاہ کمال کے علاقہ میں ہمارے کارکن صفدر کو ہتھوڑوں سے وار کر کے زخمی کیا گیا اور وہ جناح ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہے۔ اسی طرح کے اور بھی لاتعداد ایسے واقعات ہیں۔ حلقہ این اے۔122 کا الیکشن جیتنا انہوں نے اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ ووٹوں سے الیکشن جیتیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن پورے پنجاب کی پولیس، جس میں سپیشل برانچ اور باقی تمام اہلکار جو اس حلقہ کے اندر جتنے بھی میڈیکل

سٹور ہیں وہاں پر ڈرگ انسپکٹر جاکر سرکاری سرپرستی میں، سرکاری امیدوار کے فلیکسز لگوا رہے ہیں۔ ہمارے ورکروں کو ڈرایا، دھمکایا جارہاہے اور ورکر سٹینڈ لیتا ہے اس پر جھوٹے مقدمات قائم کئے جارہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان دونوں افراد کو ہلاک کیا گیا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جھوٹ، جھوٹ کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: No, No. Order please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے کو، تشدد کی اس لہر کو اگر کنٹرول نہ کیا گیا تو یہ بڑا خونی الیکشن ہوگا۔ میں یہاں پر ایوان میں کھڑے ہو کر حکمرانوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کے ذریعے [*****] تمام محکموں کے لوگ، سارے ریاستی ادارے اس بارے میں سرگرم ہیں کہ این اے۔122 کا الیکشن win کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: [****] الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کر رہا ہوں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ جھوٹے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ جواب دے لیں لیکن یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ایسا نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر جھوٹے جھوٹے کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پولیس کو مداخلت سے روکیں، کوئی پولیس گردی نہیں چلے گی۔ پولیس لوگوں کو اٹھا کر اغواء کر کے terrorize کر رہی ہے، pressurize کر رہی ہے اور جو لوگ نہیں چلتے ان پر تشدد کیا جارہا ہے۔ ہمارے ورکروں کو ہلاک کیا جارہا ہے، ہمارے ورکرز کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ fair and free الیکشن نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن biased ہوا ہے یہاں ساری پولیس اس کام پر ہے، تمام مجسٹریٹ اس کام پر ہیں، تمام ڈرگز انسپکٹرز اس کام پر ہیں اور وہ گھر گھر جاکر لوگوں کو ڈرا رہے ہیں، لوگوں کو دھمکا رہے ہیں۔ ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی کے معزز ممبران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی اپنی سیٹوں پر
کھڑے ہو کر جھوٹے جھوٹے کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسا نہ کریں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ باہر بڑا احتجاج ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہیں موقع دیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات تھا لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ آج پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دینا تھا، وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے کسی عزیز کا انتقال ہو گیا ہے لہٰذا اسے rule 235 کے تحت pending کیا جاتا ہے اور next جب اجلاس آئے گا تو سب سے پہلے ان کو لیا جائے گا۔

(نوٹ: پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت کے عزیز کی وفات کی بناء پر وقفہ سوالات ملتوی کر دیا گیا)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات سنتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! خواتین بات کرنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد خواتین کی بات سنتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 161 میاں نصیر صاحب کی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟ میرے خیال میں پہلے اپوزیشن کے ممبران کو ایوان میں لائیں۔ راجہ صاحب! وہ کیا کہہ کر گئے ہیں مجھے سمجھ

نہیں آئی۔ملک ندیم کامران صاحب ذراآپ ہمت کر لیں۔آپ مشورہ کر لیں اورانہیں منا کر لائیں۔آپ دونوں منسٹر صاحبان جائیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر!وہ نہیں مانیں گے۔

جناب سپیکر: جو جائز بات ہے وہ کیوں نہیں مانیں گے۔جی، گوندل صاحب آپ تحریک التوائے کار نمبر 161کا جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ وعشر ملک ندیم کامران اوروزیر ہاؤسنگ واربن ڈویلپمنٹ
اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جناب تنویر اسلم ملک حزب اختلاف کے ممبران
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر161 کے ضمن میں عرض ہے کہ جس جگہ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کافی لوگ تھے جنھوں نے انکروچمنٹ کی ہوئی تھی۔یہ سرکاری جگہ تھی جس پر کافی لوگوں نے انکروچمنٹ کی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: مجھے آواز نہیں آرہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ نے تجاوزات گرانے کے لئے پولیس اور ضلعی انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ مورخہ 7۔جولائی 2015 کو ڈی سی او،راجن پور کے آفس میں میٹنگ ہوئی جس کے دوران طے پایا کہ محکمہ پولیس عید الفطر کے بعد نفری مہیا کرے گا لیکن وسط جولائی میں دریائے سندھ میں سیلاب آنے کی وجہ سے اور ایمرجنسی کی صورتحال پر یہ پروگرام ملتوی ہوا۔بعد ازاں 15-08-27 کو دوبارہ میٹنگ ہوئی اور اس کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر جام پور نے 15-09-03 بروز جمعرات کو پولیس امداد کی فراہمی کی یقین دہانی کرائی جس کے تحت مورخہ 3اور4۔ستمبر 2015 بروز جمعرات اور جمعہ کو تجاوزات ہٹانے کے لئے باامداد پولیس اور ضلعی انتظامیہ بشمول ایکسیئن محکمہ انہار اور اسسٹنٹ کمشنر جام پور کی سربراہی میں آپریشن کیا گیا اور انڈس ہائی وے سے جام پور فلڈ بند تک تمام تجاوزات کو گرا دیا گیا۔مزید برآں محکمہ نے

سردار حسنین بہادر خان دریشک کے عدالتی stay order کے جواب میں بھی عدالت میں رجوع کر رکھا ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے stay order خارج کرانے کے لئے تحرک کیا ہوا ہے جس کی تاریخ پیشی مقرر ہے۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق ان تجاوزات کے سلسلے میں بھی عملدرآمد قانون کے مطابق کیا جائے گا۔ جنہوں نے stay order نہیں لیا تھا وہ تمام تجاوزات ہٹا دی گئی ہیں۔ جو رٹ پٹیشن ہائی کورٹ میں alongwith stay order pending ہے جب اس کا فیصلہ ہو گا تو اس کے مطابق اس پر بھی عملدرآمد کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 270 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب پہلے پڑھا جا چکا تھا لیکن شیخ صاحب کہتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں شیخ صاحب بھی ہوں وہ موقع پر جا کر دیکھ لیں کہ اس بلڈنگ کی کیا صورتحال ہے۔ اگر شیخ صاحب بھی ساتھ ہوں تو کوئی کمیٹی بنا دیں جو اس بلڈنگ کا معائنہ کر لے کہ اس کی کیا صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں!اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں چونکہ ابھی شیخ صاحب نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 430 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کی بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو اس تحریک التوائے کار کے مطابق موقع پر انکوائری کر رہی ہے۔ ابھی تک اس کی انکوائری رپورٹ فائنل نہیں ہوئی۔ جونہی اس کی final انکوائری رپورٹ آتی ہے تو پھر ایوان میں اس کا مفصل جواب دے دیا جائے گا لہٰذا ابھی اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔

پی پی۔170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار ایک انڈر پاس کے متعلق ہے جو کہ ریلوے bridge کے نیچے ہے۔ ریلوے فیڈرل گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے جس نے یہ انڈر پاس تعمیر کیا ہے چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے اس لئے صوبائی حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اس کا مفصّل جواب نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے طریق کار پر غیر مسلموں کا احتجاج

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! باہر بہت بڑا احتجاج ہو رہا ہے، ہمارے بشپ صاحبان، فادر صاحبان، سماجی اور سیاسی قیادت باہر کھڑی ہے اور سراپا احتجاج ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ یہ جو لوکل باڈی کے الیکشن ہونے جا رہے ہیں ان میں غیر مسلموں کو selected نظام میں لایا جا رہا ہے۔ اس بارے میں ان کے تحفظات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی بات سن گئی ہے، ہم لاء منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ابھی تک تمام لوگ باہر احتجاج کر رہے ہیں اگر ان کو سن لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مؤثر بات بھی ہو سکتی ہے اور اس کا solution بھی نکل سکتا ہے۔ یہ آپ کی مہربانی ہو گی otherwise تمام سڑکیں بند ہوئی پڑی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں پتا کرتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب! ان کو سن تو پہلے بھی لیا ہے لیکن آپ جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی بل پیش ہونے جارہا ہے اس کے متعلق یہ protest کرنا چاہتے ہیں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی ان سے بات ہوئی ہے تو میں نے انہیں کہا ہے کہ باہر ان کے جو معزز صاحبان protest کررہے ہیں ان کا ایک وفد بنا کر اسمبلی چیمبر میں لے آئیں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر لوکل گورنمنٹ بل میں (ترمیم) کی جو وجوہات بنیں جو rationale ہے اس کے متعلق میں ساری صورتحال ان کے سامنے discuss بھی کر لیتا ہوں اور انہیں explain بھی کر دیتا ہوں۔

جناب شکیل آئیون: جناب سپیکر! پھر ہم باہر جا کر انہیں بلا لائیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ ان کے ساتھ ٹائم بنا لیں، انہیں یہ کام کرنے دیں اس کے بعد بے شک ان کو بلا لینا۔ آپ جن چار پانچ بندوں کو بلانا چاہتے ہیں ان کی کمیٹی بنا دیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ہم تمام اقلیتی ممبران جا کر ان سے بات چیت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان سے بات کر لیں۔ یہ تو آپ کو پتا ہے کہ آپ نے کس وقت جانا ہے کیونکہ اب ادھر بھی آپ کا کام شروع ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا ایوان میں کورم پورا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اگر ہم نے points of orders پر وقت ضائع کر دیا تو پھر ضروری کام رہ جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بھی ایک انتہائی اہم مسئلہ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس حوالے سے تحریری طور پر کوئی چیز میرے سامنے لائیں۔ آپ کی جو بات قاعدہ کے مطابق ہو گی اس کو ضرور سُنا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

Welcome back. Thank you very much.

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ کے ساتھ مل کر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اُن کی مہربانی ہے کہ وہ ایوان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جب اس تحریک التوائے کار کی باری آئے گی تو پھر اسے take up کر لیا جائے گا۔ اس وقت تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب داخلے ختم ہو جائیں گے تو پھر اس تحریک کی کوئی افادیت نہیں رہے گی لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس تحریک کو out of turn آج ہی take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہو سکتا البتہ میں ملک ندیم کامران کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ آپ کی بات سُن کر اس کا کوئی حل تلاش کریں گے۔ ملک ندیم کامران صاحب! ذرا امجد علی جاوید صاحب کی بات سُنیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! میں نے floor رانا ثناء اللہ خان صاحب کو دے دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ابھی تشریف رکھیں۔ میں بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہ والاؤنسز بڑھانے کا مطالبہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! اس ایوان کے تمام معزز ممبران کا یہ مطالبہ ہے کہ دوسرے سب صوبوں کے ممبران کی تنخواہیں اور الاؤنسز بڑھا دیئے گئے ہیں لہٰذا پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تنخواہیں اور الاؤنسز بھی بڑھائے جائیں۔ ہمارے اس مطالبے پر غور نہیں کیا جا رہا۔ آپ اس ایوان کے custodian ہیں لہٰذا اس مسئلے کی جانب توجہ دیں۔

جناب سپیکر: میری بات سُنیں۔ اس حوالے سے already ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اور حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور جناب انعام اللہ خان نیازی کی طرف سے کئے گئے مطالبہ کی تائید میں بولنا شروع کر دیا)

اس کمیٹی میں تمام sides کے معزز ممبران شامل ہیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کے تمام معزز ممبران کا مطالبہ ہے۔ خُدا کے لئے آپ اس ایوان کے custodian بنیں۔ آپ معاملہ کو خود دیکھیں اور آج ہی اس کا فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: میں نے یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا ہے اور اس کی رپورٹ لے کر انشاء اللہ تعالیٰ کل آپ سب کو بتاؤں گا۔ انشاء اللہ بہتر فیصلہ ہو گا۔ اب آپ سب معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں اس سلسلے میں جو بات ہوئی تھی وہ میں دوبارہ سے عرض کرنی چاہتا ہوں۔ آج بزنس ایڈوائزی کمیٹی میں بھی یہ point raise ہوا ہے۔ میں معزز ممبران اسمبلی کی یاددہانی کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ پنجاب حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اس کی approval دے چکے ہیں۔ معزز ممبران مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہماری تنخواہیں بڑھا دیں۔ یہ ایسا نہیں ہے بلکہ دوسرے صوبوں کے معزز ممبران کو جو تنخواہیں اس وقت مل رہی ہیں ہم پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کی تنخواہیں بھی ان کے برابر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بات قائد ایوان، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے ہوئی تھی اور یہ طے پایا تھا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جب سب پارلیمانی لیڈرز موجود ہوں تو اس کی ایک formal approval دے دی جائے تاکہ سارے on board ہوں۔ کل کوئی اس بات کو negative انداز میں نہ کر سکے اور معزز ممبران اسمبلی کے لئے عوام میں کوئی negatively create نہ کی جاسکے۔ اس کے بارے میں پچھلے اجلاس میں بھی دو مرتبہ کوشش ہوئی۔ آج جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا تو میں نے آپ کی موجودگی میں یہ point raise کیا تھا لیکن آج بھی دو معزز ممبران، پارلیمانی لیڈر صاحبان تشریف نہیں لائے۔ پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر موجود نہیں تھے۔ قائد حزب اختلاف سے آپ اور میں نے بھی درخواست کی ہے اور انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ یہ دونوں صاحبان تشریف لے آئیں گے اور اس کے بعد اس Bill کی approval یا اس کے passage میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ صرف ایک formality ہے جس کو پورا کرنا اس معزز ایوان بلکہ ہر ممبر کے حق میں بہتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں سردار شہاب الدین خان اور ڈاکٹر سید وسیم اختر اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور وہ آج تشریف نہیں لائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں بھی اس کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی آجائیں۔ کوئی بات نہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس حوالے سے 22۔اگست کو ایک سمری وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف گئی ہوئی ہے جو کہ لاپتہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ ساری باتیں ہو چکی ہیں۔ آپ سب معزز ممبران کل کمیٹی میں تشریف لے آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کل ہی یہ معاملہ طے ہو جائے گا۔ کل کمیٹی کے تمام معزز ممبران کو بُلوا لیں۔ قائد حزب اختلاف اور رانا ثناء اللہ خان موجود ہوں گے۔ میں بھی موجود ہوں گا اور کل انشاء اللہ ساری بات فائنل کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا یہ مطالبہ کل مان لیا جائے گا۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔پہلے ہم Resolutions Under Article 128(2)(a) of the Constitution کو شروع کرتے ہیں۔

قاعدہ127کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل(a)(2)128کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015.

Those in favour may rise and stand in front of their seats. I think, more than 100 and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد
صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) فوڈ اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015".

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Food Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

قاعدہ127کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل(a)(2)128کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "The leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015.

Those in favour may rise and stand in front of their seats. I think, more than 100 and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد
صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 (XXIII of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10th November 2015."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 (XXI of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10 November 2015."

The Resolution has not been opposed hence question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Special Protection Unit Ordinance 2015 (XXIII of 2015), promulgated on 12th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 10 November 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

(اذان مغرب)

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015."

Those are in favour that leave be granted may rise in their seats. I think, more than 93 and leave is granted. Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد

صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXIV of 2015), promulgated on 24th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 22nd November 2015."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Ordinance 2015 (XXIV of 2015), promulgated on 24th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 22nd November 2015."

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment)Ordinance 2015 (XXIV of 2015), promulgated on 24th August 2015, for a further period of ninety days with effect from 22nd November 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 36 of 2015). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif

Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Sadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move the amendment!

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st October 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st October 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے وقت دینے کا شکریہ۔ میں چاہتی ہوں کہ اس بل کی تشہیر ہونی چاہئے اور عام پبلک تک اسے پہنچنا چاہئے۔ آج آپ نے Christian Community کا مظاہرہ دیکھا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ اس ملک میں رہنے والے جو مسیحی ہیں جنہوں نے اس ملک کے بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ اس ملک کی ڈویلپمنٹ میں پورا حصہ ڈالا، ان کو ووٹ کی طاقت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس بل کو عام کر دیا جاتا اور لوگوں تک پہنچایا جاتا تو بہتر تھا۔ آج ہمیں جو embarrassment ہوئی ہے، ہمارے مذہبی قائدین جن میں Bishops اور دوسری leadership باہر کھڑی تھی، مجھے افسوس ہے کہ اسمبلی میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں گیا اور انہیں اعتماد میں لینے کے لئے کسی نے ان سے جا کر بات نہیں کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب ہم کوئی بھی قانون پاس کرتے ہیں تو یہ عوام کے لئے کرتے ہیں، لوگوں کو تحفظ دینے اور طاقت دینے کے لئے کرتے ہیں۔ ہم اپنے ان طبقات کو جن میں خواتین، اقلیتیں، مزدور کسان اور نوجوان شامل ہیں اگر ہم ان کو طاقتور نہیں بنانا چاہتے اور اس بل کے وساطت سے جو طاقتور ہے اس کو مزید طاقتور بنا رہے ہیں اور جو مظلوم اور کمزور ہے ان کو اور زیادہ کمزور کر رہے ہیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کی تشہیر کرنا اور elicit کرنا بہت ضروری ہے۔ میں اس کے حق میں ہوں کہ اس بل کی تشہیر کی جائے تاکہ عام آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم قانون سازی تھی۔ کیا بہتر ہوتا کہ وقت ضائع کئے بغیر اس کو عوام الناس کے لئے مشتہر کیا جاتا کہ یہ قانون سازی اسمبلی میں پاس ہونے کے لئے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! پہلے جو لولا لنگڑا قانون ہے جس میں لوکل گورنمنٹ کی sprit مفقود ہے۔ یہ لوکل باڈیز بننے جا رہی ہیں یہ لوکل گورنمنٹ نہیں ہے۔ آئین کا آرٹیکل A-140 کہتا ہے کہ آپ administrative and financial powers دیں اور powers devolve کریں to the third tier of democracy آپ grass roots level پر لوگوں کو بااختیار بنانے کے لئے انہیں مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ ہم نے پہلے جو بل پاس کیا تھا میرے خیال میں وہ بالکل خانہ پُری والا بل ہے، ساری اصل powers پھر بھی bureaucrats کے پاس ہیں، اوپر جتنے بھی forum ہیں ان

کے پاس ہیں لیکن نچلی سطح پر اختیارات کی منتقلی جو بل ہم پہلے پاس کر چکے ہیں اس میں کہیں ہمیں نظر نہیں آتی۔ ہم نے بے شمار اتھارٹیز بنا دیں۔

جناب سپیکر! ہم نے ہیلتھ اتھارٹی بنا دی، ہم نے ایجوکیشن اتھارٹی بنا دی، ہم نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے ادارے بنا دیئے اور ہم نے پارکس اینڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دی۔ یہ تمام چیزیں تو مقامی حکومتوں کے پاس ہونی چاہئیں تھیں، ان کے preview میں ہونی چاہئیں تھیں اور وہاں کے میئر یا ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کے پاس یہ اختیارات ہونے چاہئے تھے لیکن حکومت نے ایک ایک کر کے یہ authorities بنا کر لوکل باڈیز کے دائرہ اختیار سے ان چیزوں کو نکال دیا جو کہ بنیادی چیزیں ہیں۔ گاؤں یا یونین کونسل کی سطح پر کوئی بیوروکریٹ، کوئی ٹی ایم او، کوئی ڈی سی او کوئی اے سی اس طرح سے نہیں سوچ سکتا جس طرح سے ہمارے مقامی نمائندے سوچ سکتے ہیں کہ ہمارے گاؤں، علاقے یا ہماری یونین کونسل میں ہماری priorities کیا ہونی چاہئیں؟ صفائی کے لئے، صحت کے لئے، تعلیم کے لئے ہمیں کون سے measures adopt کرنے چاہئیں لیکن بدقسمتی سے ان ساری چیزوں کو ان اداروں کے دائرہ اختیار سے نکال دیا گیا۔ اب مزید ستم یہ ہوا ہے کہ آپ indirect election کا طریقہ propose کر کے وہ پاس کروانے جا رہے ہیں اور حکومت نے خوف کی وجہ سے اس کو مشتہر نہیں کیا لیکن یہ مشتہر ہونا چاہئے تھا۔ یہ اتنا اہم Bill ہے کہ جس کے اثرات ہماری پوری قومی زندگی پر پڑیں گے۔ اگر آپ یہ مشتہر کرتے تو آپ کو ایک خوف تھا اور خواتین جو کہ ہمارے معاشرے کا 50 فیصد ہیں جو کہ ہماری ووٹرز ہیں جن کی بنیاد پر ہم انتخابات جیتتے ہیں ان کو آپ نے اس فہرست سے آؤٹ کر دیا ہے کہ خواتین براہ راست منتخب نہیں ہو سکتیں اور جو چھ سات یا آٹھ لوگ جیتیں گے وہ ان خواتین کو nominate کر کے elect کروائیں گے تو یہ آج کے دور میں خواتین کی توہین ہے۔ وہ خواتین جو کہ فیلڈ میں کام کرنا چاہتی ہیں۔ وہ خواتین جو کہ social background رکھتی ہیں جو کہ خدمت کا جذبہ رکھتی ہیں، جو گلیوں محلوں اور علاقوں میں خواتین کے لئے کام کرنا اور contribute کرنا چاہتی ہیں ان کو تو آپ نے اس میں سے آؤٹ کر دیا ہے کہ وہ میدان میں جا کر ووٹ مانگ سکتی ہیں اور نہ ہی الیکشن لڑ سکتی ہیں۔ اب جو چیئرمین اور وائس چیئرمین elect ہوگا اور اس کے ساتھ چار پانچ کونسلر elect ہوں گے یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ اپنے گھر کی کسی ملازمہ یا اپنی کوئی قریبی عزیزہ کو نامزد کر دیں گے کہ یہ خاتون ممبر ہے اور خانہ پُری ہو جائے گی پچھلے ماضی میں بھی ایسا ہوتا آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں یہ ایک انتہائی backward سوچ ہے یہ خواتین کے ساتھ ظلم وزیادتی ہے۔ اسی طرح سے آپ نے ایک Bill pass کیا ہے کہ ایک یوتھ کونسلر ہوگا اور کیا یوتھ کونسلر وہ elect ہوگا جس کو یہ آٹھ ممبر elect کریں گے؟ یوتھ کونسلر تو وہ ہونا چاہئے جو اس یونین کونسل کے سارے نوجوانوں کی نمائندگی کرے جو کہ contest کر کے آئے، جس کے اندر جذبہ و جنون ہو جو کہ سمجھتا ہو کہ میں elect ہو کر آیا ہوں میں طفیلی نہیں یا میں کسی چیئرمین کے رحم وکرم پر نہیں ہوں لہٰذا اب کیا ہوگا جو لوگ نوجوانوں میں سے انتخاب لڑنا چاہتے تھے وہ بھی مایوس ہوں گے اور وہ حکومتی عہدیداران یا منتخب چیئرمین کی خوشامد کریں گے۔ ایک دوڑ لگی ہوگی pick and chose ہوگا اور اپنے پسندیدہ لوگوں کو میرٹ سے ہٹ کر لوگ یہ خانہ پُریاں کریں گے۔ اسی طرح سے minority, labour یا کسان کی سیٹ پر بھی یہ ظلم عظیم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اسے elicit کرتی، اسے مشتہر کرتی اور اخبارات میں دیتی یہ تمام طبقات جن کے بارے میں آج ہم یہ فیصلہ کرنے جا رہے ہیں یہ اسمبلی کا ایوان مجرم ہوگا۔ ہم خواتین، نوجوانوں، اقلیتوں، کسانوں اور مزدوروں پر ظلم کرنے جا رہے ہیں کہ ان کی حقیقی نمائندگی نہیں ہوگی ان کے رحم وکرم پر یہ طبقے ہیں اور اگر ان سب کو ملا لیا جائے تو یہ 50 فیصد سے زیادہ ان کی voting strength بن جاتی ہے۔ آج میں پنجاب اسمبلی کے ضمیر کو جھنجھوڑنے لگا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان! اگر اس میں ہم یہ spirit سامنے رکھتے کہ ان طبقات کو encourage کرنا ہے، انہوں نے اپنا positive constructive role ادا کرنا ہے اور انہوں نے contribute کرنا ہے اپنے اس معاشرے اور سوسائٹی کے اندر اپنی services دینی ہیں۔ یوتھ کونسلر نے یوتھ کے لئے سوچنا اور کام کرنا ہے اور ان کی activities کے بارے میں سوچنا ہے، ہیلتھ کلب اور playing grounds کے بارے میں سوچنا ہے لیکن وہی سوچے گا جس کے اندر جوش وجذبہ ہوگا جو direct election لڑ کے contest کر کے جیت کے آئے گا۔ یہ nominated لوگ اس طرح سے اپنا play role نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو ہم elicit کرتے اس کو ہم مشتہر کرتے اور تمام طبقات کے جو concerns ہیں، ان کے جو جذبات و خواہشات ہیں، ان کے جو مطالبات ہیں اور ان کے جو احساسات ہیں وہ ہم تک پہنچتے۔ یہاں پر مجھے یاد اور پتا ہے کہ عددی اکثریت کے بل بوتے پر جو آپ نے حکم نامہ لکھ دیا ہے اسے bulldoze کریں گے اور گھنٹے دو گھنٹے کے بعد یہ Bill پاس ہو جائے گا لیکن ہم

اس گناہ میں شریک نہیں ہوں گے کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے کہ آپ ان طبقات کو mainstream line سے باہر رکھ کے ان آٹھ بندوں کو اختیار دے رہے ہیں۔ حکومت کوئی ایک بندہ اپنے ساتھ ملائے گی اگر وہ چھ ہیں تو سات ہو جائیں گے اگر سات ہیں تو آٹھ ہو جائیں گے اور آپ آٹھ افراد بیٹھ کر پانچ افراد کو منتخب کر لیں گے اور حصہ بندی، مک مکا اور بندر بانٹ ہو جائے گی لہٰذا جو اس لوکل گورنمنٹ کی real spirit ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ اگر elect ہو کر اور خواتین contest کر کے آتیں، minority کے لوگ contest کر کے آتے اور یوتھ کونسلر لڑ کے ووٹ لے کر آتے تو وہ اپنا ایک positive role play کر سکتے تھے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کو پاس کرنے سے پہلے ہمیں سو بار سوچنا چاہئے۔ یہ ہم ایک ایسا بل pass کرنے جا رہے ہیں جس میں میرا خیال ہے کہ ہمیں عوام کے سامنے اور ان تمام طبقات کے سامنے جواب دینا مشکل ہو جائے گا لہٰذا بہتر ہے کہ اس کو اب بھی pending کر دیا جائے۔ آپ ایک ordinance لے آئیں یا جو لائے ہوئے ہیں اس کی extension لے لیں لیکن یہ بل اس انداز کے ساتھ آپ پاس نہ کریں۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو ہم لوکل گورنمنٹ کے Bill میں ترمیم لا رہے ہیں یہ براہ راست ہمارے گلی محلے میں الیکشن ہوتا ہے اور یہ الیکشن normally شخصیت، کارکردگی اور معاملہ فہمی کی بنیاد پر گلی محلے کے لوگ اپنوں میں سے چنتے ہیں اور معاملات چلاتے ہیں۔ بد قسمتی سے جو موجودہ نام نہاد جمہوری دور ہے اس میں جتنا بے اختیار آج عوام کا نمائندہ ہے اور خاص طور پر اس ایوان کے جو ہم نمائندے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ شاید ایسا ڈکٹیٹر کے دور میں بھی نہ ہوا ہو۔ یہ حکومت ہمیں نوکر شاہی پر اعتبار کرنے والی لگتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوامی نمائندوں کو عوام اس لئے elect کر کے ایوانوں میں بھیجتے ہیں تاکہ وہ ان کے حقوق کی حفاظت کریں ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں اور ان کے مسائل کی طرف توجہ دیں۔ اس وقت ہمارے اس ایوان میں ہمارا یہ حال ہے کہ پچھلے اڑھائی سال سے سٹینڈنگ کمیٹیز بنی ہوئی ہیں، لوگ تنخواہیں لے رہے ہیں، گاڑیاں لے رہے ہیں لیکن ان کے پاس کرنے کو کام تک نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید حکومت خوف زدہ ہے کہ نوکر شاہی جو اس کے ماتحت ہے جس سے وہ ہر جائز ناجائز کام کرواتی ہے اور حاکم کے سامنے ان کے احکامات بجا لانا نوکر شاہی کی مجبوری ہے۔ اس خوف کی وجہ سے شاید عوامی نمائندوں کو check and balance کا اختیار نہیں دیا جا رہا ہے جس کے لئے ہم اس ایوان میں آئے ہیں۔ یہ جو آپ بل لا رہے ہیں اس سے بہتر تھا کہ آپ ویسے ہی ایک selection ordinance جاری کر دیتے اور بارہ بارہ، آٹھ آٹھ لوگ ہر گلی محلے اور

یونین کونسل سے select کر لیتے۔ اتنا تردد کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ آٹھ لوگ elect کر رہے ہیں اور ان آٹھ لوگوں نے پانچ لوگوں کو elect کرنا ہے تو آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ ہمارے حالات جبکہ پنجاب میں خاص طور پر پولیس ایک مسلم لیگ (ن) کا ونگ بنی ہوئی ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پانچ لوگ جو کہ direct آئیں گے جن کو ان آٹھ لوگوں نے elect کرنا ہے یہ واقعی عوامی نمائندے ہوں گے یہ واقعی وہ لوگ ہوں گے جن کا عوام کے مسائل سے کوئی concern ہوگا؟ دو چیزیں بڑی اہم ہیں۔ ایک حکومت کا یہ پورا الیکشن چرانے کا منصوبہ ہے کہ 13 میں سے پانچ لوگوں کو زبردستی پٹواری، تحصیلدار اور تھانیدار کے ذریعے دباؤ ڈال کر اپنی مرضی کے لوگوں سے elect کرانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ دوسرا اس میں پیسا involve ہوگا اور اس میں وہ لوگ آئیں گے جن کے پاس پیسے ہوں گے۔ آٹھ میں سے تین لوگ ایک بندے نے خریدنے ہیں یا آٹھ میں سے دو لوگ خریدنے ہیں اور جس کے پاس جتنا زیادہ پیسا ہوگا وہ آئے گا جبکہ عام آدمی اور گلی محلے کے نوجوان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس خاتون کے لئے جو لوگوں کے کام کرتی ہے، جو social work کرتی ہے اور جو دن رات اپنے گلی محلے کے لوگوں کے ساتھ رہتی ہے اس کا الیکشن میں select ہونا ناممکن ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جو indirect پانچ لوگ لے رہے ہیں میں انتہائی وثوق اور ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ کبھی عوامی نمائندے نہیں ہوں گے۔ وہ پیسے والے ہوں گے، سیٹ خریدیں گے یا وہ لوگ ہوں گے جو حکمرانوں کے منظورِ نظر ہوں گے، وہ پولیس کے ٹاؤٹ ہوں گے، انتظامیہ کے ٹاؤٹ ہوں گے، منشیات فروش ہوں گے یا جواء کروانے والے لوگ ہوں گے جبکہ شریف آدمی indirect الیکشن میں نہیں آ سکتا۔ چونکہ اس سے عام آدمی direct متاثر ہو رہا ہے لہٰذا ہماری یہ گزارش ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے، طاقت کی نذر نہ کیا جائے، کرپشن کی نذر نہ کیا جائے اور خدا کے لئے عوام کو یہ حق دیں کہ وہ اپنا نمائندہ خود منتخب کرے۔ یہ خرید و فروخت پاکستان میں مت شروع کریں۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس Bill کو پاس کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ پچھلے ساڑھے سات سال سے آئین کے آرٹیکل (A)140 کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور مزید چار چھ مہینے ہونے دیں، آرڈیننس کے under الیکشن کروالیں لیکن اس Bill کو اس حالت میں پاس کرنا میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا کالا قانون ہوگا۔ اگر اس ایوان میں یہ Bill پاس ہوا تو ہم ہمیشہ شرمندہ رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران نے اپنی ترمیم پر بات کی ہے۔ان کی ترمیم صرف یہ ہے کہ اس بل کو مشتہر کر دیا جائے جبکہ یہ بل مورخہ 16-07-15 سے اور اس کے بعد پھر 05-08-15 کو جب سے اس کا اجراء ہوا ہے یہ پنجاب حکومت کی ویب سائٹ پر ہے۔اس کے بعد اس کا پورا procedure adopt کیا گیا ہے یعنی ایوان میں آنے اور پھر سٹینڈنگ کمیٹی سے ہونے کے بعد آج پیش ہو رہا ہے۔انہوں نے بل پر تمام جو ترامیم دی ہوئی تھیں اُن سب پر قائد حزب اختلاف نے بھی اظہارِ خیال فرمادیا اور اپوزیشن کے دوسرے معزز ممبران نے بھی بات کی ہے۔ میں بھی مختصراً عرض کر دیتا ہوں جو انہوں نے فرمایا ہے۔اپوزیشن لیڈر کہتے ہیں کہ ہمیں اس بل کو پاس کرنے سے پہلے اس پر 100 مرتبہ سوچنا چاہئے لیکن میں اپوزیشن لیڈر اور معزز ممبران سے یہ گزارش اور request کروں گا کہ 100 بار تو بہت ہے صرف ایک بار ہی اس پر ذرا سوچ لیں اور اس کے بعد اس بات پر بھی غور کر لیں کہ آپ فرما کیا رہے ہیں؟ ایک طرف آپ فرما رہے ہیں کہ یہ جمہوری لوگ ہیں، گلی محلے سے منتخب ہوں گے، اس کردار کی بنیاد والے ہوں گے کہ انہوں نے وہاں گلی محلے سے ووٹ لیا ہے اور اس کے بعد آپ نے کہا کہ یہ پیسے لیں گے، یہ پولیس کے ٹاؤٹ ہوں گے، یہ ایسے کریں گے اور لالچ میں آکر غلط لوگوں کو elect کریں گے یعنی ایک طرف آپ اُن کو گلی محلے میں صاحبِ کردار ہونے کی بنیاد پر elect کر رہے ہیں اور دوسری طرف جو دنیا کی برائی ہے وہ اُن کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اس سے نیچے جمہوریت کے جو tiers ہیں وہاں سے elect ہونے والے لوگوں کے متعلق اس قسم کے remarks pass کریں کہ وہ پیسے لے لیں گے اور اس طرح سے بک جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے بات کی ہے کہ خواتین کی 50 فیصد آبادی ہے اور اقلیتوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا جبکہ اُن کو ووٹ سے محروم کر دیا گیا ہے۔اس ملک کا آئین اور قانون کہاں روکتا ہے کہ اقلیت کا کوئی فرد الیکشن نہیں لڑ سکتا؟ اقلیت کا کوئی فرد چیئرمین، وائس چیئرمین یا جنرل کونسلر کا الیکشن لڑنا چاہتا ہے تو لڑے اور elect ہو جائے یعنی کسی جگہ پر جنرل کونسلر، چیئرمین یا وائس چیئرمین کی سیٹ پر کسی خاتون یا کسی اقلیت کے ممبر پر کوئی پابندی نہیں ہے اور وہ جہاں سے چاہے الیکشن لڑ سکتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ 50 فیصد آبادی کو محروم کیا جا رہا ہے تو وہ 50 فیصد آبادی 100 فیصد سیٹوں پر الیکشن لڑے کیونکہ قانون اور آئین اس کی اجازت دیتا ہے۔یہ سیٹیں صرف اس لئے ہیں کہ وہ

طبقات جو شاید جنرل یاmain courseمیں آکر electہونے میں مشکلات کا شکار ہیں اور ابھی democratic processاس طرح سے آگے نہیں بڑھاتوspecial seatsکے ذریعے سے اُن کی نمائندگی حاصل کی جائے۔ تحصیل کی سطح پر، میونسپل کمیٹی اور میونسپل کارپوریشن کی سطح پر جب indirectالیکشن ہوگا تو یونین کونسل کی سطح پرindirectالیکشن پر کس طرح آپ اعتراض کر رہے ہیں؟جب صوبائی اسمبلی میںindirectالیکشن ہے، قومی اسمبلی اور سینیٹ میںindirectالیکشن ہے تو آپ یونین کونسل پر کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟ہماری وہ بہن یااقلیت کاممبر جو چیئرمین کےlevelپر الیکشن لڑے، الیکشن لڑکر پوری یونین کونسل سے ووٹ لے اور وہ1/6 حصے کے ایک کونسلر کے برابر بیٹھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کے ساتھ تجاوز کے مترادف ہے۔ایک آدمی نے یونین کونسل کا کونسلر electہونا ہے اور جس طرح سے چھ کونسلر منتخب ہونے ہیں جنہوں نے صرف اپنی اپنی وارڈ سے ہی electہونا ہے یعنی ایک یونین کونسل کے چھٹے حصے میں سے انہوں نے ووٹ لے کر کونسلر بنناہے جبکہ اقلیتی ممبر یاہماری خاتون بہن پوری یونین کونسل میں چیئرمین کے برابر الیکشن لڑے تو یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ طریق کار اُن اقلیتی ممبران یا خواتین کو جو یونین کونسل کے levelپر اپنی کلاس کو representکرنا چاہتے ہیں اُن کو آسانی سے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے اپنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!اس میں ایک دوسرا خیال یہ بھی ہے کہ الیکشن کمیشن کیadviceاور مشاورت سے یہ طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ خیبر پختونخوا میں جب ایک ووٹر کے ہاتھ میں آپ نے سات بیلٹ پیپر پکڑائے جس نے اندر جاکر مہریں لگانے میں کم از کم سات آٹھ منٹ لگائے، دس منٹ میں ایک ووٹر بھگتا اور ایک گھنٹے میں ٹوٹل چھ یا سات ووٹر بھگتے تو باہر کہرام مچ گیا اور اس کے بعد وہاں پر جو حالات ہوئے میں اُس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اس لئے یہ بھی اس میں ایکrationalتھا کہ آپ اس کو کم کرکے دو بیلٹ پیپر پر لے کر آئیں جس طرح سے جنرل الیکشن میں ایم این اے اور ایم پی اے کا ہوتا ہے تاکہ الیکشنsmoothlyہو سکے۔جہاں تک قائد حزب اختلاف نے یہ بات کی ہے کہ وہ اپنی نوکرانیوں اور اپنے خاندان کی خواتین کو نوازلیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کی یہapprehensionٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک صوبہ کے وزیراعلیٰ نے اپنے ہی خاندان کی خواتین کو اسمبلی میں بھر دیا جس کے اوپر کافی اعتراض بھی ہوا لیکن یہindividualغلطی ہے جبکہ آپcollectivelyانفرادی غلطی کو سب پر محیط نہیں کر سکتے۔اگر اس قسم کا عمل کسی نے کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ عمل غلط ہے اور اُس کیcorrectionہونی چاہئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شریف فیملی کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اٹھارہ سال کا ہو اور اسمبلی میں نہ ہو۔

جناب سپیکر: No cross talk میں نے اُن کو floor دیا ہے۔ جب آپ بات کر رہے تھے تو اُس وقت کوئی نہیں بولا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم سچی بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جس فیملی کا ذکر کیا ہے ان کی کوئی خاتون یا ان کا کوئی ممبر خصوصی نشست پر نہیں ہے اور جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس کے تین ہیں، نہیں تو یہ اس کی انفارمیشن اور detail وہاں سے لے لیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس میں جو بات کی ہے کہ اختیار ہی اوپر رکھ لیا ہے اور اختیار نہیں دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے سمجھنے کی بات ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ جو اس معزز ایوان نے پاس کیا ہے اس میں تمام صوبوں سے زیادہ بلدیاتی اداروں کو بااختیار بنایا گیا ہے۔ جن کمپنیز کا یہ ذکر کر رہے ہیں اور جن اتھارٹیز کا ذکر کر رہے ہیں تو ان اتھارٹیز کو وہی power ہو گی جو گورنمنٹ آف پنجاب کو ہے، ان کمپنیز کو وہی power ہو گی جو کمپنیز ایکٹ کے تحت کمپنیز کو ہے اور وہ کمپنیز اپنے معاملات میں بالکل independent اور بااختیار ہوں گی۔ ان کے ڈائریکٹرز کون ہوں گے؟ ان کے ڈائریکٹرز انہی بلدیاتی اداروں کے منتخب کردہ جو سربراہ ہوں گے یا جن ممبران کو ان کمپنیز میں elect کر کے بھیجیں گے وہی ان کمپنیز کے ڈائریکٹرز ہوں گے، وہی اپنے معاملات مقامی سطح پر اس اختیار کے ساتھ چلائیں گے اور ان اتھارٹیز میں بھی وہی لوگ ممبران ہوں گے۔ اس طرح سے جو ایجوکیشن اتھارٹی بنے گی، سیکرٹری ایجوکیشن جو یہاں پنجاب حکومت میں لاہور میں بیٹھتا ہے اس کے تمام اختیارات ڈسٹرکٹ میں چلے جائیں گے۔ اسی طرح وہ کمپنی بنے گی جو پوری طرح سے independent اور بااختیار ہو گی اور تمام اختیارات اس کے پاس ہوں گے، ان کے جو ڈائریکٹرز ہوں گے، ان اتھارٹیز کے جو بااختیار لوگ ہوں گے وہ انہی بلدیاتی اداروں سے ہوں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the amendment moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st October 2015."

(The motion was lost.)

Now, the second amendment is from: Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MRS FAIZA AHMED MALIK: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st October 2015."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
4. Qazi Ahmad Saeed, MPA.
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
8. Mrs Raheela Anwar, MPA.
9. Dr Muhammad Afzal, MPA.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st October 2015."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
4. Qazi Ahmad Saeed, MPA.
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
8. Mrs Raheela Anwar, MPA.
9. Dr Muhammad Afzal, MPA.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مختصراً یہ گزارش کروں گی کہ یہ تجویز ہم نے اس لئے دی ہے کہ جب لوکل باڈیز ایکٹ بنایا جا رہا تھا تو اس وقت بھی ایک دفعہ حکومت کی طرف سے بڑا اچھا Gesture پیش کیا گیا کہ ہم اس بل کو ایک اچھا بل بنانا چاہتے ہیں اور اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت کی طرف سے تمام اسمبلی ممبران کو دعوت دی گئی کہ اگر ان کی کوئی تجاویز ہیں تو وہ اس میں شامل کرائیں۔ اس وقت بھی بشمول حکومتی ممبران اسمبلی اور اپوزیشن نے کوشش کی تھی کہ جب یہ بل بنے تو ایک اچھا اور بہتر بل بنے۔ بہر حال میں اگر زیادہ تفصیل میں نہ جاؤں اور صرف اتنی گزارش کروں گی کہ تب بھی اپوزیشن کی طرف سے ہم نے اپنا ایک Note چھوڑا تھا اور میرے خیال میں بار بار ہمارا اصرار یہی تھا کہ کوشش کریں کہ ایک ایسا بل بنائیں جس میں آپ کو تبدیلیاں نہ کرنی پڑیں۔ اپوزیشن کی

طرف سے کسی بل کے آنے پر جب بھی اصرار کیا جاتا ہے تو ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اگر ہم مل جُل کر اس بل کو بہتر بنالیں اور اچھی suggestion شامل کر کے ایک بہتر چیز سامنے لائیں جس سے عوام کو فائدہ ہو سکے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے اور اس سے وقت کی بچت بھی ہوتی ہے اور اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہونے سے بچتا ہے۔

جناب سپیکر! آج پھر آپ کو اس لوکل باڈیز ایکٹ کے اندر تیسری بار ترمیم کرنا پڑ رہی ہے۔ پہلے آپ نے خود اس کی نفی کی کہ آپ نے 33 فیصد نمائندگی خواتین کو دی، ایک ہمارا وومن package آیا جس میں کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اس صوبے کے اندر خواتین کو ہر شعبے میں 33 فیصد نمائندگی دینا چاہتے ہیں لیکن لوکل باڈیز کا یہ ایکٹ اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس میں خواتین کی نمائندگی آپ کے سامنے ہے تو کیا 33 فیصد کا جو ہمارا package ہے اس پر یہ میرٹ کرتا ہے؟ پہلا سوال تو یہاں ہی اس پر اٹھا کہ آپ کو ترمیم لانی پڑی۔ میں اپنی ترمیم پر رہتے ہوئے بات کروں کہ اپوزیشن کی نمائندگی چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں کم ہوتی ہے تو گزارش یہ ہے کہ ان ممبران کے ساتھ حکومتی ممبران بیٹھیں، اس پر غور کر لیں اور غور کر کے بے شک آپ کی جو مقررہ حد ہے اس سے باہر نہ نکلیں لیکن کیا یہ ترمیم جو آ رہی ہے یہ لوکل گورنمنٹ کے تقاضوں کی نفی نہیں کرتی؟

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس پر غور کر لیا جائے اور اسے صرف یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے ایک تجویز ہے بلکہ اس پر غور کر کے مل جُل کر کوئی مثبت قدم اٹھائیں۔ ابھی جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے دوسرے صوبوں کی جو حالت دیکھی ہے، یہ الیکشن پہلے بھی ہوتے ہیں، لوکل باڈیز الیکشن پنجاب میں پہلی دفعہ نہیں ہونے لگے، مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ حکومت کو اتنا زیادہ کس چیز کا خوف ہے، اتنی اکثریت، اتنا ڈنڈا اور اتنی اتھارٹی سب کچھ ان کے پاس موجود ہے لیکن پھر بھی ان پر ایک خوف مسلط ہے جس سے وہ ہر چیز کو اپنی مُٹھی میں رکھنا چاہتے ہیں، مُٹھی میں ضرور رکھیں لیکن الیکشن جو لوگوں کا ایک جائز حق ہے اس الیکشن کا حق آپ کس طرح سے، جنرل سیٹ پر جو الیکشن ہے چاہے وہ کسان ہے یا لیبر ہے یا جو بھی ہے اور جو آرڈیننس ہم لا رہے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے کہ جو الیکشن پراسیس سے گزر کر لوگ اس فیلڈ میں خدمت کا جذبہ لے کر آتے ہیں ان کو آپ nomination پر لے کر جا رہے ہیں جبکہ یہاں بارہا پنجاب اسمبلی کے اندر مخصوص نشستوں پر آنے والی خواتین پر بھی سوال اٹھایا گیا، کیا ابھی جو مضحکہ اڑایا ہمارے لاء منسٹر نے تو میرا سوال یہ ہے کہ سفارشی پہلے نہیں آتے سیٹوں کے اوپر، کیا genuine سارے ورکرز

کو ان کا حق ملتا ہے، لوکل باڈیز کے اندر جب nomination کریں گے تو کیا ضروری ہے کہ وہاں پر انصاف کیا جائے گا اور وہاں پر سفارشی نہیں آئیں گے ؟ وہاں پر پیسے والے اور غلط لوگوں کو drive کر کے آگے اپنی سیٹیں لے کر نہیں آ جائیں گے ؟ میرا مطلب ہے کہ اس چیز کے ہر جگہ پر chances ہیں اس لئے کیوں chances میں جائیں، کیوں الیکشن پراسیس کا جو ایک صحیح طریق کار ہے اس کو ختم کر کے ہم مخصوص سیٹوں پر لے کر جانے کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر گزارش کرتے ہوئے بات کو ختم کرتی ہوں کہ جو پراسیس ہے اسے چلنے دیں اس میں ترمیم نہ لائیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اس کی ساری background تو پہلے عرض کر دی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے rules کے مطابق اس کے اوپر بھرپور توجہ دینے اور غور و فکر کرنے کے بعد اس کو pass کیا ہے اس لئے کمیٹی پر کمیٹی بنانے کا کوئی فائدہ ہو گا اور نہ ہی اس کا کوئی جواز بنتا ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st October 2015:
>
> 1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
> 4. Qazi Ahmad Saeed, MPA
> 5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA

8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, for the proposed sub-section (3) of Section 9 of the Principal Act, the following be substituted:-

"(3) The Election Commission shall delimit a Union Council into six wards for the election of members on the general seats, two wards, consisting of three adjoining wards of the Union Council, for the election of the two seats reserved for women and one ward consisting of the whole Union Council for election of one peasant member in a rural Union Council or one worker member in an urban Union Council, one youth member, and one non-Muslim member."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, for the proposed sub-section (3) of Section 9 of the Principal Act, the following be substituted:-

"(3) The Election Commission shall delimit a Union Council into six wards for the election of members on the general seats, two wards,

consisting of three adjoining wards of the Union Council, for the election of the two seats reserved for women and one ward consisting of the whole Union Council for election of one peasant member in a rural Union Council or one worker member in an urban Union Council, one youth member, and one non-Muslim member."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، سردار وقاص حسن مؤکل!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اس میں basic question یہ ہے کہ ہم ایک basic right to vote or right to elect کیوں لے رہے ہیں؟ جو ساری discussion ہوئی ہے اس میں ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کمیٹی کے اندر کوئی minority کا ممبر ہی نہیں ہے تو ان سے input کس وقت لی گئی ہے۔ میں نے اس کی ساری detail پڑھی ہے اس کے اندر میاں محمد اسلم اقبال صاحب by name اور سردار علی رضا خان دریشک by name ان کی بھی exact یہی opinion ہے جو اس وقت ہم بحث کر رہے ہیں۔ اگر ہم اس کے اندر یہ ترمیم لے آئیں گے تو اس میں حرج کیا ہے؟ میں منسٹر صاحب کی بات سے تھوڑا سا اختلاف کروں گا کہ اگر ہم بنیادی جمہوری روایت کو مضبوط کر رہے ہیں تو تین سو ووٹوں کے لئے elect کرنے میں حرج کیا ہے؟ اگر دو خواتین آپس میں تین تین وارڈز کے اندر الیکشن لڑیں تو ان کی accountability تو ہو گی، وہ عوام کو جوابدہ ہوں گی نہ کہ اس چیئرمین اور وائس چیئرمین کو جوابدہ ہوں گی۔ ملازمین پر تو میں ویسے بھی بات نہیں کروں گا کیونکہ یہاں بات basic democratic norms کی ہو رہی ہے۔ اگر میں elective representative ہوں تو میں اپنے علاقے کی عوام کا جوابدہ ہوں، میں واپس جا کر ان کو یہ بتاؤں گا کہ میں نے کیا کیا ہے اور وہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں لیکن indirect selection کے اندر ان سے کون پوچھے گا اور وہ کس کے مرہون منت ہوں گے؟ حکومت کا کام enabling environment بنانا ہوتا ہے اور آپ select کر رہے ہیں کہ نہیں یہ margin less گروپ ہے، یہ الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ اگر وہ تین وارڈ میں نہیں لڑ سکتا اس طرح تو وہ کبھی بھی نہیں لڑے گا۔ کسی چیز کا کوئی نہ کوئی تو حل ہونا چاہئے۔

ہم آنے والے مستقبل میں نوجوانوں کو ملک کی باگ ڈور دے رہے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قابل نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے الیکشن لڑنا ہے تو وہ بھی capacity کے مطابق لڑیں اور وہ اس process کے اندر اپنے آپ کو involve تو کریں۔ ٹھیک ہے میں یہ مانتا ہوں کہ اس میں شاید دیر لگے لیکن آج ہم اس قانون کے مطابق ان کا وہ حق ہی ختم کر رہے ہیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ جنرل الیکشن میں جا کر لڑیں۔ جنرل الیکشن کے اندر minority کا کون سا elect representative ہو کر آئے گا؟ ان کے نمبرز کا spread پورے پاکستان میں نہیں ہے، یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن ایک محلے میں، ایک وارڈ میں، ایک شہر میں، ایک گاؤں میں یا کسی ایک قصبے کے اندر ان کی majority ہو سکتی ہے ہم ان سے یہ والا بھی حق لے رہے ہیں۔ یوحنا آباد، کلارک آباد اور جو یہ سارے نام آئے ہیں ان تمام علاقوں میں ان کی majority ہے۔ ہم ان کو بھی کہہ رہے ہیں کہ تم یہاں پر بھی اپنا حق رائے دہی استعمال نہیں کر سکتے۔ ہم کس چیز کے علمبردار بنے ہوئے ہیں؟ میری request یہی ہے کہ اس ترمیم کے اندر basic formula دیا گیا ہے نوجوانوں کے لئے دیا گیا ہے، خواتین کے لئے دیا گیا ہے اور minorities کے لئے بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ request ہے اور یہ سیاسی بات نہیں ہے بلکہ یہ اس عوام کی بہتری کی بات ہے ہم سارے اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ تبدیلی آ جائے گی، یہ ترمیم آ جائے گی تو ہم ان کو آواز دے رہے ہیں بے شک وہ سو ووٹ لے کر آ جائیں۔ ہمارے بھی تو بلوچستان میں ایم این ایز اور ایم پی ایز چار چار سو، پانچ پانچ سو اور ہزار ووٹ سے نیچے elect ہو کر آ گئے ہیں ان کو تو کسی نے نہیں کہا کہ آپ پانچ سو ووٹ لے کر آئے ہیں اور ہم دو لاکھ ووٹ لے کر آئے ہیں لہٰذا تم چھوٹے ایم پی اے، ایم این اے ہو۔ اگر کوئی خاتون یا minority والا پچاس ووٹ لے کر آ جاتا ہے تو وہ جوابدہ تو ہوگا، اس کے سر پر کوئی بوجھ تو ہوگا کہ میں جن سے ووٹ لے کر آیا ہوں اُن کو میں جوابدہ ہوں۔ اس الیکشن میں ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ تم اہل نہیں ہو کہ الیکشن لڑ سکو اور ہم تم پر یہ مہربانی کر رہے ہیں کہ تمہیں اس طرح سے لے کر آ رہے ہیں۔ بہر حال میری آپ سے یہ request ہے جو کہ مجھے کافی حد تک امید ہے کہ نہیں مانی جانی لیکن چونکہ بطور اپوزیشن اور بطور اس صوبے کا نمائندہ ہونے کے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ کو گوش گزار کروں کہ ہم بہت بڑا ظلم کرنے جا رہے ہیں۔ ان بیسا کھیوں کو پتا نہیں کب توڑا جائے گا؟ اگر آج یہ قانون بن گیا تو اس کے بعد کس نے اس کے اوپر دوبارہ آنا ہے، کس قانون کو ہم نے revisit کیا ہے؟ میری آپ سے humble request ہے کہ ہم یہ دروازہ بند نہ کریں وہ اپنا حق رائے دہی

استعمال کریں۔ وہ دس ووٹوں کے لئے استعمال کریں یا سو ووٹوں کے لئے استعمال کریں ہم ان سے یہ حق نہ چھینیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کو direct والے پلڑے میں بھی نہ ڈالیں کیونکہ یہ acceptable بات ہے کہ direct میں ان کی representation نہیں آنی۔ Special seats بے شک رہیں لیکن اس کا process بھی جمہوری ہی ہونا چاہیے، الیکشن ہونا چاہئے اور سلیکشن نہیں ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب ہم بات کرتے ہیں بلدیاتی الیکشن کی تو وہ ہم سیاسی کیاریاں بناتے ہیں۔ جہاں سے leadership ابھر کر نکلتی ہے پھر وہ آہستہ آہستہ کام کرتے اور develop کرتے ہوئے last tier تک پہنچتی ہے لیکن اگر ہم گھر کے lawn کی کیاری میں بھی بیج اچھا نہ ڈالیں، کھاد پوری نہ ہو، روشنی اور پانی صحیح نہ ملے تو وہاں سے جو اناج، پھول یا پھل نکلیں گے تو وہ آدھے مرجھائے ہوئے اور مرے ہوئے کیڑے زدہ نکلیں گے۔ اب افسوس یہ ہے کہ جو کیاریاں آپ کو مستقبل کی leadership دیتی ہے وہ ایسے بیجوں، کھاد اور Bill پر کھڑی ہے کہ جن میں جمہوریت کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ ہم ڈھول بجاتے ہیں جمہوریت اور جمہوریت تو جمہوریت ہے کیا؟ جمہوریت جمہور سے نکلتا ہے اور جمہور کون ہے؟ وہ بے چارہ جو آپ کی ڈگڈگی پر ناچتا ہے، وہ عوام اور آپ کے لوگ ہیں۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے leadership آگے نہیں لانا چاہتے، اگر وہ عورت جو گلی محلے کے کام کرتی ہے اس کو آپ اس قابل نہیں سمجھتے کہ اس کو الیکشن لڑ کر آنا چاہئے۔ ہاں minority کو حق دیں اور minority سے ووٹ لیں، خواتین کو حق دیں اور خواتین سے ووٹ لیں۔ ہم اس کو کسی اچھے سسٹم سے discuss کر کے بہتر صورت میں تو کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ جنرل الیکشن کا واقعہ بھول گئے ایک minority نے جرأت کی تھی اور اسے جلا دیا گیا تھا۔ آج پہلے آپ اس قوم کی سوچ تو بدلیں جو اس طرح خواتین ان کو برداشت نہیں ہوتیں اور ایک پرائم منسٹر خاتون ان سے برداشت نہیں ہوئی اور ان کو مروا دیا۔ ہماری یہ سوچ بدلنے میں ٹائم لگے گا لیکن اگر ہم base صحیح نہیں بنائیں گے اور اگر ہماری base سے اچھی فصل نکل کر نہیں آئے گی تو یہاں آج ایوانوں میں بیٹھے ہوئے چہرے اس قابل نہیں ہوں گے اور نااہل لوگ لا کر بٹھا دیں گے تو کیا توقع کریں گے؟

جناب سپیکر! آپ بات کرتے ہیں میرٹ کی، آپ نیشنل اسمبلی میں دیکھ لیں کہ کس کس کی بیگمات بیٹھی ہیں، جسٹس رمدے کی بیگم بھی بیٹھی ہے اور بھتیجی بھی بیٹھی ہے۔ اگر مریم نواز کو ہائی کورٹ نہ ہٹاتی تو وہ بھی یوتھ کی چیئر پرسن بن کر بیٹھی تھی۔ آپ کس میرٹ کی بات کرتے ہیں؟ میرٹ ہم سب نے مل کر بنانا ہے ہم دودھ سے دھلے ہیں اور نہ ہی آپ دودھ سے دھلے ہیں۔ ہم سب میں improvement کی ضرورت ہے اور ہمیشہ improvement کی گنجائش رہتی ہے۔ اگر اللہ نے ہمیں کوئی موقع دیا ہے تو ہم کیوں نہ improvement کریں؟ دیکھیں! میں گلی محلے میں پھرتی ہوں اور ہر جگہ جاتی ہوں کیونکہ میں ورکر ہوں، میں یونین کونسل سے اٹھ کر یہاں تک آئی ہوں اور کام کر کے یہاں تک پہنچی ہوں۔ اگر میں پیراشوٹ کے ذریعے آتی تو مجھے کہاں عوام کے مسائل کا پتا ہوتا۔ مجھے پتا ہے کہ غازی کالونی میں سیوریج اور پینے کا پانی اکٹھا ہے۔ آپ وہ پانی پینا تو کیا سونگھ بھی نہیں سکتے جو وہ لوگ پی رہے ہیں۔ ان کے مسائل کون دیکھے گا؟ آپ کو لوکل گورنمنٹ کیوں چاہئے، لوکل سطح پر کام کرنے کے لئے لوکل لوگ چاہئیں۔ اگر وہ ایسے ہی سفارشی اور اپنے من پسند لوگ ہوں گے تو خدا کی قسم آپ kill کر جائیں گے اور کیاریوں کی فصل اُگنے سے پہلے ہی تباہ ہو جائے گی۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ یہاں ہم تنقید برائے تنقید کے لئے کھڑے ہو جائیں یا پھر یہ کہ جو گورنمنٹ نے کیا وہ حرف آخر اور صحیح ہے۔ تبھی بہتری آئے گی جب گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کر عوام کے لئے سوچیں گے اور اس leadership کے لئے سوچیں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ اگر کسی کا سیاسی فیملی سے تعلق ہے تو آگے آ کر وہی سیاستدان بن سکتا ہے۔ جس طرح آپ کے سامنے فرزانہ بٹ اور سلمیٰ بٹ بیٹھی ہیں تو کیا یہ گلی محلوں میں پھرتی نہیں اور کیا یہ کام نہیں کرتیں؟ یہ حکومتی پارٹی کی ہیں۔ کیا ایسی عورتیں deserve نہیں کرتیں کہ وہ اسمبلیوں میں بیٹھیں؟ یا ہماری سائیڈ میں جو خواتین بیٹھی ہیں یا ایسے مرد بیٹھے اور minority بیٹھی ہے۔ یہ عورت minority کے لئے گلی محلے میں دن رات کام کرتی ہے۔ مجھے بتائیں کہ کیا اس کا حق نہیں ہے؟ حکومتی بنچوں پر حسینہ صاحبہ بیٹھی ہیں جب یہ فارم جمع کروا رہی تھیں تو مجھے یہ الیکشن کمیشن کے آفس ملی اور میرا دل ان کو دیکھ کر اتنا بڑا ہو گیا اور مجھے خوشی ہوئی کہ ایک ایسی عورت کو بھی موقع ملا جو گلی محلے سے اٹھ کر کام کر کے آئی ہے تو خدا کے لئے ان کیاریوں کو پنپنے دیں، صحیح معنوں میں صحیح بیج ڈالیں، صحیح پانی ڈالیں اور صحیح روشنی ڈالیں تو یہاں سے جو فصل اُگے گی تو اس کا فائدہ انشاء اللہ ہماری آنے والی نسلوں کو ہو گا اور آپ کو وہ اچھے الفاظ میں یاد کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب آصف محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ترمیم کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس Bill میں جو آپ نے یوتھ کونسلر کی سیٹ رکھی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ Bill منظور ہوا تھا تو اس وقت اسمبلی کے اندر یہ تجویز آئی تھی تو مجھے بڑی دلی خوشی ہوئی تھی کہ at least ہم نے ابھی اس چیز کی روایت رکھ دی کہ شاید ہماری آنے والی نسلیں یا اس پاکستان کے اندر جو ایک روایتی قسم کی سیاست ہے وہ شاید کسی طریقے سے دم توڑے اور کوئی نئے چہرے اور پروفیشنل نوجوان ابھر کر سامنے آئیں جو پاکستان کے مستقبل کی باگ ڈور سنبھالیں۔ میں نے اس floor پر کھڑے ہو کر لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا تھا کہ آپ نے یہ سیٹ نوجوانوں کے لئے رکھی ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج پھر وہی زنجیروں میں جکڑی ہوئی جمہوریت جو ہمارے پاکستان کے اندر رہے وہی کام آپ نے اس سیٹ اور نوجوانوں کے ساتھ دوبارہ کر دیا ہے کہ وہ چیئرمین، وائس چیئرمین اور اپنے سیاسی لیڈر کی منتیں اور خوشامدیں کریں۔ جمہوریت کا مطلب ہوتا ہے کہ آزادی رائے کا اظہار ہونا چاہئے یعنی اس میں آپ پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ ہو اور آپ پر کوئی پریشر نہیں ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نوجوان جس کو آپ نے مستقبل کے لئے تیار کرنا ہے تو وہ سب سے پہلے چیئرمین، وائس چیئرمین اور باقی ممبران کے گھٹنوں میں بیٹھے گا تو اس نے پاکستان کی کیا خدمت کرنی ہے اور وہی ہونا ہے جو ہمارے اس ایوان میں بھی ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بھی بہت talented لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن صرف اور صرف اس لئے ان کو آگے نہیں آنے دیا جاتا کہ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو آپ ان نوجوانوں سے بھی کروانے کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ خدارا اس کو لاء منسٹر صاحب seriously لیں۔ یہ پاکستان کے future کا معاملہ ہے آپ نے ماشاء اللہ بڑے tenure دیکھ لئے اور اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ دو چار tenure سے آگے جائیں گے۔ خدارا اس پاکستان کو بہتر ہونے دیں اور نوجوانوں کو آگے آنے دیں۔ آپ کی فیملی میں بھی بڑے نوجوان ہوں گے ان کو بھی موقع دیں اور ایسے پروفیشنلز کے لئے یہ راستہ کھولیں اور ان ایوانوں کے اندر اچھے پڑھے لکھے نوجوان اس کو as career politics adopt کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح ایک معزز ممبر نے یہاں پر salaries کے حوالے سے بات کی تو یہ بھی ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے کہ کیوں کوئی پروفیشنل آدمی اس کو as career adopt کرے گا، کیوں کوئی ایماندار آدمی اس فیلڈ کو as career adopt کرے گا

؟جب اس کو پتا ہے کہ مجھے 43 ہزار روپیہ یہاں سے ملنا ہے تو وہ کیوں نہ کسی multinational company کے اندر اپنے کیریئر کو develop کرے۔ اگر کسی نے ایمانداری سے کام کرنا ہے تو آپ نے space اس کے لئے already بڑی کم رکھی ہوئی ہے تو میری لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ باقیوں نے تو اپنی اپنی حد تک بات کی۔ Minority اور خواتین کے حوالے سے بھی لوگوں نے بات کی لیکن خدارا جو آپ کا مستقبل ہیں اگر اس کو seriously دیکھ لیں اور یوتھ ممبر کی سیٹ پر direct election کرائیں کیونکہ انہوں نے کل کو ابھر کر اس ملک کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ Clause-3 کی تیسری ترمیم ہے۔ رانا ثناء اللہ خان نے بڑی اچھی باتیں کیں اور اس ایوان میں ہر بندے کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے اور وہ جو بھی قدم اٹھائے اس کو سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہئے۔ اگر یہ Bill ہم نے سوچ سمجھ کر بنایا ہوتا تو اس پر تیسری دفعہ ترمیم کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ Bill تیسری دفعہ اس ایوان میں آرہا ہے اور ہم اس میں ترمیم کر رہے ہیں۔ باقی ہم نے جو کہا ہے کہ یونین کونسلوں کو خواتین کے لئے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، یوتھ، minority اور لیبر کسان کے لئے پوری یونین کونسل کو ایک constituency کا درجہ دیا جائے تو اس میں اصل جمہوریت کی روح ہی یہی ہے کہ الیکشن لڑنا۔ جہاں تک راناصاحب نے ایک بات کہی کہ شاید ہم نے ان آٹھ منتخب لوگوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ بکیں گے یا وہ غلط لوگ ہوں گے تو ایسا نہیں ہے لیکن اتنا ہر بندے کو پتا ہے کہ جب ہم اس معاشرے میں یونین کونسل level پر رہتے ہیں تو کس قسم کے پریشر برداشت کرنے پڑتے ہیں، کیا اس میں مجبوریاں آڑے آتی ہیں اور غلط کام کروایا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ خوشی سے کریں گے بلکہ مجبوراً اُن سے کام کروایا جائے گا اور اسی وجہ سے یہ بل لایا جا رہا ہے تاکہ کنٹرول democracy رہے اور grass roots level کے لوگ بھی آپ کے کنٹرول میں رہیں۔ مجھے ذرا بتایا جائے کہ کون سا ایسا ایوان ہے جو اپنے وجود کا 62.30 فیصد reserve seats رکھتا ہے؟ آٹھ لوگ elected ہیں اور پانچ اس میں reserve پر ہیں۔ کوئی دنیا کا ایسا elected عوامی ایوان بتایا جائے جس کے 40 فیصد لوگ indirect آئے ہیں اور ان کو عوام نے ووٹ نہ دیا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کے ساتھ مذاق ہے اور جمہوریت کا قتل ہے، بنیادی جمہوریت اس کو نہیں کہتے اور بنیادی جمہوریت میں دل بڑے رکھنے پڑتے ہیں۔ اگر کسی بکری کا سر کسی گھڑے میں آ جائے تو گھڑا توڑنا چاہئے نہ کہ بکری کو ذبح کرنا چاہئے۔ رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا

کہ بہت زیادہ بیلٹ پیپرز ہو جائیں گے تو اس کا حل یہ نہیں ہے کہ الیکشن میں مذاق بنا دیا جائے اور جمہوریت کو قتل کر دیا جائے۔اس کا حل یہ ہے کہ آپ پولنگ سٹیشن زیادہ بنائیں، پولنگ بوتھ زیادہ بنائیں اور آپ اس کو manage کریں نہ کہ بنیادی جمہوریت کو نچلے level پر قتل کر دیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی یوتھ کے ساتھ ،اس ملک کی خواتین کے ساتھ ،اس ملک کی minorities کے ساتھ اور اس ملک کی لیبر اور کسان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے کہ ان کو ایوان میں جانے سے روکا جا رہا ہے اور ان کو ان کی صوابدید پر چھوڑا جا رہا ہے جو آٹھ لوگ elect ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس پر ہمیں review کر لینا چاہئے یہ کوئی بُری بات نہیں ہے۔اگر آج یہ عوام کی ضرورت ہے۔کل انہوں نے پھر عوام کے پاس جانا ہے، میرے خیال میں لوگ ان سے پوچھیں گے بلکہ عوام کو پوچھنا بھی چاہئے کہ یہ عوام پر اتنا بڑا ظلم کیوں کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس ترمیم پر بات کرنا چاہوں گی، پہلی دفعہ جب لوکل گورنمنٹ بل اسمبلی میں آیا تو اس وقت وزیر قانون اور حکومتی بنچوں نے ہمیں یہ یقین دلایا تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی اچھی، جائز ترامیم آئیں گی ہم ان کو incorporate کریں گے۔اس کے بعد ایسا ہی ہوا اور انہوں نے minorities کو direct election کا حق دیا، خواتین کی سیٹوں کو بڑھایا، یوتھ کو بھی اس میں include کیا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بڑی اچھی اور خوش آئند بات تھی لیکن جب ایکٹ بن گیا مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ اس ایکٹ کے ہوتے ہوئے دوبارہ آرڈیننس کیوں جاری کیا گیا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس ایکٹ کو اس معزز ایوان نے منظور کیا تھا اور کثرت رائے سے منظور کیا تھا۔اس میں اپوزیشن کی ترامیم بھی شامل تھیں لیکن راتوں رات اس پر ڈاکا ڈالا گیا اور ایک آرڈیننس کی صورت میں ان کا جو حق تھا وہ ان سے چھین لیا گیا۔ مجھ سے پہلے دوسرے مقررین نے بھی یہ بات کی کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم جمہوریت کے لئے نرسری ہوتی ہے۔یہاں سے political leadership کو تیار کیا جاتا ہے اور یہ طبقات جن میں یوتھ، خواتین اور minorities شامل ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں ان کے لئے اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ان کو political training دی جائے۔ یہ ایک نرسری ہے اور یہاں پر ان کو پہنچنے کا موقع ملتا ہے لیکن اب ہم نے ان کو اس سے محروم کر دیا ہے کیونکہ ہم ان کو trained ہی نہیں کرنا چاہ رہے۔ ہم چاہتے تو ہیں کہ خواتین ان معزز ایوانوں میں آئیں، ہم چاہتے تو ہیں کہ ان کو نمائندگی دی جائے لیکن ہم ان کو trained نہیں کرنا چاہ رہے۔ ہم ان کو local level پر ٹریننگ نہیں دینا چاہتے بلکہ ہم ان کو کسی نہ کسی کا مرہون منت بنانا چاہتے ہیں۔ یہی صورتحال خواتین minorities اور نوجوانوں کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ یہ وہ طبقات ہیں جو محرومیت کا شکار ہیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان کو پہنچنے کا موقع دیں تاکہ وہ ایک جمہوری ملک میں جمہوری طریقے سے اپنے آپ کو منوا سکیں۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ minority کا بندہ کیسے الیکشن لڑ سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ minority کا الیکشن minority کے ساتھ ہی ہوگا۔ ایک خاتون کا الیکشن خاتون کے ساتھ ہی ہوگا ایک مزدور کا مزدور کے ساتھ ہوگا۔ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہوگی کہ وہ elect ہو کر آئیں اور کسی کے مرہون منت نہ ہوں۔ وہ لوگ چیئرمین کی طرف نہ دیکھیں وہ اپنی پارٹی کے لیڈر کی طرف نہ دیکھیں کہ ان کی صوابدید ہوگی، ان کی شفقت اور محبت کا ہاتھ ہوگا تو پھر ہم سسٹم میں آسکیں گے اس لئے میری آپ سے، وزیر قانون سے request ہے، اپنی کمیونٹی، اپنی لیڈرشپ کی طرف سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پلیز ہم سے ہمارا یہ حق نہ چھینئے گا۔ ہم پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں اور عزت سے رہنا چاہتے ہیں، ہم پاکستان کے پولیٹیکل سسٹم میں آنا چاہتے ہیں لیکن میں بڑے دکھ کے ساتھ، pain کے ساتھ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ politically خاص طور پر minority اُٹھ ہی نہ سکے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ آپ ہمیں اٹھنے ہی نہیں دینا چاہتے اور ہمیں بار بار یہی کہا جاتا ہے کہ کیسے الیکشن؟ الیکشن لڑنا ہمارا کام ہے۔ آپ ہمیں موقع تو دیجئے گا آپ ہمیں یہ تو نہ کہیں کہ کیسے الیکشن لڑیں گے؟ مہربانی فرما کر اس پر نظر ثانی کی جائے اس سے ہمیں محروم نہ کیجئے گا کیونکہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ اگر ہم ووٹ دے سکتے ہیں تو ہمیں ووٹ لینے کا حق بھی دیجئے گا تاکہ ہم اس ملک کے باعزت شہری ہو سکیں۔ ابھی تک تو ہمیں یہی محسوس ہوتا ہے کہ ہم یہاں پر دوسرے درجے کے شہری ہیں۔ ہم اپنے نمائندے خود سے چن نہیں سکتے، ہم آپ سے بنیادی سطح پر local level پر یہ حق مانگ رہے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے نمائندے چننے کا حق دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے وزیر قانون سے، اس معزز ایوان سے ایک بار پھر یہی گزارش کرنا چاہوں گی کہ minorities کو، یوتھ کو اور خواتین کو نمائندگی کا حق دیا جائے۔ یوتھ جو ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے ان کو آپ نمائندگی تو دیتے ہیں لیکن وہ بھی سسک سسک کر دیتے ہیں۔ کسی کا مرہون منت بنا کر، وہ صرف یہ دیکھتا رہے کہ میری باری کب آئے گی؟ مہربانی کر کے آپ اس پر نظر ثانی کیجئے اور اس بل کو revise کیا جائے۔ یہ وہ طبقات ہیں جن کو آپ کی ضرورت ہے، حکومت ان طبقات کے لئے ہوتی ہے، ان لوگوں کو انصاف چاہئے ہوتا ہے۔ اس بل کے وسیلے سے جو لوگ کمزور ہیں ان کو مزید کمزور بنا رہے ہیں اور جو طاقتور ہیں ان کو زیادہ طاقتور بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ساری repetition ہوئی ہے اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں۔ میں صرف اس بات کی یہاں پر نشاندہی کروں گا کہ یہاں پر میری بہن سعدیہ سہیل نے جو اس وقت تو موجود نہیں ہیں اپنے بارے میں کہا کہ میں یہاں پر کام کر کے پہنچی ہوں، میں کوئی سکائی لیب کے ذریعے سے نہیں گری ہوں اور انہوں نے یہاں پر بہت کام کیا ہے۔ اس معزز ایوان میں جو معزز ممبران بیٹھی ہیں ان کی طرف انہوں نے اشارے کر کے بھی کہا کہ انہیں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی لیکن وہ یہ بھول گئیں کہ وہ جس طریق کار سے آئی ہیں اسے بھی indirect election ہی کہتے ہیں۔ یونین کونسل level پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ پارٹی لیڈر شپ اور لوگ ان ہی لوگوں کو منتخب کریں گے جو سوشل ورکر ہوں گے، پولیٹیکل ورکر ہوں گے۔ میری بہن فرما رہی ہیں کہ ہم الیکشن لڑنا چاہتے ہیں اور ہم آگے آنا چاہتے ہیں، ہمیں روکا نہ جائے۔ میں تو پہلے ہی یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس ملک کا آئین، اس ملک کا قانون اس بنیاد پر کسی بھی طبقہ پر قطعی طور پر کوئی قدغن نہیں لگاتا کہ وہ الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا۔ یہ ایک special right ہے جو کہ special طریق کار کے تحت ہی دیا جا سکتا ہے اور آئین اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ Basic right جو ہے وہ basic right ہے کہ ہر کسی کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ الیکشن لڑے۔ وقاص صاحب نے کہا کہ دیکھیں یوحنا آباد میں وہ الیکشن لڑنا چاہتے ہیں تو آپ ان کو روک رہے ہیں، یوحنا آباد تو اتنا بڑا محلہ ہے میرے خیال میں تو وہ ایک نہیں دو یونین کونسلوں کا علاقہ ہو گا۔ وہاں پر وہ کیوں سپیشل سیٹ کے لئے آئیں گے وہاں پر وہ چیئرمین کا الیکشن لڑیں گے، وائس چیئرمین کا لڑیں گے جنرل کونسلر کا لڑیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو صرف تنقید برائے

تنقید یا صرف ایک point scoring کے انداز سے نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ترمیم جو انہوں نے پیش کی ہے یہ وہی ہے جو کلاز بل میں پہلے سے موجود تھی اسی کو انہوں نے ایک ترمیم کے طور پر پیش کیا ہے جس میں ہم نے یہ ترمیم move کی ہے۔ اس میں یہ دیکھیں کہ یہ وہی ہے کہ whole union council وہ یوتھ کے لئے minority member کے لئے اور female member کے لئے بھی ہے۔ اس میں آسانی پیدا کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری وہ خواتین، وہ یوتھ کا اور minority کا نمائندہ ہوگا جو سوشل ورکر ہوں گے جو پولیٹیکل ورکر ہوں گے۔ جس طرح سے ہماری بہنیں اور ہمارے minority کے ممبرز اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں، قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں، سینیٹ میں بیٹھے ہیں، اسی طریق کار، اسی میرٹ کے مطابق لوگ آگے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

The amendment moved and the question is:

That in Clause 3 of the Bill, for the proposed sub-section (3) of section 9 of the Principal Act, the following be substituted:-

"(3) The Election Commission shall delimit a Union Council into six wards for the election of members on the general seats, two wards, consisting of three adjoining wards of the Union Council, for the election of the two seats reserved for women, and one ward consisting of the whole Union Council for election of one peasant member in a rural Union Council or one worker member in an urban Union Council, one youth member, and one non-Muslim member."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

ایوان کا ٹائم ایک گھنٹہ بڑھا دیا جائے۔

This amendment is substantially identical to the amendment in Clause 3 which has been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106 b and 198 (4) and it is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Sadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Who's to move it?

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 8 of the Bill, in the proposed Clause (c) of subsection (1) of Section 111 of the Principal Act, for the words "two members", occurring in line 3, the words "three members", be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 8 of the Bill, in the proposed Clause (c) of subsection (1) of Section 111 of the Principal Act, for the words "two members", occurring in line 3, the words " three members", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم نے جو ترمیم دی ہے اس میں دو کی جگہ تین ہے۔ مجھے اس میں یہ سمجھ نہیں آرہی کہ اس میں کیا قباحت ہے کہ اسے oppose کیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ question put کر دیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in the proposed Clause (c) of subsection (1) of Section 111 of the Principal Act, for the words "two members", occurring in line 3, the words "three members", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Sadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal,

Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik.

Due to loss of amendment in Clause 3 and Clause 4, this amendment is ruled out of order in term of Rule 106(b) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997.

Now, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within 2 months.

Minister for Law may lay the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within 2 months.

Minister for Law may lay the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within 2 months.

Minister for Law may lay the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Ordinance 2015.

آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Excise & Taxation with the direction to submit its report within 2 months.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015.

مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Flood Plain Regulation Bill 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Irrigation and Power for report within 2 months.

(اذان عشاء)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب خرم اعجاز چٹھہ مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب خرم اعجاز چٹھہ: جناب سپیکر! میں

"The Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015 (Bill No.44 of 2015).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ سب کے لئے درج ذیل کتابیں print کروائی ہیں:

(1) Biography of MPAs

(2) Punjab Assembly Decisions

(3) The Parliamentarians

آپ سے گزارش ہے کہ کتابیں اسمبلی سیکرٹریٹ کے شعبہ قانون سازی سے وصول کر لیں۔اب اجلاس کل صبح 10:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعرات،8۔اکتوبر2015
(یوم الخمیس،23۔ذی الحج1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سترھواں اجلاس

جلد 17: شمارہ 2

69

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔اکتوبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قراردادیں

1۔ **قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 کے پیریڈ میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 6۔اگست 2015 کو جاری کردہ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 (20 بابت 2015) کے نفاذ کے پیریڈ میں مورخہ 4۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

2۔ **قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 کے پیریڈ میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

70

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 12۔اگست 2015 کو جاری کردہ آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 (22 بابت 2015) کے نفاذ کے پیریڈ میں مورخہ 10۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

3۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 کے پیریڈ میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 24۔اگست 2015 کو جاری کردہ آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 (25 بابت 2015) کے نفاذ کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

4۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 کے پیریڈ میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 24۔اگست 2015 کو جاری کردہ آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب 2015 (26 بابت 2015) کے نفاذ کے پیریڈ میں مورخہ 22۔نومبر 2015 سے مزید 90 دن کے پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

71

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جینڈر اینڈ مین سٹریمنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوکاڑہ یونیورسٹی 2015 منظور کیا جائے۔

73

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعرات،8۔اکتوبر 2015

(یوم الخمیس،23۔ذی الحج 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتۡ ﴿١﴾ وَإِذَا ٱلۡكَوَاكِبُ ٱنتَثَرَتۡ ﴿٢﴾ وَإِذَا ٱلۡبِحَارُ
فُجِّرَتۡ ﴿٣﴾ وَإِذَا ٱلۡقُبُورُ بُعۡثِرَتۡ ﴿٤﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ وَأَخَّرَتۡ ﴿٥﴾
يَـٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَـٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ ﴿٦﴾ ٱلَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا
بَلۡ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحَـٰفِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامٗا
كَٰتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعۡلَمُونَ مَا تَفۡعَلُونَ ﴿١٢﴾

سورۃ الانفطار 1 تا 12

جب آسمان پھٹ جائے گا(1)اور جب تارے جھڑ پڑیں گے(2)اور جب دریا بہہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائیں گے(3)اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی(4)تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا(5)اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا؟(6)(وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضاء کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا(7)اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا(8) مگر ہیہات تم لوگ جزاء کو جھٹلاتے ہو(9)حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں(10) عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے(11) جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں(12)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے، محمد نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے، محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
میری بگڑی بناتا ہے، محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے، محمد نام ایسا ہے
درودوں کی مہک سے محفلیں آباد رہتی ہیں
میری نعتیں سجاتا ہے، محمد نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر4959جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وزراء کی سنجیدگی کا عالم یہ ہے کہ اس وقت معزز ایوان میں کوئی وزیر موجود نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل جب اس معزز ایوان میں قانون سازی ہو رہی تھی اور اس ایوان کا جو حال تھا، آج بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب آپ نے اجلاس کی کارروائی شروع کی ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! میری بات سنیں۔ میں نے کافی انتظار کیا۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وقفہ سوالات میں وزراء کو بھی ایوان میں موجود ہونا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل وہ بھی یقیناً تشریف لائیں گے اور آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو موجود ہیں لیکن منسٹر کیوں سنجیدہ نہیں ہیں اور وہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا وقفہ سوالات ہے اور دیکھیں میری بات سنیں کہ یہ آپ کا ہی حرج ہو رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! منسٹر صاحبان اس ایوان کو سنجیدہ کیوں نہیں لے رہے ؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحبان اس ایوان کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان آ جائیں گے ناں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب آ جائیں گے، کیا وہ کل آئیں گے یا آئندہ سیشن میں آئیں گے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جن کے متعلقہ کوئی بات ہو گی انہی سے پوچھی جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان کی حالت یہ ہے کہ اس وقت ایوان میں کوئی منسٹر نہیں ہے اور آج بھی اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر، دیکھیں آپ correct yourself, correct yourself میں نہ ہی کہوں تو بہتر ہے، میرے خیال میں آپ کو خود ہی دیکھنا چاہئے کہ ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے اجلاس شروع ہوا ہے یا کتنا وقت ہوا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم تو 10:00 بجے سے آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! میری بات سنیں، یہ وقفہ سوالات ہے اور اس دوران ہی منسٹر صاحبان انشاءاللہ یہاں تشریف لے آئیں گے۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی ضرور آ جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ حکم کریں حکومت کو تو وہ کیوں نہیں آئیں گے؟

جناب سپیکر: حکومت کے نمائندگان یہاں پر موجود ہیں اور آپ ایسے نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں اور وہ آپ کے سوالوں کے جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے۔

جناب سپیکر: آپ افسوس کر سکتے ہیں لیکن میں ایسی بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ ساتھ میں احتجاج بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بہت مہربانی اور شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1869 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1869: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کل کتنی فلور ملز ہیں؟

(ب) ان فلور ملز کو سال 13-2012 کے دوران کتنی گندم فراہم کی گئی ہے، تفصیل ملز وار بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنی کب سے بند پڑی ہیں۔ کیا حکومت ان تمام ملوں کے 13-2012 کے بل بجلی چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کتنی فلور ملز کو گندم کا کوٹا ان کے مقررہ ہدف سے زیادہ دیا گیا؟

(ہ) کس کس فلور ملز کے خلاف گندم چوری کے تحت تحقیقات ہو رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) لاہور میں کل 64 فلور ملز ہیں۔

(ب) ان فلور ملز کو سال 13-2012 کے دوران فراہم کردہ گندم کی ملز وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور میں 9 فلور ملز بند ہیں۔ اور جو فلور ملز چل رہی ہیں ان کے بجلی کے بل ماہانہ بنیادوں پر چیک کئے جاتے ہیں۔ بند ملوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مدینہ فلور مل، جنوری 2009 سے بند ہے۔
2۔ صفدر فلور مل، نومبر 2009 سے بند ہے۔
3۔ فرمان فلور مل مئی 2013 سے بند ہے۔
4۔ فائیو سٹار فلور مل مئی 2013 سے بند ہے۔
5۔ سردارپور فلور مل ستمبر 2013 سے بند ہے۔
6۔ النور فلور مل 2010 سے بند ہے۔
7۔ اے بی فوڈ فلور مل 2008 سے بند ہے۔
8۔ گلستان فلور مل 2011 سے بند ہے۔
9۔ بھٹی فلور مل 2010 سے بند ہے۔

(د) کسی فلور ملز کو بھی گندم کوٹا مقررہ ہدف سے زیادہ نہیں دیا گیا۔

(ہ) فلور ملز سے متعلقہ گندم چوری کا فی الحال کوئی بھی کیس سامنے نہیں آیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) کے جواب میں مقررہ ہدف کا ذکر ہے تو فلور مل کا ہدف کس criterion پر مقرر کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر فلور ملز کا کوٹا criterion کے مطابق ان کی capacity اور عوام کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے اور اس حساب سے سب فلور ملز کو equal تقسیم کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! تفصیل سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ یہ تو ہمیں بھی پتا ہے کہ کوٹا عوام کی ضرورت کے مطابق ہی ہوتا ہے مگر criterion کیا ہے اور کس capacity کی مل کو کتنا کوٹا دیا جاتا ہے اور کچھ تھوڑا سا تو کوئی criterion ہوتا ہے ناں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے جس طرح سے پوچھا تھا تو اس طرح سے سب کچھ بتایا بھی ہے اور وہ criterion کی بات بتا رہے ہیں جو آپ سُن لیں کیونکہ آپ کے سوال کا جواب تو انہوں نے مکمل طور پر دے دیا ہے۔ اگر اس میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو ضرور پوچھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! ایک چکی کو 100 کلو گرام کی پانچ بوری کے حساب سے روزانہ کی بنیاد پر دیتے ہیں اور 20 بوری فلور ملوں کو باڑی کے حساب سے روزانہ کی بنیاد پر گندم دیتے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! عوام کی ضرورت کے مطابق کہا ہے تو کیا لاہور کی فلور ملز کا آٹا پنجاب سے باہر نہیں جاتا اور کیا وہ across border افغانستان کی طرف نہیں جاتا؟

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ پابندی تو آپ نہیں لگا سکتے کہ اِدھر کی بجائے دوسرے شہروں میں جائے۔ ملک سے باہر جب جا رہا ہو تو اس پر آپ کہہ سکتے ہیں لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ آٹا لاہور ہی میں رہے اور یہاں سے باہر نہ جائے لاہور میں کہیں سے آئے تو it is not proper

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ضرورت کو کیسے define کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: اس پر ban تو نہیں لگایا جا سکتا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! عوام کی ضرورت کے مطابق کوٹا دیا جاتا ہے تو اس کی تفصیل بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! آٹے پر ڈسٹرکٹ کی پابندی نہیں ہوتی اور پورے پنجاب میں لاہور سے آٹا جاتا ہے۔ جہاں ملیں زیادہ ہوں گی وہاں زیادہ کوٹا دیا جاتا ہے اور وہاں پر ملیں کام بھی زیادہ کرتی ہیں اور جو ضرورت سے بڑھ جاتا ہے وہ آٹا دوسری جگہ جاتا ہے جس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو پہلے گزارش کر دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اگر کوئی ایسی شکایت ہے کہ لاہور میں آٹا دستیاب نہ ہے تو پھر یہ بات بنتی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ پچھلے دو ہفتوں میں تین دفعہ آٹے کی قیمتوں میں کیوں اضافہ ہوا جس سے عام آدمی اور غریب لوگ سخت پریشان ہے؟ ابھی نئی فصل کے اُگنے کا عمل شروع نہیں ہوا اور اگر آٹے کی قیمت اسی تیزی کے ساتھ بڑھتی رہی تو میرا خیال ہے کہ یہ لوگوں کے لئے بہت زیادہ مسائل کھڑا کرے گی تو آیا اس کو کنٹرول کرنے کا حکومت نے کوئی بندوبست کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! حکومت آٹے کی قیمت کو ہمیشہ کنٹرول کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ آٹے کی قیمت میں جو اضافہ ہوا تھا وہ واپس ہو گیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں جی، آپ نے خوشخبری سنا دی جو کہ اچھی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میڈیا پر اور ٹی وی بھی دیکھ رہے ہیں روٹی اور نان کی قیمت میں ایک روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مزدور طبقہ اور عام لوگ سخت پریشان ہیں کہ ابھی تو گندم کی بوائی شروع نہیں ہوئی، ابھی چھ، آٹھ ماہ نئی فصل آنے میں لگیں گے تو یہ اتنا sure کہہ رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ وہاں سے انہیں بوٹی تو آ گئی ہے کہ اضافہ واپس ہو گیا ہے لیکن عملی طور پر وہ اضافہ واپس نہیں ہوا بلکہ اس میں مسلسل تیسری دفعہ اضافہ ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو اس معاملے پر کوئی کمپرومائز نہیں کرنا چاہئے اور فی الفور جو ملز آٹے کی قیمتیں بڑھا رہی ہیں اور روزانہ میڈیا میں دیکھنے میں آ رہا ہے کہ آج اتنے روپے فی تھیلا قیمت بڑھ گئی ہے تو اس کو یقینی بنائیں کہ آٹے کی قیمت نہ بڑھنے پائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! آٹے کا ریٹ واپس آگیا ہوا ہے اور ایکس مل ریٹ 750 روپے 20 کلوگرام تھیلا ہے جبکہ پرچون sale میں 775 روپے 20 کلوگرام تھیلے کا ریٹ ہے، ابھی ریٹ کنٹرول میں ہے اور اس ریٹ کے مطابق sale ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ؟ Are you satisfied now?

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ مہینے میں چھ دفعہ آٹے کا ریٹ بڑھا ہے۔

جناب سپیکر: جس طرف میں نے اشارہ کیا ہے وہ سمجھے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر ابھی بھی انہوں نے پرچی پر یقین کر لیا ہے تو یہاں سے بازار زیادہ دور نہیں ہے۔ بالکل یہ غلط انفارمیشن دی گئی ہے کیونکہ کوئی ریٹ واپس نہیں ہوئے۔ ابھی پرسوں ریٹ بڑھے ہیں جبکہ پچھلے چھ ہفتوں میں چھ دفعہ ریٹ بڑھا ہے۔ جب گندم تیار ہو رہی تھی تو کسان رُل رہا تھا اور کسان کو لُوٹا گیا، اس سے گندم نہیں خریدی گئی۔ اب ایک مافیا نے کم ریٹ پر گندم خرید کر اپنے پاس رکھی اور وہ مافیا جس نے پہلے کسان کو لُوٹا تھا وہ اب عوام کو لُوٹ رہا ہے۔ چھٹی دفعہ آٹے کا ریٹ بڑھا ہے اور میرا خیال ہے کہ شاید معزز پارلیمانی سیکرٹری کبھی بازار نہیں گئے اور ان کا واسطہ آٹا خریدنے سے نہیں پڑا۔ حقیقتاً یہاں سے دس منٹ کی walk پر بازار ہے اور آپ پتا کر سکتے ہیں کہ آج سے چھ ہفتے پہلے کیا ریٹ تھا اور اب کیا ریٹ ہے تو کوئی اضافہ واپس نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! میں ان سے اسمبلی میں جواب لے رہا ہوں اور انہیں باہر نہیں بھیج رہا کہ آپ باہر سے ریٹ لے کر آئیں۔ وہ بتا رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو پرچی آئی ہے یہ غلط بیانی ہے اور جس صاحب نے یہ پرچی دی ہے اس نے اس ایوان کو گمراہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی غلط بیانی کے بارے میں آپ کے پاس کیا ثبوت ہے وہ تو بتائیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پرچی دینے والے نے غلط بیانی کر کے معزز ایوان کو گمراہ کیا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے غلط بیانی کروائی گئی ہے جبکہ آٹے کی بڑھی ہوئی قیمت میں کوئی واپسی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: نہیں، ہرگز کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان میں کیوں کہا گیا کہ آٹے کی قیمتوں میں اضافہ واپس لے لیا گیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! باہر عوام ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ اسمبلیوں میں جاتے ہیں تو مہنگائی پر بات کیوں نہیں کرتے، آپ ہمارے حقوق کی بات کیوں نہیں کرتے اور آپ ہمارے مسائل کی بات کیوں نہیں کرتے؟ میرا خیال ہے کہ اسی بات پر جو یہاں سے پرچی آئی ہے آپ کوئی کمیٹی مقرر کر دیں جس میں کوئی دو ایک ممبران اپوزیشن سے لے لیں اور ایک حکومتی بنچز سے لے لیں جو جا کر بازار سے پچھلے ایک ماہ کے rates لے آئیں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ سیکرٹری صاحب یا ایڈیشنل سیکرٹری صاحب یہاں پرچیاں اور بُوٹیاں بھیج رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے جس طرح عباسی صاحب نے کہا ہے۔ ہم روز اخبارات میں پڑھ رہے ہیں اور میڈیا میں دیکھ رہے ہیں کہ آج دس روپے بڑھ گئے اور پھر پانچ روپے بڑھ گئے ہیں۔ اس طرح سے ایوان میں کھڑے ہو کر mislead نہ کیا جائے اور انہیں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اگر غلط بیانی سے کام لیں گے تو وہ کسی صورت بھی درست نہیں ہو گا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اگر ہمارے فاضل ممبران اور قائد حزب اختلاف یہ بات کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ on the floor of the House غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے تو یہ ایک تحریک استحقاق لے آئیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے غلط بیانی نہیں کی بلکہ جو حقائق ہیں ان کے مطابق بات کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی غلط بیانی ہے۔ یہ ایسے نہیں ہے آپ اپنے طور پر پتا کر لیں۔ اس پر تحریک استحقاق نہیں بنتی۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر ان کو سمجھ نہیں آ رہی ہے تو یہ تحریک استحقاق لا سکتے ہیں۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ ہم مہنگائی کی بات کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ تحریک استحقاق لے آئیں۔ یہ اگر عوام کی بات نہیں کر سکتے تو ان کو ایوان سے باہر نکل جانا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں ان کو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ rules پڑھ لیں میں انتہائی احترام اور اعتماد کے ساتھ rules کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! مجھے ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے تو جواب لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ بوٹی آ رہی ہے اگر محکمے والے ان کو بتانے کے لئے ہماری help کر رہے ہیں تو ان کو خوش ہونا چاہئے۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرا مؤقف یہ ہے کہ مارکیٹ میں سرکاری ریٹ 750 روپے بیس کلو کے مطابق چل رہا ہے اور سرکاری گودام سے گندم کا کوٹا release ہونا شروع ہو گیا ہے اگر کہیں شکایت ہے تو یہ ہمیں بتائیں وہ شکایت ہم انشاء اللہ ضرور دور کریں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک، ہو گئی ہے بات۔ دیکھیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آپ کے سوال کا جواب مکمل طور پر دے دیا ہے نیز یہ بھی بتا دیا ہے کہ اب کیا ریٹ چل رہا ہے اور گورنمنٹ نے کیا مقرر کیا ہے۔ ان کے بقول اس میں کمی آئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کمی نہیں آئی اگر کمی آئی ہوتی تو ہم ان کو appreciate کرتے۔ ان کا جہاں جہاں ہاتھ پڑ رہا ہے وہاں وہاں خون نچوڑا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، بھئی! ایسے نہ کریں۔ جو انہوں نے کمی کی ہے وہ آپ کو بتا دی گئی ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! On her behalf

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول نعمان!

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سکولوں کے باہر مضر صحت اشیاء فروخت کرنے والوں پر پابندی لگانے کی تفصیلات

*1950: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں کے باہر سکول ٹائم کے دوران مختلف قسم کی اشیاء فروخت کرنے والے چھابڑی فروش کھڑے ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے پاس ناقص، غیر معیاری اور مضر صحت اشیاء ہوتی ہیں بلکہ اکثریت ان اشیاء میں مختلف قسم کا نشہ ملا کر فروخت کرتے ہیں جس سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں طالب علم موذی امراض اور نشہ میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت سکول کے باہر ہر قسم کی اشیاء کی فروخت پر مکمل طور پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ ضلع لاہور میں مختلف ہوٹلز، ریسٹورنٹس، بیکری، چھابڑی والے اور دیگر اشیاء خورد و نوش فروخت کرنے والوں کو بلا امتیاز چیک کر رہی ہے اور صاف ستھری خوراک کے حصول کے لئے سخت کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں تمام ہوٹل، ریسٹورنٹ، بیکری، چھابڑی والوں کی سخت چیکنگ کر رہی ہے اور بلا امتیاز کارروائی کی جا رہی ہے تاہم نشہ آور اشیاء کے استعمال کے حوالے سے صوبے میں موجود پولیس، انٹی نارکوٹکس اور دوسرے ادارے کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ناقص اشیاء کی خرید و فروخت پر پابندی لگانے کی مجاز ہے تاہم ہر قسم کی اشیاء خورد و نوش کی خرید و فروخت پر پابندی جو کہ مضر صحت نہ ہو لگانے کا اختیار پنجاب فوڈ اتھارٹی کے پاس نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں تمام ہوٹلز، ریسٹورنٹس، بیکری، چھابڑی والوں کی سخت چیکنگ کر رہی ہے اور بلا امتیاز کارروائی کی جا رہی ہے تاہم نشہ آور اشیاء کے استعمال کے حوالے سے صوبے میں موجود پولیس، انٹی نارکوٹکس اور دوسرے ادارے کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے، کیا ان کو سزا دی جاتی ہے اور سزا کس شکل میں دی جاتی ہے، کیا جیل بھیج دیا جاتا ہے یا جرمانہ کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس میں جرمانہ بھی کیا جاتا ہے، ایف آئی آر بھی کی جاتی ہیں اور جیل بھی بھیجا جاتا ہے۔ جس قسم کا کیس ہوتا ہے قانون کے مطابق اسی حساب سے کارروائی کی جاتی ہے اور کیس عدالتوں میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ کیا صحیح اور معیاری چیزیں استعمال کرنا صرف لاہور والوں کا ہی حق ہے باقی پنجاب میں ملاوٹ کرنے والوں، غیر معیاری چیزیں فروخت کرنے والوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے، اس کا دائرہ کار کیوں نہیں بڑھایا جا رہا ہے اور باقی پنجاب کو کس کے حوالے کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر ہر ڈسٹرکٹ میں فوڈ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور ڈویژن level پر ٹاسک فورس بنائی گئی ہیں۔ پچھلے یکم جولائی سے لے کر اب تک تقریباً 6400 سیمپل پورے پنجاب سے لئے گئے ہیں جن پر 2 کروڑ 70 لاکھ کے قریب جرمانے کئے گئے ہیں، کئی ملیں seal کی گئی ہیں اور کئی ایف آئی آرز کاٹی گئی ہیں۔ پورے پنجاب کے اندر پوری campaign چلائی گئی ہے۔ پنجاب کے اندر آپ دیکھ رہے ہیں کہ anti-adulteration کی campaign ہر ضلع کے اندر، لاہور کے اندر اور میڈیا پر کتنے زور سے چل رہی ہے۔ جس طرح فوڈ اتھارٹی کام کر رہی ہے اس سے پنجاب کی ساری عوام گورنمنٹ کو appreciate کر رہی ہے کہ آپ نے

اس کو پورے پنجاب تک پھیلایا ہے۔ پورے پنجاب پر اب اس کی campaign شروع ہے اور اس پر کام چل رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار سارے پنجاب تک بڑھا دیا گیا ہے، اس کی legislation میں کوئی ترمیم کر دی گئی ہے، یہ کام کس اختیار کے تحت ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! Punjab Pure Food Ordinance میں ترمیم کر کے 13۔اگست سے پورے پنجاب میں ٹاسک فورسز اور فوڈ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور اسی کے تحت یہ ساری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ پورے پنجاب سے 64131 سیمپل لئے گئے ہیں ان پر تقریباً 2 کروڑ 70 لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ ایف آئی آر درج کی گئی ہیں، کئی ملیں اور ہوٹل seal کئے گئے ہیں۔ یہ پورے پنجاب کے اندر 13۔اگست سے campaign پورے زور سے چل رہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بات پھر وہیں ہے۔ یہ جو پنجاب فوڈ کمیٹیوں کا ذکر کر رہے ہیں یہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا حصہ ہیں یا یہ الگ سے کوئی چیز ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی تو الگ ہے یہ Punjab Pure Food Ordinance لایا گیا اور ٹاسک فورس اور فوڈ کمیٹیوں کے اختیارات پنجاب فوڈ اتھارٹی کے برابر ہی دیئے گئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں کے باہر سکول ٹائم کے دوران مختلف اشیاء فروخت کرنے والے چھابڑی فروش کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کا جواب تو کہیں نہیں ہے کہ وہ کھڑے ہوتے ہیں یا نہیں اور اس سوال میں یہی پوچھا گیا ہے۔ دوسرا جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ 64 ہزار fine کئے گئے ہیں تو اس میں میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ بتا سکیں گے کہ جو سکولوں کے باہر ریڑی اور چھابڑی والوں کا کتنا چالان کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ اس کا نیا سوال دیں۔ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہی سوال ہے اور میں اسی کا ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں کیونکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے چھابڑی والوں کا چالان کیا ہے تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنوں کا چالان کیا ہے یہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میرے پاس الگ سے figures ہیں اور نہ ہی ڈیپارٹمنٹ اس کی الگ سے figures بناتا ہے لیکن میں آپ کو لاہور کی figures بتا رہا ہوں کہ ہم نے 64ہزار 131 sample لئے ہیں جس میں 3900 samples fail ہوئے ہیں اور 2,70636 روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے، 5ہزار 11 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور 777 افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو چھابڑی اور کنٹین کی علیحدہ سے معلومات چاہئیں تو ہم آپ کو بعد میں الگ کر کے دے سکتے ہیں یا آپ fresh question کریں گے تو اس میں آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ ادھر سے ضمنی سوال آیا ہے۔ جی، آپ فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ جو چھابڑی والوں کی بات کر رہے ہیں جو نشہ آور چیزیں بیچتے ہیں تو یہ چھابڑی والے mainly اس میں involved ہیں اور زیادہ گند بھی وہی بیچ رہے ہیں۔ ہمارا مقصد ان کو تنگ کرنا نہیں ہے کیونکہ عام طور پر وہ غریب لوگ ہیں اور دہاڑی لگا کر گھر جاتے ہیں لیکن کم از کم صفائی ضروری ہے۔ ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں اور وہ کیا کھا رہے ہیں تو ان کو چیک کرنا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ کی بات سن لی، suggestion اور چیز ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے پاس ناقص، غیر معیاری اور مضر صحت اشیاء ہوتی ہیں بلکہ اکثریت ان اشیاء میں مختلف قسم کا نشہ ملا کر فروخت کرتے ہیں جس سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں طالب علم موذی امراض اور نشہ میں مبتلا ہو رہے ہیں، یہ سوال ہے اور کیا یہ ایسا ہی ہے؟ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے لیکن انہوں نے اس کا یہ جواب دیا ہے

کہ نشہ آور اشیاء کے استعمال کے حوالے سے صوبے میں موجود پولیس، انٹی نار کوٹکس اور دوسرے ادارے کام کر رہے ہیں۔ ہم نے تو یہ نہیں پوچھا کہ وہاں انٹی نار کوٹکس پولیس ہے یا نہیں ہے۔ ہم تو یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں یہ کام ہو رہا ہے تو آپ اس پر کیا انسدادی کارروائی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جو ان کے notice میں آئے گا تو وہ کارروائی کیوں نہیں کریں گے۔ یہ کیا بات ہوئی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب اس میں کتنے ضمنی سوال ہو گئے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔ پھر کہیں گے کہ موقع نہیں ملا۔ جی، سوال پوچھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1950 کے ساتھ identical چار جوابات ہیں۔ جس میں سارے جوابوں کے اندر یہ بات بار ہا کہی گئی کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام اور اس کی jurisdiction صرف لاہور کی حد تک ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری موصوف ایوان کو یہ بتائیں گے کہ کیا کوئی ایسا Law بنانا جس کی jurisdiction صرف ایک ضلع کی حد تک کی جائے تو کیا یہ ultra virus to the article 25 of the constitution نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ آگے آ رہا ہے اور آپ کو پتا چل جائے گا۔ اس کے بارے میں یہ بتا دیتے ہیں۔ جی، بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! Punjab Pure Food Ordinance 13۔اگست سے پورے پنجاب میں نافذ کیا جا چکا ہے اور اس کے بعد پورے پنجاب کے اندر اس میں ان کی سزاؤں اور جرمانوں میں اس آرڈیننس کے تحت اضافہ کیا گیا ہے۔ ہم پورے پنجاب کے اندر campaign کر رہے ہیں اور میڈیا میں روز آ رہا ہے کہ اس پر کتنا کام ہو رہا ہے۔

میں نے figures بھی بتائے ہیں کہ ہم نے پورے پنجاب کے اندر کتنے جرمانے کئے ہیں، کتنے samples لئے ہیں اور کتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے سیل کئے ہیں اور کتنی ایف آئی آر ہوئی ہیں۔اس آرڈیننس کے ذریعے پورے پنجاب کے اندر کارروائی شروع ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3180 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: محکمہ خوراک کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3180: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ خوراک کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر کی عمارات سرکاری ہیں یا کرایہ کی ہیں اگر کرایہ کی ہیں تو ان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے؟

(ج) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟

(د) ان دفاتر کے سربراہان کس کس عہدہ و گریڈ کے ہیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ خوراک کے چار دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ناظم خوراک، پنجاب، 4لٹن روڈ لاہور، جو سٹیٹ لائف کی بلڈنگ میں واقع ہے۔

2۔ نائب ناظم خوراک، لاہور ڈویژن۔2/7 فرید کوٹ روڈ لاہور پر واقع ہے۔

3۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر۔I&II، لاہور، 2/5 فرید کوٹ روڈ پر واقع ہیں۔

4۔ ان کے علاوہ 4عدد پی آر سنٹر ہیں:

1۔	گلبرگ سنٹر	2۔	مغلپورہ سنٹر
3۔	رائیونڈ	4۔	رکھ چھبیل سنٹر

(ب) صوبائی، ڈویژنل اور ضلعی دفاتر لاہور کرایہ پر ہیں اور ان کا ماہانہ کرایہ درج ذیل ہے:۔

ناظم خوراک پنجاب، لاہور	1,60,400/- روپے
ڈویژنل آفس لاہور	62,500/- روپے
ضلعی مختار خوراک، لاہور۔I:	35,156/- روپے
ضلعی مختار خوراک، لاہور۔II:	21,973/- روپے

جبکہ پی آر سنٹرز گلبرگ، رکھ چھبیل اور رائیونڈ حکومت کی ملکیت ہے اور مغلپورہ سنٹر ریلوے کی اراضی پر واقع ہے جس کی جگہ لیز پر حاصل کی گئی ہے اس کا سالانہ کرایہ 32 ملین 4 ہزار 6 روپے ہے۔

(ج) محکمہ خوراک کے قیام کا مقصد عوام کو سستے داموں معیاری آٹا مہیا کرنا ہے اس لئے یہ محکمہ منافع پر نہیں چلتا۔ دفتری امور چلانے کے لئے محکمہ خوراک کے ان دفاتر کو درج ذیل مدات میں سالانہ بجٹ ملتا ہے جس کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

	بجٹ		اخراجات		خالص آمدن	
	2011-12	2012-13	2011-12	2012-13	2011-12	2012-13
نظامت خوراک پنجاب	2,00,01,13,194/-	1,03,97,86,126/-	6,18,25,631/-	7,21,33,168/-	0	0
ڈویژنل آفس، لاہور (تنخواہ والاؤنسز)	1,98,85,300/-	3,91,72,000/-	2,27,88,577/-	2,54,41,987/-	0	0
(پانی، بجلی، سوئی گیس، متفرق وغیرہ (امکانی)	29,68,000/-	31,25,000/-	28,59,875/-	30,59,571/-	0	0
ضلع مختار خوراک، لاہور I & II (تنخواہ والاؤنسز)	3,44,69,600/-	3,99,49,400/-	3,45,99,022/-	3,80,57,566/-	0	0
(پانی، بجلی، سوئی گیس، متفرق وغیرہ (امکانی)	20,28,000/-	13,18,000/-	15,25,563/-	10,58,033/-	0	0
جرمانہ/فیس (ضلع لاہور (I&II)	0	0	0	0	6,10,800/-	8,18,773/-
مراکز ذخائر گندم (بجلی، اجرتی چوکیدار، کرایہ / لپائی/مرمت گودام، مارکیٹ فیس)	16,53,421/-	7,89,138/-	16,53,421/-	7,89,138/-	0	0
خریداری گندم (لاہور۔I&II)	85,86,79,016/-	91,80,29,554/-	85,86,79,016/-	91,80,29,554/-		

(د)

نمبر شمار	دفاتر کا نام	سربراہ کا عہدہ	گریڈ
1	ناظم خوراک پنجاب، لاہور	ناظم خوراک، پنجاب	19
2	نائب ناظم خوراک، لاہور ڈویژن	نائب ناظم خوراک	18
3	ضلعی دفاتر لاہور۔I&II	ضلعی افسر مجاز خوراک	16
4	پی آر سنٹر مغلپورہ	سٹوریج آفیسر	16
5	پی آر سنٹرز رائیونڈ، رکھ چھبیل، گلبرگ	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	15

(ہ)

1۔ نظامت خوراک، پنجاب، لاہور

1۔ انتظامی امور

2۔ خریداری گندم کے انتظامات اور فلور ملز کو گندم کے اجراء کی پالیسی پر عملداری

3۔ بنکوں سے قرض اور اس کی واپسی بسلسلہ خریداری اور فروخت گندم۔

4۔ کم پیداواری اضلاع میں گندم کی فراہمی۔
5۔ صوبہ بھر کے اضلاع میں گندم کے آٹے کی مناسب نرخوں پر بآسانی دستیابی کو یقینی بنانا۔

2۔ڈویژنل آفس،لاہور

حکومت کی پالیسی کے مطابق گندم کی خریداری، گندم کا فلور ملز کو اجراء اور حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر سستے آٹے کی فراہمی کے امور سرانجام دیئے جاتے ہیں جبکہ پی آر سنٹرز پر دوسرے مراکز سے آنے والی گندم کی وصولی، ذخیرہ اور نگہبانی اور فلور ملز کو گندم جاری کرنے کے کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

3۔ ضلعی دفاتر،لاہور

حکومت کی پالیسی کے مطابق گندم کی خریداری، گندم کا فلور ملز کو اجراء اور حکومت کے مقررہ کردہ نرخوں پر سستے آٹے کی فراہمی کے امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ جبکہ پی آر سنٹرز پر دوسرے مراکز سے آنے والی گندم کی وصولی، ذخیرہ اور نگہبانی اور فلور ملز کو گندم جاری کرنے کے کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

4۔ سنٹرز لاہور

پی آر سنٹرز پر دوسرے مراکز سے آنے والی گندم کی وصولی، ذخیرہ اور نگہبانی اور فلور ملز کو گندم جاری کرنے کے کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال میں میرا کوئی بھی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3181 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ خوراک کے گودام و دیگر تفصیلات

***3181: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کتنی گندم ان گوداموں میں پڑی ہے۔ یہ گندم کس کس سال اور سیزن کی خرید کردہ ہے؟

(ج) کتنی گندم ان گوداموں میں پچھلے تین سالوں کے دوران خراب ہوئی ہے، یہ کس بناء پر خراب ہوئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ہیں؟

(د) ان گوداموں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان گوداموں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کا عرصہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) لاہور محکمہ خوراک کے چار گودام ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سنٹر

مغلپورہ

گلبرگ

رکھ چھبیل

رائیونڈ

(ب) ضلع لاہور میں مورخہ 2014-02-13 کو 14096.304 ٹن گندم موجود ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سنٹر	ذخیرہ گنجائش	سکیم گندم	موجود گندم
رائیونڈ	6000ٹن	2012-13	147.780ٹن
		2013-14	1855.885
رکھ چھبیل	22500ٹن	2012-13	11.500ٹن
		2013-14	12081.139ٹن
گلبرگ	9500ٹن	2013-14	1200ٹن
مغلپورہ	63400ٹن	2013-14	37519ٹن
		کل میزان	14096.304ٹن

(ج) ضلع لاہور میں پچھلے تین سالوں میں کوئی بھی گندم خراب نہ ہوئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں ان دو سالوں کے دوران کل 24,42,559 روپے خرچ کئے گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سال 2011-12	سال 2012-13
بجلی بل	147573	116548روپے
لپائی گودام	205225	-روپے
کرایہ گودام	222186	147459روپے
ڈیلی ویجز چوکیدار	75395	59400روپے
مارکیٹ فیس	653168	-روپے

مرمت گودام	187068	--روپے
مرمت کنڈہ	3845	--روپے
اخراجات نگہداشت وغیرہ	6430	۔روپے
ٹیلیفون چارجز	118670	6432روپے
پانی بل	18861	89044روپے
کنڈے پاس	15000	16200روپے
ہینڈلنگ چارجز	۔	354055روپے
کل میزان	1653421	789138روپے

(ہ) ضلع لاہور میں گوداموں پر تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(الف) میں جو محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے اس میں انہوں نے مجھے ضلع کے اندر گندم کی موجودگی کی تفصیل دی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ جو سٹوریج موجود ہیں وہ سٹور کیا حکومت کی ذاتی ملکیت ہیں یا کرائے پر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس میں سے پوچھنا کیا چاہتی ہیں؟ آپ کوئی particular پوچھ لیں کہ آپ کے پاس یہ جگہ کرائے کی ہے یا اپنے بنائے ہوئے گودام ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو میرا پہلا سوال تھا اس میں مجھے گوداموں کی detail دی گئی ہے کہ یہ جگہ لیز پر لی گئی ہے اور حکومت کی ملکیت میں ہیں لیکن جب ہم آگے دیکھتے ہیں تو میرا اس سوال کا جو جز(د) ہے اس کے اندر جو detail دی گئی ہے اس میں کرایہ گودام کی مالیت بتائی گئی ہے کہ 12-2011 میں ہم نے 22 لاکھ 21 ہزار 86 روپے ادا کئے ہیں۔ اگر گودام حکومت کی ملکیت ہیں اور لیز پر لئے گئے ہیں تو پھر محکمہ خوراک کرایہ کس چیز کا ادا کرتا ہے؟ میرے پہلے سوال کے جواب میں بتایا گیا تھا کہ ہمارے پاس یہ گودام حکومت کی ملکیت ہیں اور اگر یہ حکومت کی ملکیت ہیں اور لیز پر لئے گئے ہیں تو پھر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ گوداموں کا کرایہ کس لئے دیتے ہیں یعنی گوداموں کا per month یا سالانہ کرایہ کس چیز کا ادا کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ اخراجات ہوں گے کرایہ نہیں ہوگا۔ میری بہن اس میں انہوں نے یہ ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوال کا جز(د) پڑھ کر سنا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! گودام محکمہ کی ذاتی ملکیت ہیں لیکن زمین ریلوے سے پٹہ یعنی rent پر لی گئی ہے اور زمین کا جو rent جاتا ہے تو یہ کرایہ اس کا لکھا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا جز (د) کو ایک دفعہ پھر پڑھ کر سنا دیں تو پھر میں ضمنی سوال کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے تو پہلے کچھ اور order کیا ہوا ہے اب آپ اس کو کیا کرنا چاہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! جز (د) ضلع لاہور میں ان دو سالوں کے دوران کل 24 لاکھ 42 ہزار 559 روپے خرچ کئے گئے ہیں جن کی تفصیل نیچے دی ہوئی ہے۔ بجلی کے بل سال 12-2011 میں 1,47573 روپے اور سال 13-2012 میں 116548 روپے سال 12-2011 میں لپائی گودام 205225 روپے کرایہ گودام 222186 روپے سال 13-2012 میں 147459 روپے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ تو لکھا ہوا جواب ہے، میری بہن! یہ تو آپ خود بھی پڑھ سکتی ہیں۔ اس میں آپ نے اور کیا پوچھنا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ لکھا ہوا ضرور ہے، آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس چار گودام موجود ہیں اور یہ لیز پر لئے گئے ہیں لیکن جواب میں جو تفصیل بتائی گئی ہے اس کے مطابق آپ اس کا ماہانہ کرایہ بھی ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس سے مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ گندم کے گودام کو آپ نے کچا رکھا ہوا ہے جس پر لپائی بھی کی جا رہی ہے۔ یہ آپ کس زمانے کی بات کر رہے ہیں؟ ہم اس وقت سال 2015 میں ہیں گندم کی storage لاہور جیسے شہر میں ہو رہی ہے اور اس کو بھی ہم نے لپائی کر کے رکھا ہوا ہے جو کہ محکمہ خوراک پر ایک question mark ہے؟ آج تک حکومت پنجاب گندم کو سٹور کرنے کے لئے storage place کو پکا نہیں کر سکی آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! یہ گودام پرانے بنے ہوئے ہیں، اب محکمہ نئے اور latest گودام یعنی آج کی ضرورت کے مطابق silos بنا رہا ہے۔ ڈیرہ غازی خان

میں 30ہزار میٹرک ٹن کے گودام تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ بہاولپور اور بہاولنگر میں اس سال اس پر کام شروع ہو گیا ہے، یہاں پر بھی 30ہزار میٹرک ٹن کے silos بنائے جا رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے تو لاہور کی بات پوچھی ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں اور اس کے علاوہ پورے پنجاب کو سپلائی جاتی ہے وہاں پر کچے گوداموں کا کیا concept ہے؟ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت پنجاب گورنمنٹ کا تیسرا tenure ہے جہاں پر مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے، اگر آپ ابھی تک چیزوں کو ٹھیک ہی نہیں کر پائے تو پھر question mark تو خود ہی محکموں کی کارکردگی پر آ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ زمین کی payment تو lease لیتے وقت ہی ادا کر دی جاتی ہے، اس کا اب الگ سے کرایہ کیوں mention کیا جا رہا ہے؟ گندم ہمارے کھانے کا ایک اہم جزہے، اس کی storage پر daily wages پر ملازمین رکھے ہوئے ہیں، آپ نے اس کام کے لئے مستقل چوکیدار کیوں نہیں رکھے آخر اس کی کیا وجوہات ہیں؟ جواب میں تو لکھ دیا گیا ہے کہ لپائی کے کام کے لئے 20لاکھ 5ہزار 225روپے خرچہ آیا ہے۔ پھر اس کے بعد کرایہ گودام آ گیا ہے، اس کے بعد daily wages چوکیداروں کا خرچہ آ گیا ہے، اس کے بعد پھر مرمت گودام کا خرچہ بھی لکھ دیا گیا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا لپائی مرمت میں نہیں آتی کیونکہ مرمت کے اخراجات علیحدہ سے لکھ دیئے گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گی کہ وزیر موصوف کے پاس اگر ٹائم نہیں ہوتا تو کم از کم آپ کو چاہئے کہ آپ محکمہ کی کارکردگی پر چیک رکھیں تاکہ حکومت کی کارکردگی متاثر نہ ہو۔ حکومت آج تک صحیح طرح سے deliver نہیں کر پائی جس کا نقصان عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ محکموں کے اندر لاکھوں، اربوں روپے کی کرپشن ہمارے سامنے آ رہی ہے۔ بے شمار دفعہ اس معزز ایوان کے اندر محکموں کی طرف سے غلط بیانی سے کام لیا گیا لیکن اس پر کوئی ایکشن نہیں لے سکے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایکشن لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں چیلنج کے ساتھ کہتی ہوں کہ بے شمار دفعہ ایسا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ثبوت بھی لے کر آئی لیکن اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسے الزام نہیں لگاتے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ان کا جواب ابھی تک محکموں کی طرف سے نہیں آیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے آپ کے سوال کا جواب تو پوچھ لوں، آپ نے تو اتنا لمبا سوال کر دیا ہے، یہ آپ کا ضمنی سوال تو ویسے ہی نہیں بنتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ سے لاہور کے متعلق پوچھ رہی ہیں اس کے متعلق آپ ان کو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ جو زمین لیز پر لی گئی ہے اس کا محکمہ کرایہ ادا کرتا ہے، دوسرا جو انہوں نے کچے گوداموں کی بات کی ہے یہ گودام کچے نہیں ہیں بلکہ ان کی لپائی کا خرچہ ہے۔ جہاں تک گوداموں کی لپائی کا تعلق ہے وہ fumigation کے لئے کئے جاتے ہیں تاکہ گندم کو محفوظ کیا جا سکے۔ جہاں تک عارضی ملازمین کا تعلق ہے وہ گندم کی loading unloading کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ جب گندم کی loading unloading کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت ان کو بلایا جاتا ہے یا رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4577 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5057 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شوکت علی لالیکا کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین:: جناب سپیکر! سوال نمبر 5232 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شوکت علی لالیکا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیٹرا پیک دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5232: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

کیا یہ درست ہے کہ دودھ میں ٹیٹرا پیک کے تمام برانڈز کے کولیکشن سنٹر پر یوریا کھاد، پاؤڈر اور فیملیز پاؤڈر ملائے جاتے ہیں اگر یہ درست ہے تو حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے جبکہ لاہور کی حدود میں کوئی دودھ کے کسی بھی برانڈز کے کولیکشن سنٹر موجود نہیں تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے احتیاط برتتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں دودھ میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف سرگرم ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی شہر کے مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہے تاکہ چور راستوں سے ملاوٹ شدہ دودھ لانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جا سکے اور ٹیٹرا پیک کے حوالے سے اب تک Nestle،Dairy Pure ،Dairy Omung، Milk Pack اور Haleeb Milk Pack کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے گئے لیکن یہ نمونہ جات فیل ہو گئے تھے۔ Engro(Pvt)Ltd. کی Dairy Omung کو غیر معیاری اور مس لیبل کی بنیاد پر مارکیٹ سے اٹھوالیا گیا تھا اور یہ مقدمہ ابھی بھی لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرف سے ان تمام کمپنیوں کو ہدایات جاری کی گئیں کہ تمام پروڈکٹس کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق محفوظ کیا جائے اور بعد ازاں دوبارہ نمونہ جات ٹیسٹ کے لئے بھیجے گئے جس میں یہ نمونہ جات پاس قرار پائے۔ اس کے علاوہ کھلے دودھ کے حوالے سے لاہور شہر کے داخلی راستوں جن میں سگیاں پل، بابو صابو ایکسچینج، روہی نالہ، ہربنس پورہ، جلو موڑ، بیگم کوٹ اور ٹھوکر نیاز بیگ اور دیگر راستوں پر متعدد ناکے لگا چکی ہے اور پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مضر صحت دودھ کے 5381 نمونہ جات لے کر لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے گئے جس میں سے 2189 نمونہ جات فیل پائے گئے اور اس ضمن میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 82988 لیٹر مضر صحت دودھ ضائع کیا جا چکا ہے جبکہ ضلع لاہور میں موجود دودھ کی دکانوں سے 26674 لیٹر مضر صحت دودھ ضائع کیا گیا اور بعد ازاں اس یقین دہانی کے ساتھ ان

لوگوں کو دودھ کے کاروبار کی اجازت دی گئی کہ آئندہ دودھ میں ملاوٹ نہیں کی جائے گی اور فوڈ اتھارٹی کی جانب سے گاہے بگاہے ان دکانوں کو چیک کیا جاتا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور کے تمام داخلی راستوں پر باقاعدہ چیکنگ کے لئے فیلڈ ٹیمز کو باقاعدہ ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے لئے گئے دودھ کے نمونہ جات میں ابھی تک یوریا کھاد، پاؤڈر اور فیملیز پاؤڈر کی ملاوٹ نہیں پائی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں نیسلے، حلیب اور اینگرو جیسی کمپنیوں کو بھی کہا گیا کہ ان کے دودھ کے سیمپل صحیح نہیں پائے گئے۔ پچھلے دنوں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے جن ہوٹلوں کو اور جن food outlets کو پکڑا ان کو باقاعدہ میڈیا میں بھی لایا گیا، اچھا کام کیا بلکہ لوگوں کو educate کیا کہ وہ کیا کھا رہے ہیں؟ میں نے اس معزز ایوان میں کئی دفعہ یہ کہا ہے کہ دودھ چیک کرنے کے لئے موبائل لیبارٹریز بنائی جائیں جو کہ اتنا بڑا خرچہ نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ ساٹھ ستر لاکھ روپے میں موبائل لیبارٹری بن جاتی ہے۔ اس سلسلے میں بھی میں آپ کی توجہ چاہوں گا آپ اس سوال کا جواب پڑھ لیں کہ پہلے اس کے سیمپل غلط ثابت ہوئے لیکن عوام کو نہیں بتایا گیا کہ ان کمپنیوں کا دودھ مضر صحت تھا، پھر دوبارہ انہی کمپنیوں کے دودھ کو لیبارٹری نے ok کر دیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر تو جیسا کہ میں نے بار بار کہا ہے کہ اگر یہ دودھ site پر ہی چیک ہو جائے، موبائل لیبارٹری وہیں اس دودھ کو ٹیسٹ کر لے اور وہیں اس کی رپورٹ دے دے تو کیا اس مسئلے سے بچا نہیں جا سکتا۔ پوری دنیا میں یہی طریق کار ہے کہ دودھ کو وہیں site پر چیک کیا جاتا ہے لیکن ہم آج تک یہ site laboratories نہیں بنا سکے۔ جو موبائل لیبارٹری ہوتی ہے اس کا پتا بھی نہیں ہوتا کہ اس نے کہاں جا کر کس کو پکڑنا ہے، یہ بڑا عام سا کام ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی تجویز ہے یا ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تجویز نہیں ہے۔ جب ان کمپنیوں کا دودھ غلط ثابت ہو گیا تو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا عوام کو educate کیا گیا، دوسرا سوال یہ ہے کہ جب انہی کمپنیوں کا دودھ پاس کر دیا گیا تو وہ کیسے پاس ہو گیا، تیسرا سوال یہ ہے کہ موبائل لیبارٹریز آج تک کیوں نہیں بنیں؟ جیسے کسٹم کا vigilant wing کام کرتا ہے، vigilant wing علیحدہ سے کام کرتا ہے وہ یہ نہیں بتاتا کہ انہوں نے آج کہاں سے container چیک کرنا ہے؟ کیا یہ اتنا بڑا کام ہے اس پر یہ میرے تین سوال ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے جو تجویز دی ہے آپ ان کو کچھ بتا دیں کہ اس کے بارے میں کیا ہو سکتا ہے یہ تو ایک تجویز ہے ضمنی سوال تو نہیں کہہ سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: تجویز اچھی ہے لیکن ضمنی سوال نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کے بارے میں بتائیں آپ کے پاس کیا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! سیمپل جہاں سے چیک کروائے گئے ہیں وہ برطانیہ کی رجسٹرڈ شدہ لیبارٹری ہے اور وہاں پر یہ نمونے بھیجے گئے ہیں۔ جب لیبارٹری بتاتی ہے کہ یہ نمونہ فیل ہے تو ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ انہوں نے جو دوسرا سوال کیا کہ موبائل لیبارٹریز ہونی چاہئیں اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اس وقت ہر ضلع کے اندر فوڈ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور ہر ضلع کے اندر دودھ کی چیکنگ کے لئے موبائل یونٹ بنائے گئے ہیں اور موقع پر دودھ چیک کیا جاتا ہے۔ میں ایک ضلع کی مثال دیتا ہوں کہ ساہیوال کے اندر تقریباً دو لاکھ لٹر دودھ چیک کرنے کے بعد ضائع کیا گیا اور ٹیسٹ کے لئے 148 نمونہ جات لئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5252 جناب محمد نعیم انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5439 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سیلاب سے خراب ہونے والی گندم سے متعلقہ تفصیلات

*5439: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں حالیہ سیلاب 2014 کی وجہ سے کس کس جگہ گندم خراب ہوئی، اس کی تفصیل گودام وار بتائیں؟

(ب) سیلاب اور بارشوں کے پیش نظر محکمہ نے گندم کو محفوظ کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے تھے؟

(ج) کیا حکومت اس خراب ہونے والی گندم کے ذمہ داران کے خلاف تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) الحمدللہ 2014 کے سیلاب میں صوبہ بھر میں گندم خراب نہ ہوئی تھی۔

(ب)

I) گندم کو سیلاب سے محفوظ کرنے کے لئے محفوظ جگہ پر سنٹر قائم کئے گئے تھے۔

II) سیلاب کی زد میں آنے والے سنٹروں کے ارد گرد حفاظتی بند باندھے گئے تھے۔

III) بارش سے گندم کو محفوظ کرنے کے لئے گنجیوں کو ترپالوں/کٹس سے ڈھانپا گیا تھا۔

IV) بارش کے پانی کی نکاسی کے لئے نالیاں بنائی گئی تھیں۔

V) پانی کے نکاس کے لئے پمپس کا بھی انتظام رکھا گیا تھا۔

VI) بندوں کی پختگی کے لئے سنٹروں پر مشینری کا انتظام کیا گیا تھا۔

(ج) چونکہ پنجاب میں محکمہ کی ذخیرہ کردہ گندم خراب نہیں ہوئی اس لئے تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں ہے کہ سیلاب کی زد میں آنے والے سنٹروں کے ارد گرد حفاظتی بند باندھے گئے تھے۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری کے پاس لسٹ ہے اور ہمارے ساتھ share کریں گے کہ سیلاب کی زد میں آنے والے سنٹرز کہاں کہاں تھے؟

جناب سپیکر: کیا؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز(ب) میں لکھا ہے کہ سیلاب کی زد میں آنے والے سنٹروں کے ارد گرد حفاظتی بند باندھے گئے تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ سیلاب کی زد میں آنے والے سنٹر کون کون سے تھے اور کہاں کہاں پر واقع تھے؟

جناب سپیکر: آپ particular پوچھیں پھر میں بھی ان سے پوچھوں گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ جو سنٹر سیلاب کی زد میں آئے ہیں وہ کہاں تھے؟

جناب سپیکر: جہاں جہاں بھی ہوں گے انہوں نے سب جگہوں کو اس طرح قابو کیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ انہوں نے جو پوچھا تھا اس کے مطابق ہم نے ہاؤس کو بتا دیا ہے کہ جس جگہ گوداموں کے لئے حفاظتی بند بنانے کی ضرورت تھی ہم نے وہ بنائے ہیں۔ یہ نیا سوال کر کے اس کی تفصیل پوچھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اگر آپ particular پوچھتے تو میں بھی ان سے پوچھتا۔

سردار وقاص حسن موکل: چلیں! جی، میں ان سے یہ تو پوچھ سکتا ہوں چونکہ اس کا مجھے بھی پتا ہے اور آپ کو بھی پتا ہے کہ 2014 میں سیلاب کہاں پر آیا تھا۔ خدا نخواستہ لاہور میں تو نہیں آیا تھا بلکہ شمالی پنجاب میں ہی آیا تھا۔ سوال کرنے کا میرا مقصد صرف یہ ہے کہ خدا نخواستہ جب سیلاب آئے تو کوئی چیز نہیں بچتی۔ اس میں تو کوئی بحث نہیں ہے اور یہ fresh question بھی نہیں ہے۔ یہ سیلاب والے سنٹر کیسے ہیں جو سیلاب سے بچ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کو جہاں جہاں خدشات ہوں گے کہ یہاں سیلاب مار کر سکتا ہے یقیناً وہاں انہوں نے بند بنائے ہوں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! exact لفظ دیکھ لیں کہ سیلاب کی زد میں آنے والے سنٹر، خدشہ اور لفظ ہے جبکہ زد اور لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان سنٹروں میں سیلاب کا پانی آیا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ بچ گئے۔

جناب سپیکر: انہیں اس بات کا پتا ہے۔ جہاں جہاں ان کو نظر آتا ہے کہ اس جگہ یہ نقصان ہو سکتا ہے تو انہوں نے یقینی طور پر اس کا پہلے بندوبست کیا ہو گا۔ اگلا سوال بھی محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ابھی تو میرے سوال کا جواب ہی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی کیا کہا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں۔ اب میں اگلے سوال پر پہنچ گیا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں تو انتظار کر رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو particular سوال پوچھنا چاہیئے تھا۔ آپ نے کوئی particular جگہ نہیں پوچھی تو میں ان سے کیسے پوچھتا۔ اب وہ سارے پنجاب کی بات کیسے بتائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کے دیئے ہوئے جواب پر ہی سوال کر رہا ہوں لیکن وہ اس کا جواب نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا تو دیا ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ میں اگلے سوال پر آ گیا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہی نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب آپ اس کو چھوڑ دیں۔ اگر پوچھنا چاہتے ہیں تو اگلے سوال پر پوچھ لیں۔ آپ اگلے سوال پر آ جائیں اگر اس میں کوئی ضمنی سوال بنتا ہوا تو یقیناً آپ کو دوں گا۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5440 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: شوگر سیس فنڈ سے تعمیر شدہ منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

***5440: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں یکم جنوری 2012 سے آج تک شوگر سیس فنڈ جن منصوبہ جات پر خرچ ہوا ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) یہ منصوبے کس کس کی سفارش پر منظور کیے گئے؟

(ج) کتنے منصوبے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے اور کتنے اس کی بغیر منظوری کے شروع کیے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ):

(الف) ضلع گجرات میں یکم جنوری 2012 سے آج تک شوگر سیس فنڈ تین سکیموں / منصوبہ جات پر خرچ ہوا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیموں کے نام	لاگت (ملین روپے)
1	تعمیر سڑک ٹاہلی صاحب تر کھار وڈ تا حفاظتی سیلابی بند	2.674
2	مرمت سڑک گجرات سرگودھا تا کاہنہ	3.063
3	تعمیر ٹنل منگووال چک گلن روڈ	0.568

(ب) یہ منصوبے ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی گجرات کی سفارشات سے منظور کئے گئے جن کے ممبران شوگر ملوں اور کسانوں کے نمائندے ہوتے ہیں۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تین منصوبہ جات اتھارٹی کی منظوری سے شروع کئے گئے اور ایسا کوئی منصوبہ نہ ہے جو کہ مجاز اتھارٹی کی بغیر منظوری کے شروع کیا گیا ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کے جواب میں تین سکیموں کے نام دیئے ہوئے ہیں تعمیر سڑک، مرمت سڑک اور تعمیر ٹنل۔ اس میں پہلے تعمیر سڑک ٹاہلی صاحب تر کھار وڈ تا حفاظتی سیلابی بند ہے یہ اس کی کوئی measurement بتادیں۔ یہ سڑک تھی تو کتنی لمبی تھی اور بند تھا تو اس کی کیا height ہے؟ اس کی کیا width ہے اس کے کیا parameters ہیں؟ انہوں نے جواب میں دیا ہوا ہے اس لئے اب یہ fresh question نہیں ہے۔ اگر جواب میں دیا ہوا ہے تو ان کے پاس اس کی background کی information بھی ہونی چاہئے کہ یہ کتنے کلو میٹر لمبی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کے سوال کا مکمل طور پر جواب دے دیا ہے اگر آپ اس میں کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے پتا لگنا چاہئے کہ تعمیر پر جو 26 لاکھ روپیہ لگا ہے اس سے بنا کیا ہے؟ فٹ کی سڑک تھی یا کلو میٹر کی تھی۔ یہ تو میرا حق ہے اور محکمے نے پیسے لگائے ہیں، انہیں بھی خیرات نہیں ملی اور انہوں نے بھی آگے کسی کو نہیں دی۔

جناب سپیکر: جی، پوچھتے ہیں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔
سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! محکمہ کس قسم کی تیاری کر کے آیا ہوا ہے۔
جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں وہ اپنی پوری تیاری کر کے آتے ہیں۔ آپ ایسے نہ کہیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا کام پیسے ملوں سے لینا اور ضلع کو دے دینا ہے۔ کمیٹی میں ضلعی انتظامیہ کے ساتھ کسان بھی شامل ہوتے ہیں یہ بقایا کام فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا نہیں ہے بلکہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ہے کہ سڑک کتنی لمبی اور کتنی چوڑی بنی ہے۔
سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر محکمہ کسی subsequent department کو پیسے دیتا ہے تو کیا ان سے کچھ نہیں لیتا تو پھر آڈٹ کس چیز کا نام ہے؟ اسی چیز کا نام ہے کہ تمہیں اتنے پیسے دیئے ہیں ان کا بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا۔ اگر محکمہ فوڈ نے پیسے دے دیئے ہوئے ہیں تو یہ کس طرح چلا رہے ہیں کہ پیسے دے دیئے اور اس کے بعد accountability کوئی نہیں ہے لگے ہیں یا نہیں لگے، صحیح لگے ہیں یا نہیں، ضرورت بھی تھی کہ نہیں تھی اور کوئی procedure ہے؟
جناب سپیکر: دیکھیں۔ آپ ان کے محکمے سے متعلقہ سوال پوچھیں۔
سردار وقاص حسن موکل: چلیں! میں اس طرح پوچھ لیتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، پوچھیں لیکن آپ کا یہ سوال relevant نہیں بنتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کیا بتا رہے ہیں؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ فنڈز کی implementation ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کمیٹی کے ذریعے ہوتی ہے جس میں کسان بھی شامل ہوتے ہیں اور یہ اس کا کام ہے۔ اگر انہوں نے صرف لمبائی پوچھنی ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ پہلی سڑک کی لمبائی 2050 فٹ ہے اور دوسری سڑک کی لمبائی تین کلو میٹر ہے۔
جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5772 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: فوڈ اتھارٹی سے متعلقہ تفصیلات

***5772: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور اس کے دفاتر پنجاب میں کن کن شہروں میں بنائے گئے ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر کہاں پر بنایا گیا ہے نیز اس دفتر میں کون کون سے آفیسرز اور اہلکاران کون کون سی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کھانے، پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2014 سے آج تک کھانے، پینے کی اشیاء میں ملاوٹ چیک کرنے اور ملاوٹ روکنے کے لئے کتنے چھاپے کن کن جگہوں پر مارے۔ اس دوران کون کون سے لوگ ملاوٹ میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد ونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور لاہور میں فوڈ اتھارٹی کا دفتر ایم ایم عالم روڈ گلبرگ۔III میں واقع ہے۔ ضلع لاہور میں مختلف ہوٹلز، ریسٹورنٹس، بیکری، فیکٹری اور دیگر اشیاء خورد ونوش فروخت کرنے والوں کو بلا امتیاز چیک کر رہی ہے اور صاف ستھری خوراک کے حصول کے لئے سخت کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔
(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔
(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! آخر میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس کا دائرہ کار باقی شہروں تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ کیونکہ ہماری پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور نے جتنے کارنامے انجام دیئے ہیں جس طرح پتا چلا کہ فوڈ پوائنٹس پر لوگوں کی صحت سے کیسے کھیلا جاتا ہے، صرف پیسے کے چکر میں عوام کو کیا گند بلا کھلایا جا رہا ہے اور یہ کریڈٹ ہماری پنجاب فوڈ اتھارٹی کے آفیسرز کو جاتا ہے لہٰذا میری یہ خواہش ہے اور حکومت سے گزارش بھی ہے کہ اس کا دائرہ کار بڑھا کر پنجاب کے تمام شہروں تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔آپ ضمنی سوال پوچھیں تاکہ ان سے جواب لیا جائے۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار پنجاب کے باقی شہروں تک کب تک پھیلایا جائے گا؟

جناب سپیکر: آپ نے سنا نہیں وہ پہلے بھی بتا چکے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ سوال پہلے بھی ہو چکا ہے اور اس پر میں نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے کہ Punjab Pure Food Ordinance 13۔اگست 2015 سے پورے پنجاب کے اندر نافذ العمل ہے اور میں نے اس میں بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ ہم نے 64131 سیمپل collect کئے اور 2 کروڑ 70 لاکھ روپے ہم نے جرمانہ کیا۔ ہم نے 5011 ایف آئی آر درج کروائیں۔ یہ figures پچھلے یکم اگست سے اب تک کی ہیں۔ اسی طرح 777 لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تفصیل آپ پہلے بتا چکے ہیں اس کو چھوڑ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ ساری تفصیل پہلے بتادی گئی ہے اور یہ Ordinance مورخہ 13۔اگست سے پورے پنجاب کے اندر نافذالعمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 5773 بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5840 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں گندم کے ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5840: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال گندم کا ریٹ مقرر کرتی ہے تاکہ غریب کسان کو گندم کی فصل کی مناسب قیمت مل سکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب بھر کے چھوٹے کسان سے گندم گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر نہیں خریدی جاتی جس سے وہ غریب پستا ہی جارہا ہے؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسا سسٹم متعارف کرانا چاہتی ہے کہ پنجاب بھر کے ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے کاشتکار سے محکمہ خود ہی سرکاری ریٹ پر گندم خریدے تاکہ وہ مظلوم، مڈل مین کے ظلم وستم سے محفوظ رہ سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) یہ درست ہے کہ گندم خریداری کا ریٹ ہر سال حکومت کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا اور صوبہ میں فوڈ سکیورٹی کے تحت گندم سٹاک کرنا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر بآسانی اور وافر مقدار میں دستیاب ہو اسی لئے حکومت کی طرف سے ایسی پالیسی مرتب کی جاتی ہے کہ گندم مڈل مین، آڑھتی کی بجائے اصل کاشتکار سے خرید کی جائے۔ محکمہ اصل کاشتکار سے گندم خرید کرنے کی خاطر ہر گندم خریداری مرکز پر علاقہ کے کاشتکاران کے ناموں کی لسٹ ضلعی انتظامیہ (محکمہ مال) کے تعاون سے مرتب کرتا ہے اور ضلعی انتظامیہ (محکمہ مال) کی طرف سے نامزد کردہ عملہ کی

طرف سے سفارشات کی روشنی میں اصل کاشتکار سے گندم حکومت کی مقرر کردہ قیمت خرید 1300 روپے فی 40 کلوگرام پر خرید کی جارہی ہے۔ چھوٹے کاشتکاروں کی سہولت کے لئے 50 بوری تک گندم سنٹر پر بھرائی کر کے خرید کی جاتی ہے اور 50 بوری تک باردانہ شخصی ضمانت پر دیا جاتا ہے۔ مزید برآں 50 بوری تک گندم کی قیمت کی فوری ادائیگی بذریعہ بنک نقد ادا کی جاتی ہے، جس کے لئے اکاؤنٹ کھلوانا ضروری نہیں ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے حکومت کی طرف سے ایسی پالیسی مرتب کی جاتی ہے کہ گندم مڈل مین، آڑھتی کی بجائے اصل کاشتکار سے خرید کی جائے۔ محکمہ اصل کاشتکار سے گندم خرید کرنے کی خاطر ہر گندم خریداری مرکز پر علاقہ کے کاشتکاران کے ناموں کی لسٹ ضلعی انتظامیہ (محکمہ مال) کے تعاون سے مرتب کرتا ہے اور ضلعی انتظامیہ (محکمہ مال) کی طرف سے نامزد کردہ عملہ کی طرف سے سفارشات کی روشنی میں اصل کاشتکار ہی سے گندم خرید کی جاتی ہے جس کے لئے کاشتکار کو فی ایکڑ آٹھ بوری تک باردانہ جاری کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت نے اس سال چھوٹے کاشتکاروں سے کتنی گندم خریدی نیز کتنے کاشتکاروں کو بغیر اکاؤنٹ کھلوائے کتنی رقم نقد ادا کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال پوچھا تھا اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔ ابھی انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے یہ fresh question بنتا ہے۔ معزز ممبر اس سوال سے متعلق کوئی تفصیل جاننا چاہتی ہیں تو میں بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اپنے ضمنی سوال میں کیا پوچھا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(ب) میں چھوٹے کاشتکاروں کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور میں نے اسی سے متعلق ضمنی سوال کیا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں سے کتنی گندم خریدی گئی ہے؟ یہ بالکل relevant ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ اس کے لئے تو آپ fresh question دیں۔آپ تو پورے پنجاب کی تفصیل پوچھنا چاہتی ہیں۔آپ fresh question دیں تو پھر محکمہ سے اس کا جواب لے لیا جائے گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جی، بہتر ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر محترمہ حنا پرویز بٹ نے مزید کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا تو آپ پوچھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ کاشتکاروں سے گندم حکومت کی مقرر کردہ قیمت خرید -/1300 روپے فی 40 کلو گرام پر خرید کی جا رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کسانوں سے گندم خریدی گئی اور اگر خریدی گئی تو بازار میں ریٹ -/1100 روپے فی 40 کلو گرام کیوں ہوا؟ میں پوری ذمہ داری سے یہ سوال کر رہا ہوں۔ آپ بھی بزنس کو سمجھتے ہیں کہ اگر کسی ریٹ پر stock absorb ہو گیا تو پھر اس کے بعد بازار میں ریٹ گرا کیسے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم نے گندم -/1300 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے خرید لی ہے اگر اس بات کو مان لیا جائے تو پھر بازار میں ریٹ گرا کیوں؟ آپ خود ایک اچھے زمیندار ہیں تو آپ بتائیں کہ کیا بازار میں گندم کا ریٹ نہیں گرا، آڑھتی کے پاس پھر کیوں availability گئی اور کیوں مال گیا؟

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ آپ میرے متعلق بات نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: الحمد للہ میں بھی زمیندار ہوں۔ چلیں، میں اپنی بات کرتا ہوں کہ میری گندم کا ریٹ کیوں گرا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے محکمہ خوراک کو 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدنے کا target دیا تھا۔ تقریباً 86 فیصد چھوٹے زمیندار یعنی ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم زمین رکھنے والے کاشتکار ہیں۔ محکمہ خوراک کی طرف سے خصوصی طور پر چھوٹے زمینداروں کو پوری طرح facilitate کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم نے شخصی گارنٹی کے اُوپر باردانہ جاری کیا ہے۔ انتظامی طور پر گندم خریدنے کے تمام مراکز کی کڑی نگرانی کی گئی اور کوشش کی گئی کہ چھوٹے زمینداروں سے زیادہ سے زیادہ گندم خریدی جائے۔ یہ درست ہے کہ بعد میں گندم زیادہ ہونے کی وجہ سے مارکیٹ میں گندم کا ریٹ کم ہو گیا تھا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ 14لاکھ ٹن گندم یوکرائن سے import کی گئی۔ میرے محترم پارلیمانی سیکرٹری یہ بات نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں لیکن ایوان میں بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کو پتا ہے کہ اس14۔لاکھ ٹنimportکی گئی گندم نے مارکیٹ میں تباہی پھیر دی۔ آج تک پتا نہیں چل سکا کہ وہimport license کس نے دیا تھا؟اس کے بعد یہ ہوا کہ پچھلے سال کا جو backlog stock تھا وہ ہمreleaseنہیں کر سکے۔ جب وہstock releaseنہیں ہوا تو پھر ہماری اتنیcapacityنہیں تھی کہ ہم پوری گندم خرید سکتے۔ محکمہ نےgo slow policyاپنائی۔ جب محکمہ go slow پر گیا تو کسان کو تباہی کا سامنا کرنا پڑا اور آڑھتی نے اس کو لوٹ لیا۔ یہ اصل حقائق ہیں۔ اب جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ کیا حکومت آئندہ کے لئے کوئی ایسا طریق کار بنائے گی کہ وہ کسانوں سے گندم کا پورا سٹاک خرید لے اس طرح کم از کم کسان کو ریٹ تو صحیح مل سکے گا۔ کیا حکومت کا کوئی ایسا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ اس کی بہتری کے لئے اگلے سیزن سے پہلے اپنی تجاویز دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ پوری کوشش کرے گا کہ زمینداروں کو زیادہ سے زیادہfacilitateکیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!Wheat Procurementکی جو کمیٹی بنی تھی میں اس کا حصہ رہا ہوں تو اس لئے میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب نے جُوش خطاب میں جو بات کی ہے کہ گندمimportکرنے کی وجہ سے تباہی ہو گئی، یہ بات حقائق کے مطابق درست نہیں ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے کہا کہ 14۔لاکھ ٹن گندمimportکی گئی ہے۔ پتا نہیں انہوں نے یہ figuresکہاں سے لی ہیں؟ صرف6.5لاکھ ٹن گندمimportہوئی اور وہ سندھ حکومت نے کی ہے۔ جب پنجاب حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی تو ہم نے باقاعدہ وفاقی حکومت سےagitateکیا اور اس کو رُکوایا۔ اس مرتبہ پنجاب حکومت نے بڑی hectic effortsکر کے کسان کو تباہی سے بچایا ہے۔ یہ بات کہی جا رہی تھی کہ اس مرتبہ گندم کا ریٹ نو سو، ساڑھے نو سو یا ایک ہزار روپے سے نیچے آ جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ international level پر گندم کی قیمتیں گر گئیں۔ اس وقت صورتحال یہ تھی کہ اگر آپ یوکرائن سے پاکستان میں گندمimportکرتے تو یہاں پر

اس کی پہنچ ایک ہزار روپے سے کم پڑتی تھی۔ جب international level پر گندم کی قیمتیں گری ہیں تو خطرہ یہ تھا کہ اس کا effect پاکستان اور صوبہ پنجاب پر بھی آئے گا۔ محکمہ خوراک کی یہ ذمہ داری اور capacity نہیں کہ گندم کی جتنی پیداوار ہو وہ تمام کی تمام خریدے۔ محکمہ خوراک کا ہر سال مقصد اور object یہ ہوتا ہے کہ وہ مارکیٹ میں موجود رہے اور مارکیٹ میں موجود رہ کر قیمت کو stable کرے۔ محکمہ خوراک کوئی go slow نہیں تھا۔ بالکل ایک بڑے منظم انداز سے گورنمنٹ نے مارکیٹ میں اپنی entry کی، اس کے بعد حکومت مارکیٹ میں موجود رہی اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ 800 یا 900 روپے گندم کے ریٹ کی باتیں ہو رہی تھیں تو ریٹ کسی وقت بھی 1200 سے نیچے نہیں گیا۔ جب تک محکمہ خوراک موجود رہا تو یہ 1200 سے اوپر رہا یعنی 1250 یا 1260 روپے پر رہا۔ اس طرح سے گورنمنٹ نے ایک منظم کوشش کر کے کسان کو اس مرتبہ گندم میں بچایا ہے۔ جس طرح چاول اور کاٹن میں نقصان ہوا ہے تو گورنمنٹ نے جو کسان پیکج دیا ہے اس میں چاول خریدنے والوں نے کہا کہ 34۔ارب روپیہ loan ہے اس لئے اگر آپ اس کو reschedule کروا دیں تو ہم کسان سے دوبارہ فصل خریدیں گے اور اس سے کسان کا استحصال یا نقصان نہیں ہوگا۔ یہ 34۔ارب روپے کو reschedule کرنا کسان پیکج کا حصہ ہے۔ اسی طرح سے ہر کسان جس کی زمین ساڑھے بارہ ایکڑ سے نیچے ہے اُس نے اگر دو تین ایکڑ چاول یا دو ایکڑ کاٹن لگائی ہوئی ہے تو میں مانتا ہوں کہ کسان کو پچاس ہزار روپے loss ہوا ہے تو چلو 25/30 ہزار روپے اس کے گھر net cash جائے گا۔ اب subsidy بھی تو دی جاتی ہے لیکن کسانوں کے نمائندوں کا یہ دعویٰ یا ان کا agitation تھا کہ 60 فیصد subsidy اِدھر اُدھر ہی ہو جاتی ہے اور کسان تک صرف 30/40 فیصد پہنچتی ہے۔ اس پر وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے فیصلہ کیا کہ ہم کسان کو براہِ راست subsidy دیں گے اور 40۔ارب روپیہ چھوٹے کسانوں میں تقسیم ہونا تھا۔ ایک طرف اُن لوگوں نے جنہوں نے پہلے دن کہا کہ یہ package بالکل فضول ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ جب دوسرے تیسرے دن پتا چلا کہ اس سے کسان کا نقصان بھی پورا ہوگا اور اس سے وہ خوش بھی ہوگا تو پھر کہنے لگے کہ یہ الیکشن میں دھاندلی کے مترادف ہے۔ اس شور شرابے کی بنیاد پر الیکشن کمیشن نے نوٹس لیا اور کسان package پر عملدرآمد suspend کر دیا جس پر وفاقی حکومت اور کسانوں کی تنظیمیں بھی اب سپریم کورٹ میں جا رہی ہیں۔ ایک طرف اس قسم کی گفتگو کر کے دوسری سیاسی پارٹیوں کے بڑے لیڈر جو ایک رحیم یار خان سے چلا، دوسرا کل اوکاڑہ میں کھڑا ہوا جس کو پتا ہی نہیں ہے کہ کسانوں کے problems کیا ہیں؟ جتنی بھی انہوں نے

راستے میں تقاریر کی ہیں کسی ایک problem کا انہوں نے ذکر نہیں کیا لیکن وہی ہلہ گلہ سیاست، یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ ایک طرف کسانوں کو نقصان پہنچانے اور مروانے میں یہ لوگ شامل ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم کسان کے بڑے ہمدرد ہیں اس لئے میں یہ بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت نے گندم کی procurement کے موقع پر پوری سنجیدگی کے ساتھ کسان کو نقصان سے بچایا ہے۔ اللہ کرے کہ سپریم کورٹ غریب کسانوں کی بات سنتے ہوئے الیکشن کمیشن کی طرف سے کسان package کے suspension کا آرڈر ختم کرے، اس سے انشاء اللہ تعالیٰ کسان کو بہت فائدہ ہوگا اور آنے والی فصل خاص طور پر گندم کی کاشت میں بہت فائدہ ہوگا۔ اگر ہر غریب کسان کے گھر میں کوئی 15,20 یا 25 ہزار روپیہ چلا جائے گا تو وہ نئی فصل کو بہتر انداز سے کاشت کرنے میں کامیاب ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں گندم کے گودام اور ان کی گندم سٹور کرنے کی کپیسٹی سے متعلقہ تفصیلات

*4959: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں گندم کے کتنے گودام ہیں، ان میں گندم کی کتنی مقدار سٹور کی جاتی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں 2014 کے سیزن میں کتنی گندم کا ٹارگٹ دیا گیا تھا؟

(ج) مذکورہ ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) مذکورہ ضلع میں گندم کی خرید کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جن میں 76500 میٹرک ٹن گندم سٹور ہوتی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں گندم خریداری برائے سال 15-2014 میں 171000 میٹرک ٹن گندم خرید کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں خرید گندم سکیم 15-2014 کے لئے مبلغ -/5,92,47,75,000 روپے مختص کئے گئے تھے۔

(د) 15-2014 میں گندم کی خریداری کے لئے 354735 جیوٹ (100 کلو گرام) اور 2913051 پی پی تھیلے (50 کلو گرام) فراہم کئے گئے۔

صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*4577: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے 2014 میں گندم کی خرید کا کیا ٹارگٹ مقرر کیا ہے؟

(ب) 2013 میں گندم کی خریداری کا حکومت کا کیا ٹارگٹ تھا اور اس میں کتنا ٹارگٹ حاصل ہو سکا۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حکومت نے سال 15-2014 کے لئے گندم خریداری کا ٹارگٹ 35 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا تھا۔

(ب) سال 14-2013 میں حکومت نے گندم خریداری کا ہدف 35 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا تھا، جس کے عوض 36,75,660 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

برف کے کارخانوں کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

*5057: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں برف کے کتنے کارخانے ہیں؟

(ب) کیا ان برف کے کارخانوں میں بننے والی برف کو چیک کیا جاتا ہے یہ مضر صحت ہے اور اس میں استعمال ہونے والا پانی آلودہ ہے؟

(ج) برف بنانے میں آلودہ پانی استعمال کرنے والے کارخانوں کی چیکنگ کا کیا ریکارڈ ہے سال 14۔2013 میں کتنے برف خانوں کی برف چیک کی گئی نیز کتنے کارخانوں کی برف صحت کے لئے مضر پائی گئی اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع لاہور میں 97 برف کے کارخانے موجود ہیں۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے مضر صحت اور غیر معیاری برف بنانے والوں کے خلاف سخت اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور فی الوقت بھی غیر معیاری اور مضر صحت برف بنانے والے کارخانوں کے خلاف سخت crack down جاری ہے۔ ضلع لاہور میں ایسے بہت سے برف کے کارخانے تھے جو زنگ آلودہ سانچوں میں برف بنا رہے تھے اور وہاں مناسب فلٹریشن پلانٹس کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سے مضر صحت بیکٹیریا برف میں شامل ہو رہے تھے لیکن پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے سخت کارروائی عمل میں لائی گئی اور مضر صحت برف بنانے والے تمام کارخانوں کو سر بمہر کر دیا گیا۔ اب تک 21 کارخانے سر بمہر کئے گئے ہیں اور بعد ازاں انہیں ان شرائط پر کھولا گیا ہے وہاں فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے گا اور نئے سانچے نصب کئے جائیں گے۔

(ج) مورخہ 2۔جولائی 2012 سے لے کر اب تک پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ضلع لاہور میں مضر صحت اور غیر معیاری برف بنانے کی بناء پر سیل کئے جانے والے کارخانوں کی تفصیل منسلکہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری برف کی ترسیل کو یقینی بنانے کے لئے تمام برف کے کارخانوں کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے رجسٹرڈ کیا جا رہا ہے اور ان میں پانی کو صاف کرنے والے پلانٹس کی کارکردگی اور تنصیب کی بھی یقین دہانی کی جا رہی ہے۔

مناسب اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنا کردار بڑی تندہی سے بلا امتیاز ادا کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ برتی جا رہی ہے۔

بہاولنگر: آدم شوگر ملز چشتیاں سے متعلقہ تفصیلات

*5252: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آدم شوگر ملز چشتیاں نے پچھلے 5 سال میں شوگر سیس کی مد میں کتنے فنڈز جمع کروائے؟

(ب) ان جمع کرائے گئے فنڈز سے علاقہ میں موجود سڑکات کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے اور کن کن سڑکوں کی تعمیر و مرمت ہوئی، مرمت ہونے والی اور نئی سڑکات جو تعمیر ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یسٰین):

(الف) آدم شوگر ملز چشتیاں کی طرف سے فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کو پچھلے پانچ سال میں شوگر سیس کی مد میں 103.545 ملین روپے وصول ہوئے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں شوگر سیس فنڈ کے تحت علاقہ کی آٹھ شاہرات کی تعمیر و مرمت کا کام کروایا گیا جن میں سے چھ شاہرات مکمل کر لی گئیں اور بقیہ دو سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام جاری ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: گندم کے گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5773: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں مراکز ذخیرہ گندم کہاں کہاں پر ہیں اور ان مراکز میں کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں سال 13۔2012 اور سال 14۔2013 کتنی گندم خرید کی گئی نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ گندم کی کتنی مقدار سرکاری مراکز میں رکھی گئی اور کتنی گندم پرائیویٹ مراکز پر رکھی گئی؟

(ج) مذکورہ سالوں میں پرائیویٹ مراکز پر رکھی گئی گندم پر کتنے اخراجات کس کس مد میں کئے گئے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں مراکز ذخیرہ گندم پر کتنے ملازمین تعینات ہیں تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ سالوں میں سرکاری مراکز ذخیرہ گندم پر رکھی گئی گندم پر کتنے اخراجات کس کس مد میں کئے گئے؟

(و) مذکورہ سالوں میں خریدی گئی گندم سے کتنی آمدن محکمہ کو حاصل ہوئی اور یہ رقم کہاں پر خرچ کی گئی؟

(ز) مذکورہ سالوں میں گوجرانوالہ میں محکمہ کے کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بنیاد پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معززایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں9مراکز ذخیرہ گندم موجود ہیں جو کہ درج ذیل جگہوں پر واقع ہیں اور ان کی گنجائش ذخیرہ ہر مرکز کے سامنے درج کی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام مرکز ذخیرہ	گنجائش ذخیرہ میٹرک ٹن میں
1	گوجرانوالہ۔I(نزدانڈرپاس جناح روڈ گوجرانوالہ)	13000.000
2	گوجرانوالہ۔2 (بالمقابلDPSڈی سی روڈ گوجرانوالہ)	12000.000
3	گوجرانوالہ۔3(نزدریلوے سٹیشن گوجرانوالہ)	12000.000
4	ایمن آباد(نزدریلوے سٹیشن موڑایمن آباد)	15000.000
5	کامونکی(نزدریلوے سٹیشن کامونکی)	13000.000
6	نوشہرہ ورکاں(تتلے عالی روڈنوشہرہ ورکاں)	26000.000
7	وزیرآباد(بھروکی روڈوزیرآباد)	4000.000
8	گکھڑ(نزدریلوے پھاٹک گکھڑ)	8500.000
9	علی پور چٹھہ(نزدریلوے سٹیشن علی پور چٹھہ)	5500.000
	میزان	109000.000

(ب) سال13۔2012 میں169785.000 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس میں سے 94013.800میٹرک ٹن سرکاری اور75771.200 میٹرک ٹن پرائیویٹ گوداموں میں ذخیرہ کی گئی۔اسی طرح14۔2013 میں207532.900 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس میں سے 99959.900 میٹرک ٹن سرکاری اور107573.000 میٹرک ٹن پرائیویٹ گوداموں میں ذخیرہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سالوں میں مبلغ-/23989692روپے کرایہ گودام کی مد میں خرچ کئے گئے۔

(د) 13–2012 میں خریداری کے لئے پچاس ملازمین تعینات کئے گئے جن میں سات اسسٹنٹ فوڈکنٹرولر30فوڈگریننزانسپکٹراور13فوڈگریننزسپروائزرتعینات کئے گئے تھے۔

اسی طرح سال14–2013میں کل46ملازمین تعینات کئے گئے جن میں10اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر،24فوڈگریننزانسپکٹراور12فوڈگریننزسپروائزرتعینات کئے گئے تھے۔

(ہ) مذکورہ سالوں میں مبلغ -/346211 روپے بل بجلی کی مد میں خرچ کئے گئے چوکیداری کے لئے سرکاری چوکیداروں کے علاوہ مزید سٹاف بھرتی نہ کیا گیا۔

(و) سال 13-2012 میں کل 169785.000 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی 1050.00 روپے فی من اور 2625.00 روپے فی 100 کلو گرام بوری خرید کی گئی۔اس کے علاوہ 7.50 روپے فی بوری ڈلیوری چارجز کی مد میں ادا کئے گئے اور اس طرح 4469590125.00 روپے خرچ ہوئے۔

اسی طرح سال 14-2013 میں کل 207532.900 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جو کہ 1200.00 روپے فی من اور 3000.00 روپے فی 100 کلو گرام بوری خرید کی گئی اس کے علاوہ 7.50 روپے فی بوری ڈلیوری چارجز کی مد میں ادا کئے گئے اور اس طرح 6241551967.50 روپے خرچ ہوئے۔ خریداری پر کل 10711142092.50 روپے خرچ ہوئے۔

سال 13-2012 میں رمضان بازار بحساب 790 روپے فی من اور 1975 روپے فی بوری 100 کلو گرام 4678.450 میٹرک ٹن گندم اور اوپن مارکیٹ بحساب 830 روپے فی من اور 2075.00 روپے فی بوری 100 کلو گرام 12571.600 میٹرک ٹن گندم، مکینیکل تنور کی مد میں 410.00 روپے من اور 1025.00 روپے فی بوری 100 کلو گرام کے حساب سے 4365.850 میٹرک ٹن گندم 1075.00 روپے من اور 2687.50 روپے فی بوری 100 کلو گرام کے حساب سے 49024.400 میٹرک ٹن اور 1125.00 روپے فی من یعنی 2812.50 روپے بوری 100 کلو گرام کے حساب سے 92196.750 میٹرک ٹن گندم فروخت ہوئی اس طرح کل 162837.050 میٹرک ٹن گندم فروخت ہوئی، نارووال سے 4266.000 میٹرک ٹن گندم وصول ہوئی اور 4002.850 میٹرک ٹن گندم بچ گئی۔

سال 14-2013 میں رمضان بازار بحساب 1100 روپے فی من اور 2750 روپے فی بوری 100 کلو گرام 3761.850 میٹرک ٹن گندم اور اوپن مارکیٹ بحساب 1180 روپے فی من اور 2950.00 روپے فی بوری 100 کلو گرام 3761.850 میٹرک ٹن گندم اور اوپن مارکیٹ بحساب 1180 روپے فی من اور 2950 روپے فی بوری 100 کلو گرام 12751.900 میٹرک ٹن گندم، مکینیکل تنور کی مد میں 410.00 روپے من اور 1025.00 روپے فی بوری

100 کلو گرام کے حساب سے 369.350 میٹرک ٹن گندم 1330.000 روپے من اور 3325.00 روپے فی بوری 100 کلو گرام کے حساب سے 200995.550 میٹرک ٹن اس طرح کل 217878.650 میٹرک ٹن گندم فروخت ہوئی، نارووال سے 6342.900 میٹرک ٹن گندم موصول ہوئی اور سابقا بچی ہوئی 4002.850 میٹرک ٹن گندم بھی شامل ہے۔اس طرح دونوں سالوں میں کل 380715.700 میٹرک ٹن گندم مبلغ 11475094193.75 روپے میں فروخت ہوئی اور یہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی۔

(ز) کسی بھی ملازم کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت ہوئی اور نہ ہی کارروائی کی ضرورت پیش آئی۔

بابافرید شوگر مل اوکاڑہ کے شوگر سیس سے متعلقہ تفصیلات

*6175: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بابافرید شوگر مل اوکاڑہ نے سال 15-2014 کے دوران کتنا گنا خرید کیا؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران اس مل کے ذمہ کتنا شوگر سیس بنتا ہے، کتنا وصول ہو چکا ہے اور کتنا وصول کرنا ہے؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران اس مل نے کتنی رقم کسانوں زمینداروں کو ادا کی اور کتنی بقایا ہے؟

(د) بقایا رقم کی ادائیگی کب تک حکومت کسانوں کو کروا دے گی نیز جن کی رقم اس مل نے ادا کرنی ہے ان کاشتکاروں اور زمینداروں کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) بابافرید شوگر مل اوکاڑہ نے سال 2014 میں 4,07,635 اور سال 2015 میں 2,49,228 میٹرک ٹن گنا خرید کیا۔

(ب) سال 2014 میں بابافرید شوگر مل نے مبلغ -/2,03,81,766 روپے سیس کی مد میں جمع کروائے اور سال 2015 میں مبلغ -/1,86,92,078 روپے جمع کروائے گئے۔ مل کے ذمہ ان دو سالوں کا کوئی شوگر سیس واجب الادا نہ ہے۔

(ج) سال2014 میں بابا فرید شوگر مل کی طرف سے مبلغ -/1,74,10,74,984روپے کسانوں کو ادا کئے گئے اور2014 میں مل مذکورہ کے ذمے کوئی رقم بقایا نہ ہے۔ سال2015 میں مل مذکورہ نے مبلغ -/1,03,65,51,198روپے کسانوں کو ادا کر دیئے ہیں جبکہ مبلغ -/9,17,18,123روپے واجب الادا ہیں۔

(د) باقی ماندہ رقم کی ادائیگی کے لئے مذکورہ مل کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے تاکہ کاشتکاروں کی جلد سے جلد ادائیگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ جن کاشتکاروں کی مل نے ادائیگی کرنی ہے ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں شوگر ملز سے متعلقہ تفصیلات

*6289: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز چل رہی ہیں؟

(ب) ان شوگر ملز کی سالانہ کتنا گنا کرش کرنے کی کپیسٹی ہے؟

(ج) اس ضلع میں سال2014 کے دوران گنا کی کتنی پیداوار ہوئی؟

(د) کتنا گنا ان ملوں نے خرید کیا اور کتنی فصل خراب ہوئی یا مجبوراً کسانوں کو جلانا پڑی؟

(ہ) ان ملوں سے سال2014 کے دوران کتنی رقم بطور شوگر سیس سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی؟

(و) ان ملوں کے ذمہ اس وقت شوگر سیس کی کتنی رقم بقایا ہے اور ان سے وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع فیصل آباد کی حدود میں مندرجہ ذیل پانچ شوگر ملیں چل رہی ہیں۔

(1)	چنار	(2)	ہنزہ۔I
(3)	حسین	(4)	رسول نواز
(5)	تاندلیانوالہ۔I		

(ب) ان شوگر ملوں کی سالانہ گنا کرش کرنے کی کپیسٹی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	شوگر مل	کرشنگ کپیسٹی (میٹرک ٹن روزانہ)	سالانہ کپیسٹی (میٹرک ٹن)
1	چنار	6,000	6,66,000
2	ہمزہ۔I	4,000	4,28,000
3	حسین	6,000	7,26,000
4	رسول نواز	5,000	5,70,000
5	تاندلیانوالہ۔I	7,000	8,26,000

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے پہلے تخمینہ کے مطابق سال2014 میں ضلع فیصل آباد میں گنے کی مجموعی پیداوار243ہزار ایکڑ ہوئی۔

(د) ان شوگر ملوں نے سال2014 میں مجموعی طور پر24,07,500 میٹرک ٹن گنا خرید کیا۔ مل وار تفصیل درج ذیل ہے۔ فصل خراب ہونے یا جلانے کی کوئی شکایت دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی ہے۔

نمبر شمار	شوگر مل	خرید گنا (میٹرک ٹن)
1	چنار	4,75,950
2	ہمزہ۔I	5,07,732
3	حسین	4,29,611
4	رسول نواز	3,67,157
5	تاندلیانوالہ۔I	6,27,410
	ٹوٹل	24,07,500

(ہ) ان شوگر ملوں نے بطور شوگر سیس فنڈ سرکاری خزانہ میں مبلغ -/12,038,9,886 روپے کی رقم جمع کروائی۔ مل وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شوگر مل	سیس جمع کروایا گیا (روپے)
1	چنار	2,37,97,535
2	ہمزہ۔I	2,53,86,598
3	حسین	2,14,77,406
4	رسول نواز	1,83,57,859
5	تاندلیانوالہ۔I	3,13,70,488
	ٹوٹل	12,038,9,886

(و) ان شوگر ملوں کے ذمہ اس وقت شوگر سیس کی کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔

مارکیٹ میں کمپنیوں کی طرف سے فروخت کردہ دودھ سے متعلقہ تفصیلات

*6318: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ Nestle اور دیگر ملکی و غیر ملکی کمپنیاں ملک بھر میں دودھ اور اس سے بنی ہوئی دیگر مصنوعات فروخت کرتی ہیں؟

(ب) کیا ان کمپنیوں کا تیار کردہ دودھ خالص ہوتا ہے یا اس میں دیگر مواد شامل ہوتا ہے اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) Nestle نے سال 2014 کے دوران کتنا دودھ مارکیٹ سے خرید کیا اور کتنا دودھ بنا کر مارکیٹ میں فروخت کیا، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ دودھ اور دودھ سے بنائی گئی اشیاء ڈیری آئٹم کہلاتی ہیں؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ Nestle اپنے دودھ کے برانڈ پر ڈیری آئٹم تحریر نہیں کرتی بلکہ فوڈ آئٹم پرنٹ کرتی ہے؟

(و) اگر جز(د) اور (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں، ان سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ جی ہاں! Nestle اور دیگر غیر ملکی کمپنیاں دودھ اور اس سے بنی ہوئی دیگر مصنوعات فروخت کرتی ہیں۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ابھی تک جن کمپنیوں کے دودھ کے نمونہ جات ٹیسٹ کئے ہیں ان میں سے ایسی کمپنیاں جن کے نمونہ جات فیل پائے گئے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی گئی۔ مزید برآں ایسی تمام کمپنیوں کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ اپنے تمام پراڈکٹس کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق محفوظ اور تیار کیا جائے۔

(ج) قانونی طور پر یہ ذمہ داری پنجاب فوڈ اتھارٹی کی نہیں ہے۔

(د) جی ہاں! دودھ سے بنائی گئی اشیاء ڈیری آئٹم کہلاتی ہیں۔

(ہ) ابھی تک کی انسپکشن کے مطابق Nestle دودھ اپنی دودھ سے بنی اشیاء پر ڈیری آئٹم پرنٹ کرتا ہے۔

(و) دودھ اور دودھ سے بنی تمام اشیاء کیونکہ قدرتی طور پر جانوروں سے حاصل کی جاتی ہیں ان کو ڈیری آئٹم کہا جاتا ہے۔ جہاں تک نیسلے کی پراڈکٹس کا تعلق ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے مینڈیٹ میں نہ ہے۔ جو اشیاء سبزیوں سے حاصل کی جاتی ہیں یا synthetic پراڈکٹس سے حاصل کی جاتی ہیں وہ ڈیری آئٹم نہیں کہلاتی ہیں۔

گجرات: گندم کی خریداری کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*6754: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2015 اپریل، مئی میں گندم کی خرید کے لئے کتنے مراکز ضلع گجرات میں کون کون سی جگہ پر قائم کئے گئے تھے؟

(ب) ضلع بھر میں کتنی گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ضلع بھر میں کتنا باردانہ فراہم کیا گیا تھا، تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع بھر میں اس وقت کتنی گندم سٹور ہے اور یہ کس کس جگہ پڑی ہوئی ہے، یہ گندم کس کس سال سٹور کی گئی تھی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں دوران سال 2015 پانچ عدد مرکز خریداری گندم درج ذیل جگہ پر قائم کئے گئے تھے۔

1۔ پی آر سنٹر، گجرات
2۔ پی آر سنٹر، لالہ موسیٰ
3۔ فلیگ سنٹر، منگوال
4۔ فلیگ سنٹر، ڈنگہ
5۔ فلیگ سنٹر، جلال پور جٹاں

(ب) ضلع بھر میں کل 9504.500 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کی ادائیگی پر مبلغ 309609082.00 روپے رقم خرچ ہوئی۔

(ج) ضلع بھر میں کیٹیگریزوار درج ذیل باردانہ فراہم کیا گیا تھا۔

جیوٹ بیگز	پی پی بیگز (100KG)	میزان (100KG)
113619	176566	290185

(د) ضلع بھر میں سنٹر وار گندم کی ذخیرہ اندوزی درج ذیل ہے۔ ضلع بھر میں سال 15-2014 اور سال 16-2015 دو سالوں کی گندم سٹور ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	نام سنٹر	گودام سٹوریج	اوپن سٹوریج	میزان (م ٹن)
2014-15	گجرات	2681.300	0	2681.300م ٹن
2014-15	لالہ موسیٰ	876.550	0	876.550 "
	میزان	3557.850		876.550م ٹن
2015-16	گجرات	16267.650	0	16267.650 "
	لالہ موسیٰ	1085.100	0	1085.100 "
	منگوال	0	3484.700	3484.700 "
	ڈنگہ	0	1654.100	1654.100 "
	جلالپور جٹاں	0	2005.600	2005.600 "
	میزان	17352.750	7144.400	24497.150م ٹن

پنجاب میں قائم شوگر ملز، مالکان اور ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*6966: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں اس وقت کل کتنی شوگر ملیں ہیں اور ان کے مالک کون کون ہیں؟

(ب) ہر مل کے ذمہ گنے کی قیمت کی ادائیگی کی مد میں کتنی رقم بقایا ہے، سال وار علیٰحدہ علیٰحدہ ہر مل کے حوالے سے جواب دیں؟

(ج) کسانوں کی حق رسی کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب میں اس وقت 47 شوگر ملیں ہیں جن میں سے 43 شوگر ملیں چالو ہیں شوگر مل مالکان کے ناموں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کرشنگ سیزن 14۔2013 میں پنجاب کی 44 چالو شوگر ملوں نے مبلغ 143.75۔ ارب روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ 143.59۔ارب روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 99.89 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ 16 کروڑ روپے ہے۔ مل وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کرشنگ سیزن 15۔2014 میں پنجاب کی 43 چالو شوگر ملوں نے مبلغ 133.982۔ ارب روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ 130.273۔ارب روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو

کہ تمام رقم کا97.23 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ3.709۔ ارب روپے ہے مل وار تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادائیگی فیصد کے حساب سے وہ ملیں جن کی ادائیگی فیصد سب سے کم تھی ان شوگر ملوں کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق نمبر(2)6 اور 21 کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے گنے کے کاشتکاروں کی بقایا ادائیگی بذریعہ Arrears of Land Revenue کے تحت کروانے کے لئے کین کمشنر کے احکامات مورخہ 2015۔08۔25 کے مطابق (د،ر،س،ش)متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز / ایڈیشنل کین کمشنرز جھنگ، فیصل آباد اور قصور نے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے میسرز شکر گنج۔(i)، شکر گنج۔(ii)، جھنگ، حسین فیصل آباد اور برادرز قصور کو سیل کر دیا ہے اور مل کی قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کی100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے قانونی کارروائی جاری ہے۔ باقی نادہندہ 14 شوگر ملوں کو آخری موقع برائے100 فیصد ادائیگی مورخہ 2015۔09۔10 دیا گیا ہے جس کے بعد Arrears of Land Revenue کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنایا جائے گا۔مزید برآں سال14۔2013 میں مندرجہ ذیل شوگر ملوں کے ذمے مبلغ -/15,90,00,000 روپے واجب الادا ہیں۔ان شوگر ملوں کو سیل کر دیا گیا تھا اور قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کو100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے کارروائی جاری ہے۔

1۔	حسیب وقاص، ننکانہ صاحب	2۔	کالونی۔II، خانیوال
3۔	عبداللہ۔II، سرگودھا	4۔	چشتیاں، سرگودھا

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع گجرات: گندم کے خریداری مراکز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

496: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں گندم کی سرکاری سطح پر خریداری کے کتنے مراکز قائم کئے گئے؟

(ب) ان مراکز میں2014 میں کتنی گندم خریدنے کا ہدف مقرر کیا گیا نیز پچھلے سال کتنی گندم کس ریٹ پر خریدی گئی تھی؟

(ج) ان مراکز پر تعینات افسران وعملہ کی تعداد عہدہ وار بتائی جائے؟

(د) ان مراکز میں سال 2011 میں کتنی گندم خراب ہوئی اور اس وقت کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے، اس کا کل وزن اور مالیت بتائی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں گندم کی سرکاری سطح پر خریداری کے لئے پانچ مراکز قائم کئے گئے تھے۔

1۔ گجرات پی آر سنٹر
2۔ منگوال (عارضی مرکز خریداری گندم)
3۔ جلالپور جٹاں (عارضی مرکز خریداری گندم)
4۔ لالہ موسیٰ پی آر سنٹر
5۔ ڈنگہ (عارضی مرکز خریداری گندم)

(ب) ضلع گجرات میں سال 2014 میں گندم کی خرید اور نرخ حسب ذیل تھے۔

نمبر شمار	نام سنٹر	ہدف م ٹن	خرید گندم م ٹن	نرخ مقررہ 2014 فی 40 کلو گرام
1۔	گجرات	2000	2200	قیمت گندم 40 کلو گرام -/1200 روپے
2۔	لالہ موسیٰ	3600	3643.8	قیمت گندم فی 100 کلو گرام -/3000 روپے
3	منگوال	6400	6413.3	ڈلیوری چارجز، 7.50 روپے فی 100 کلو گرام بوری
4	ڈنگہ	5200	4866.7	کل فی 100 کلو بوری قیمت 3007.50 روپے
5	جلالپور جٹاں	2800	2800	
	میزان	20000	19923.900	

(ج) ان مراکز پر تعینات افسران و عملہ کی عہدہ وار تعداد 10 ہے جن میں AFC-1، FGI-6 اور FGS-3 ہیں۔

1۔	گجرات (2 عدد)	غلام نبی، فوڈ گرین انسپکٹر
		جواد الحسن، فوڈ گرین انسپکٹر
2۔	لالہ موسیٰ (2 عدد)	وسیم عباس، فوڈ گرین انسپکٹر
		خرم نثار، فوڈ سپروائزر
3۔	منگوال (2 عدد)	محمد ارشد، فوڈ گرین انسپکٹر
		محمد شفیق، فوڈ گرین انسپکٹر
4۔	ڈنگہ (2 عدد)	آفتاب جمیل بٹ، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر
		فیصل شہزاد، فوڈ گرین سپروائزر
5۔	جلالپور جٹاں (2 عدد)	شہباز احمد، فوڈ گرین انسپکٹر
		محمد عثمان امین، فوڈ سپروائزر
	میزان (10 عدد)	

(د) سال 2011 میں ان مراکز پر کوئی گندم خراب نہ ہوئی تھی اور اس وقت ان مراکز پر کل 53639 بوری مورخہ 27۔03۔2015 تک گندم موجود ہے جس کا وزن 5363.90 میٹرک ٹن ہے اور اس کی مالیت بحساب -/1280 روپے فی 40 کلو گرام 17,16,44,800 روپے بنتی ہے۔

ضلع گجرات: گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

497: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں گندم سٹور کرنے کے کل کتنے گودام کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان میں کتنے محکمہ کی ملکیت ہیں اور کتنے کرایہ پر ہیں؟

(ج) 13-2012 میں گندم سٹور کرنے کا ضلع گجرات میں کتنا ہدف مقرر تھا؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں موجود گوداموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	گودام جگہ واقع
1	گجرات	8 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپیسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 4000 میٹرک ٹن ہے جو نزد ریلوے لائن، محلہ فیض آباد گجرات پر واقع ہے۔
2	گجرات	3 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپیسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 1500 میٹرک ٹن ہے جو سروس روڈ گجرات پر واقع ہے۔
3	لالہ موسیٰ	5 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپیسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 2500 میٹرک ٹن ہے جو نزد دھامہ گاؤں لالہ موسیٰ پر واقع ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیر استعمال کل 16 عدد گودام ہیں جن میں 13 عدد گودام محکمہ کی ملکیت اور 3 عدد ضلع کونسل کی ملکیت میں ہیں، جن کا کرایہ محکمہ خوراک ادا کرتا ہے۔

(ج)

1) ضلع گجرات میں دوران سال 2012 خرید گندم کا ہدف 25000.000 میٹرک ٹن اور ضلع منڈی بہاؤالدین سے 7500.000 میٹرک ٹن گندم وصول کر کے کل 32500.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر تھا۔

2) دوران سال 2013 خرید گندم کا ہدف 28000.000 میٹرک ٹن اور ضلع منڈی بہاؤالدین سے 16000.000 میٹرک ٹن گندم وصول کر کے کل 44000.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر تھا۔

حلقہ پی پی-102 میں گندم کے گودام سے متعلقہ تفصیلات

619: چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔102 گوجرانوالہ میں کل کتنے گندم کے گودام ہیں، کتنے پختہ عمارات میں ہیں اور کتنے بغیر عمارات کے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔102 میں محکمہ خوراک کا ملکیتی کوئی گودام نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسان اپنی گندم کی فروخت کے لئے خوار ہوتے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں نئے سرکاری گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی۔102 میں گندم کے سرکاری گودام نہ ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔102 میں محکمہ خوراک کا کوئی ملکیتی گودام نہ ہے۔ تاہم کسانوں کی سہولت کے لئے ہر سال عارضی گودام (مرکز خرید) کوٹ لدھا میں بنایا جاتا ہے جس کا ٹارگٹ بھی 12000 میٹرک ٹن ہوتا ہے اور کسان اپنی ضرورت سے وافر مقدار گندم اس سنٹر پر فروخت کرتے ہیں۔

سرگودھا: غیر معیاری تیل و گھی کی تیاری اور حکومتی اقدامات

855: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر اور اس کے گرد و نواح میں چھوٹے بڑے ہوٹلوں میں غیر معیاری تیل اور گھی کا استعمال عام ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا اور اس کے گرد و نواح میں موجود فیکٹریاں غیر معیاری تیل اور گھی تیار کر رہی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں کے خلاف جو غیر معیاری تیل اور گھی تیار کر کے سپلائی کرتی ہیں، کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تا کہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے، ضلع لاہور

میں مختلف ہوٹلز، ریسٹورنٹس، بیکری، فیکٹری اور دیگر اشیاء خورد و نوش فروخت کرنے والوں کو بلا امتیاز چیک کر رہی ہے اور صاف ستھری خوراک کے حصول کے لئے سخت کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

حکومت کی جانب سے پچھلے دس سالوں میں خرید کی گئی گندم سے متعلقہ تفصیلات

1079: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے پچھلے دس سالوں میں کل کتنی گندم خرید کی، ہر سال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا حکومت کے پاس سٹوریج کے مکمل انتظامات ہیں، اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا انتظامات کر رہی ہے؟

(ج) گندم کو سٹور کرنے کی بابت مکمل انتظامات کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پچھلے دس سالوں میں خرید کردہ گندم کی تفصیلات:

نمبر شمار	سال	خرید گندم (میٹرک ٹن)
1	2006-07	25,68,803
2	2007-08	25,57,401
3	2008-09	57,81,425
4	2009-10	37,21,797
5	2010-11	31,91,000
6	2011-12	27,84,000
7	2012-13	36,76,650
8	2013-14	37,43,340
9	2014-15	29,90,237
10	2015-16	32,34,044

(ب) محکمہ خوراک حکومت پنجاب کے پاس خرید کردہ گندم سٹور کرنے کے لئے 2188515 میٹرک ٹن استعداد گندم گودام موجود ہے۔ اس کے علاوہ گندم کو کھلی جگہ پر تھڑوں پر گنجیوں کی صورت میں سٹور کیا جاتا ہے اور ان گنجیوں کو ترپالوں / لیمینیشن کیپ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ بارشوں کے پانی سے محفوظ رہ سکے۔ مزید یہ کہ محکمہ خوراک جدید طرز کے کنکریٹ سائلوز 30000 میٹرک ٹن گنجائش مانااحمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں تیار کروارہاہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ کوٹلہ موسیٰ احمد پور ایسٹ ضلع بہاولپور اور 9 گنجیانی ضلع بہاولنگر میں پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔

(ج) دو سے تین سال کے اندر مذکورہ بالا نئی سٹوریج کپیسٹی مکمل ہو جائے گی۔

ضلع سرگودھا، گجرات اور راولپنڈی میں فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

1080: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات، راولپنڈی اور سرگودھا میں فلور ملز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب کا گندم کا کوٹا فلور ملز کو الاٹ کرنے کا کیا طریق کار ہے اور طے شدہ criterion کیا ہے؟

(ج) 01-07-2010 تا 01-07-2015 مندرجہ ضمن (1) کے اضلاع میں فلور ملز کی تفصیل و بریک اپ کیا ہے، وضاحت دی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات، راولپنڈی اور سرگودھا میں فلور ملز کی تعداد درج ذیل ہے:

گجرات	راولپنڈی (علاوہ اسلام آباد)	سرگودھا
28	74	16

(ب) ضلع وار کوٹا مقرر کر کے، متعلقہ ضلع کی تمام فلور ملز کی استعداد پسائی کے مطابق یکساں طور پر مقرر کر دیا جاتا ہے جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ج) 01-07-2010 تا 01-07-2015 کے دوران ضلع گجرات، راولپنڈی اور سرگودھا میں فلور ملز کی تعداد درج ذیل ہے:

سال	ضلع اور تعداد فلور ملز		
	گجرات	راولپنڈی (علاوہ اسلام آباد)	سرگودھا
01-07-2010	23	60	15
01-07-2011	24	63	16
01-07-2012	25	64	16
01-07-2013	26	68	16
01-07-2014	27	69	16
01-07-2015	28	74	16

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔یہاں وزیر قانون نے شیخ علاؤالدین صاحب کے ایک انکشاف پر لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے اور یہ کسان packageکا یہاں پر ذکر فرمارہے ہیں تو میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے ساڑھے سات سال سے پنجاب میں یہ حکمران ہیں اور اب اڑھائی سال سے مرکز میں بھی حکمران ہیں تو انہیں کسان کی تباہی اور پیکج اب یاد آیا ہے؟

جناب سپیکر: جب انہوں نے کوئی کام نہیں کیا تو۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اگر کوئی relevant بات کرتے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ یہاں پر تقریر کرکے لیڈرشپ کو بھی criticize کررہے ہیں لیکن کیا میاں محمد نواز شریف کو پتا ہے کہ آلوؤں کی قیمت کیا ہے اور فی ایکڑ اس کے اخراجات کیا آرہے ہیں؟ انہیں نہیں پتا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ وہ خود بھی کاشت کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں کسانوں کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا گیا ہے۔ آلو، گندم، گنا اور چاول کے کاشتکار خودکشیاں کررہے ہیں اور 200۔ارب روپیہ کا چاول یہاں پر پڑا ہے۔ گندم خریدی نہیں گئی اور جب اپوزیشن کے قائدین عمران خان یا سراج الحق نے کسان کے حوالے سے convention کئے تو یہ دوسرے تیسرے convention پر بڑبڑا کر اٹھ بیٹھے کہ یہ کسانوں کی بات ہورہی ہے لہٰذا ہمیں بھی کرنی چاہئے۔ تحمل اور صبر سے اِن سے ذرا یہ پوچھ لیں کہ پچھلے سات سال سے جو کسان ذلیل و خوار ہورہے ہیں بلکہ اسی ایوان کے اندر سب سے پوچھ لیں کہ حکومت کی جو کسان کش پالیسیاں ہیں، اب اپوزیشن میں سے کسی نے ذکر کردیا جس کے بعد انہیں بھی ہوش آگیا بلکہ اِن کو ہوش اس لئے آیا کیونکہ الیکشن سَر پر تھا۔ کیا اس سے پہلے پتا نہیں چلا کہ کسان کے ساتھ کیا ہورہا ہے؟

جناب سپیکر:اس کے ساتھ الیکشن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی والی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک تو آپ کسانوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں جس کی وجہ سے 70 فیصد کسان حکومت کو بد دعائیں دے رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کسان package سے کسانوں کو دودھ اور شہد کی نہریں مل جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ میں یہی تو بات کر رہا ہوں کہ آپ کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ کسان کے مسائل کیا ہیں آپ کی سیاست صرف ہلہ گُلہ کے اوپر ہے۔ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ سات سال سے حکومت میں ہیں ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ کسان کی فصل کی قیمت کم ہونے کا مسئلہ کب سے ہے؟ ان سے پوچھیں کہ یہ مسئلہ سات سال سے ہے؟ یہ آلو کے کاشتکار کی خودکشی کی بات کر رہے ہیں ان سے پوچھیں کہ پچھلے سیزن میں آلو کی کیا قیمت تھی؟ پچھلے سیزن میں آلو کی قیمت نے 100 روپے فی کلو گرام کو touch کیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ سات سال پہلے سے خودکشی کرتے آ رہے ہیں۔ او بھئی! خدا کا خوف کریں اس ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا کر کے اس ملک کو ترقی سے روکنے کی جو آپ مذموم سازش کر رہے ہیں اُس کو نہ کریں۔ آپ کو کیا پتا کہ کسان کے کیا مسائل ہیں؟ آپ صرف ہلہ گُلہ، ڈنڈا اور کنٹینر کی سیاست کرنا جانتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کسانوں کے قاتل ہیں، یہ مزدوروں کے قاتل ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ گندم کی قیمت کس نے بڑھائی وہ ہم نے بڑھائی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے کسانوں کے ساتھ مال روڈ پر جو کچھ کیا ہے وہ ہم سب کو پتا ہے۔ یہ کسانوں کو کسان package کے نام پر لولی پاپ دے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کسانوں کے مسئلے کو حل کر دیا ہے تو اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، وہ کسانوں کے مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں آپ اُس میں کیوں حائل ہوتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سُن لیجئے کہ یہ کسانوں کے حوالے سے بات شروع کہاں سے ہوئی؟ بات یہ ہے کہ پنجاب حکومت کی پالیسی ہے کہ بیچ میں سے آڑھتی کو ہٹایا جائے۔ یہاں سے بات شروع ہوئی جس کو لاء منسٹر صاحب نے دوسری طرف سے لیا لیکن میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ سندھ حکومت نے وفاقی حکومت پر 9۔ارب روپے کا claim کیا کہ یہ گندم کیوں آئی؟ پنجاب نے یہ claim نہیں کیا یہ ریکارڈ کی بات ہے اور اُس گندم کی وجہ سے پنجاب حکومت کو مسئلہ بنا۔ ہماری حکومت کی پالیسی ہے کہ ہم نے آڑھتی کو eliminate کرنا ہے۔ میں نے صرف یہ گزارش کی ہے کہ آڑھتی eliminate نہیں ہوا اور کسان سے اُس کی گندم نہیں اُٹھائی گئی جیسے آپ نے مہربانی کی تھی جب میں نے گندم کے علاوہ گنّے پر بات کی تھی۔ اس ایوان نے فیصلہ کیا اور اس کے بعد آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر فیصلہ ہوا اور ملیں seal ہونا شروع ہوئیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم سب کسانوں کا ووٹ لے کر آئے ہیں، میرا تو 90 فیصد کسان ووٹر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات کہتا ہوں اور محکمہ کو صرف تھوڑا سا alarm کرتا ہوں کہ اس دفعہ بہت slow policy ہوئی ہے یا گندم نہیں اٹھائی جا سکی تو اس کا کوئی بہتر حل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بہتر حل کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کا یہ کہنا کہ یہ سندھ حکومت نے کیا ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی صوبائی حکومت direct import نہیں کر سکتی یہ import policy کا حصہ ہے اس لئے پنجاب کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن سندھ حکومت نے Federal کے خلاف کیس کیا یہ ریکارڈ کی بات ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس میاں طارق محمود کا ہے۔ وہ آئے نہیں شاید ملک سے باہر ہیں۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس پر بات چل رہی ہے، انتظامیہ بھی آئی تھی۔ ابھی اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ انور صاحبہ مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Forest (Amendment) Bill 2015. (Bill No.37 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ میاں محمود الرشید کی طرف سے تحریک استحقاق ہے۔ جی، میاں صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2001تا2004
کاایوان میں پیش نہ کیا جانا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب میں 2001 سے لے کر 2014 تک ضلعی حکومتوں کی آڈٹ رپورٹس کے مطابق 200۔ارب روپے کی بے ضابطگیاں ہوئیں جبکہ 38۔ارب روپے کی وصولیاں ہونی ہیں۔ آئینی طور پر یہ آڈٹ رپورٹس پنجاب اسمبلی میں پیش کی جانی چاہئے تھیں لیکن آڈیٹر جنرل کی طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے بار بار توجہ دلانے کے باوجود اب تک یہ رپورٹس ایوان میں پیش نہیں کی گئیں جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں جو ضلعی حکومتیں ہیں، پچھلے چودہ سال سے ان کے بارے میں بہت باتیں ہوئیں کہ ناظمین کے دور میں بہت زیادہ کرپشن ہوئی ہے اور بہت زیادہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر بحث تو نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ اس کا ڈیپارٹمنٹ سے جواب آنے دیں اس کے بعد پھر یہ کمیٹی کے سپرد ہو جائے گی یا اس پر آپ debate کرانا چاہیں گے تو وہ کر لیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اگر آپ نے کمیٹی کے سپرد نہیں کرنی تو اس کا جواب منگوا لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سعودی عرب منیٰ میں حاجیوں کے ساتھ پیش آنے والے سانحہ
کے بارے میں قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک قرارداد ہے جس کے بارے میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی بات ہوئی تھی کہ منیٰ میں ایک انتہائی افسوسناک سانحہ ہوا جس میں ہمارے بیسیوں

پاکستانی شہید بھی ہوئے اور ابھی تک سو کے قریب لاپتا ہیں جس وجہ سے ہزاروں پاکستانی خاندان کرب میں مبتلا ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سن لیں۔ میرے خیال میں اس کو منگل تک کے لئے pending کر لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! منگل تک تو شاید اجلاس ہی نہیں چلنا۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قومی سانحہ ہے۔اس پر ہمیں یہاں پر ضرور یہ قرارداد پیش کرنی چاہئے اور condemn بھی کرنا چاہئے۔ شہداء کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کرنا چاہئے اور سعودی حکومت سے احتجاج بھی کرنا چاہئے کہ اتنی سست روی کے ساتھ ہمیں اطلاعات ملی ہیں کہ اب تک ہزاروں پاکستانی خاندان کرب میں مبتلا ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جو الفاظ استعمال کرتے ہیں جس سے اچھا نہیں لگے گا۔ آپ کی مہربانی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ قرارداد ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو out of turn لیا جائے اور ایوان اس کو پاس کرے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! کیا اس کو out of turn لیا جا سکتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہی طے ہوا تھا کہ اس قرارداد کے الفاظ کو اگر amend کر لیا جائے تو پھر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ یہ واقعی بہت افسوسناک سانحہ ہوا ہے۔ اس سانحہ پر ہمیں افسوس بھی کرنا چاہئے اور اظہار یکجہتی بھی کرنا چاہئے لیکن اس افسوسناک واقعہ کی ذمہ داری کسی اور حکومت پر ڈال کر ساتھ ہی احتجاج بھی کر دیں تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس معاملہ کو جب تک کوئی فورم یا حکومت enquire کرنے کے بعد کسی نتیجے پر نہیں پہنچتی اس وقت تک ہمیں اس قسم کے اظہار خیال سے اس معزز ایوان کا اچھا تاثر نہیں جائے گا۔ یہ foreign policy سے متعلق بات ہے اور شاید یہ ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ اگر محترم قائد حزب اختلاف اس بات پر آمادہ ہوں اور اس میں جو relevant portion ہے اس کو حذف کر کے وہ قرارداد پڑھنا چاہیں تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Legislation کے بعد کر لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اس میں قابل اعتراض بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا یہ خیال ہے کہ قرارداد میں ہم نے کہا ہے کہ معزز ایوان مطالبہ کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے برادر اسلامی ملک سے ایسا احتجاج نہیں کر سکتے جب تک اس کے facts سامنے نہ آئیں۔ آپ اگر یہ الفاظ delete کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سعودی حکومت سے پوری دنیا کے ممالک نے اس بات پر احتجاج کیا ہے کہ ہمیں بروقت اطلاعات نہیں مل رہیں بلکہ ابھی تک نہیں مل رہیں۔ ہمارے پچاس، ساٹھ یا ستر لوگ اب بھی گمشدہ ہیں۔ وہ کدھر گئے ہیں۔ ہم یہاں بیٹھے یہ بات کرتے ہیں کہ یہ کوئی اتنا sensitive معاملہ نہیں ہے۔ ہمیں اس پر بات کرنی چاہئے اور احتجاج بھی کرنا چاہئے اس لئے کہ ہمارے پاکستانی شہداء کے لواحقین اور عزیز واقارب جس ذہنی اذیت سے گزر رہے ہیں اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ آج دو ہفتے ہونے کو ہیں اور ان کی dead bodies نہیں مل رہیں، وہ misplace ہیں ان کا اتا پتا نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اس پر اگر حکومتی بنچ ترمیم چاہتا ہے تو کر لیں اور اس کو متفقہ طور پر لے آئیں لیکن یہ قرارداد آنی چاہئے اور میرا اس پر insist ہے کہ اس پر ہمیں احتجاج بھی کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں اس کو دوبارہ چیک کرواتا ہوں۔ اس میں تھوڑا سا مسئلہ آ رہا ہے۔ آپ مہربانی کریں۔ میں اپنے office میں بیٹھ کر اس کے بارے میں بات کروں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک قرارداد نندی پور پاور پراجیکٹ کے حوالے سے بھی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ میرے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ جمع کرائی ہوئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 657 جناب محمد ناصر چیمہ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار pending کی گئی تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں کہ میں یہ قرارداد پڑھوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پراجیکٹ پر ایک کھرب روپیہ لگا ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ یہ جب میرے پاس آئے گی تو دیکھیں گے۔ جب آپ کی turn آئے گی تو پھر بات کریں۔ (قطع کلامیاں)

No. Not allowed. گوندل صاحب! جواب دیں۔

نارنگ منڈی میں آلودہ پانی پینے سے لوگ ہیپاٹائٹس، جگر و کینسر جیسے موذی امراض کا شکار

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پہلی واٹر سپلائی سکیم نارنگ منڈی 1967 میں 11900 افراد کے لئے تعمیر کی گئی جس میں ایک عدد ٹینکی 20 ہزار گیلن کی اور اس میں AC پائپ 3 انچ سے 6 انچ سائز لگایا گیا بعد ازاں 1985 میں آبادی 17000 تک بڑھ گئی جس کی بنیاد پر مزید ٹیوب ویل اور مزید پائپ 6 انچ سے 8 انچ سائز کی AC اور PVC پائپ لگائے گئے۔ PVC پائپ لگا کر محلہ مظفر آباد کو شامل کر کے توسیع کی گئی۔ اس کے بعد 2001 میں آبادی 34000 تک بڑھ گئی جس کی بنیاد پر مزید 3 انچ سے 8 انچ سائز PVC پائپ لگا کر ریلوے لائن تک اس آبادی کو شامل کیا گیا۔ اس وقت نارنگ منڈی کی آبادی بڑھ کر 47300 ہو چکی ہے اور مجموعی آبادی کے لحاظ سے مزید ٹیوب ویل اور ملحقہ آبادیوں کے لئے واٹر سپلائی سکیم کی سہولت وہاں پہنچانے کے لئے مزید پائپ لگانے مطلوب ہیں۔ اس موضع کو درست اور صحیح واٹر سپلائی پہنچانے کے لئے اور اس کی توسیع کے لئے اور پرانی لائن کی مرمت کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے اور انشاء اللہ جلد ہی نئی پائپ لگا کر مناسب اور ضرورت کے مطابق پائپ لائن ڈال دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 711 پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کی request ہے کہ اس کو adjourn کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 919 انتہائی اہمیت کی حامل ہے لہٰذا گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا علامیہ

No.PAP/Legis-1(65)/2015/1283. Dated: 9th October, 2015 The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 8th October, 2015 (Thursday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 8th October, 2015

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"